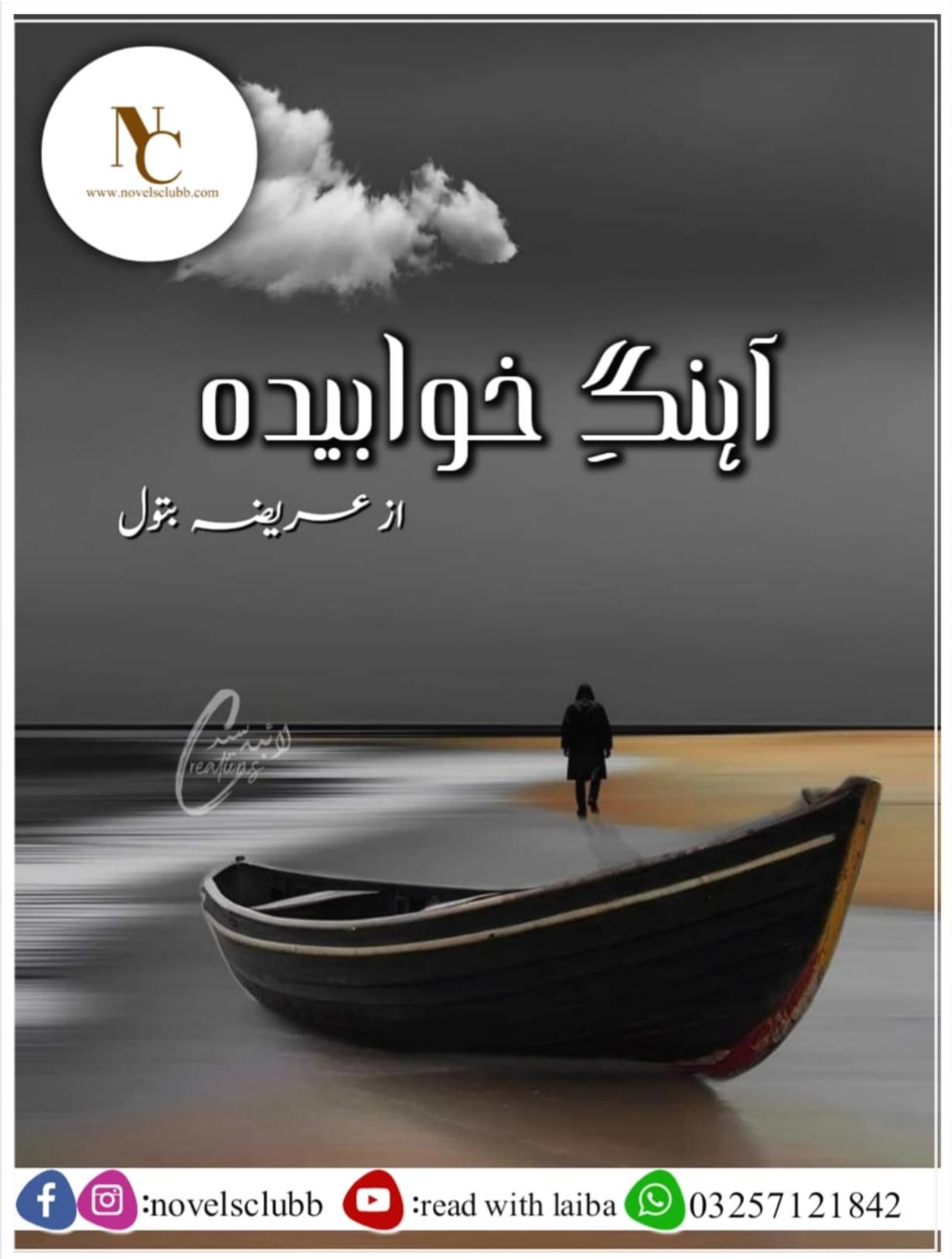

www.novelsclubb.com
آہنگِ خوابیدہ
از عریضہ بتول
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

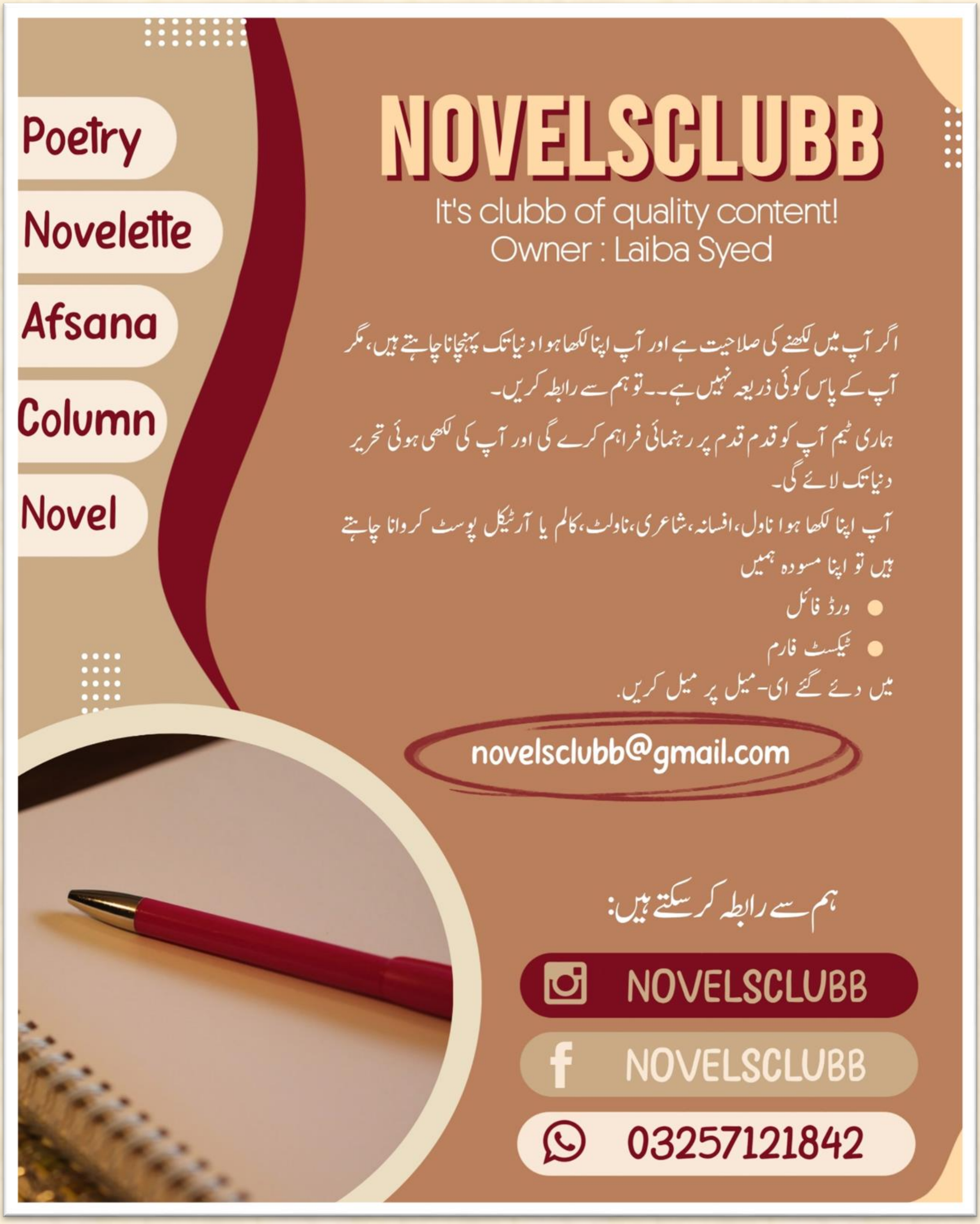
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

آہنگِ خوابیدہ
از قلم
عریضہ بتول

ناول "آہنگِ خوابیدہ" کے تمام جملہ حق لکھاری "عریضہ بتول" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

آہنگِ خوابیدہ

عریضہ بتول

قسط نمبر:9

ہوا—ایک بلاوا

،ہوا کی سانسوں میں

،کوئی پوشیدہ دعوت ہے

،جو ہمیں کھینچتی ہے

روشنی اور اندھیرے کے درمیان۔

— تنخواہ کا کاغذ

Clubb of Quality Content ناولز کلب

زندگی کی قیمت؟

یا دوزخ کی دہلیز پر

رقم لکھا کوئی حساب؟

،ہم سب گنہگار

اور موت—؟

،اک آئینہ ہے

جہاں انکار اور غفلت کے سائے

اپنی ہی صورت دکھاتے ہیں۔

!رکی ہوئی گھڑی—شاید

Clubb of Quality Content!

،مگر وقت سب کچھ دیکھتا ہے

:اور ایک صدائے غیبی اب بھی کہتی ہے

"تیار رہو۔"

،جنت—مگر نجات دہندہ کوئی نہیں

،بس ایک لنگر ہے

جو ڈوبتے دل کو سہارا دیتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

،سیاہ شیشوں کے پیچھے آنکھیں

،ایک گریڈ بک—حسابِ عمل

،ایک محبت نامہ—ادھوری خواہش

!__ مچھر کے کاٹنے کا نشان اور ایک سایہ

سب ایک جیسی کہانیاں سناتے ہیں۔

،کھانے کے ڈھنگ

،ضروری حصے

،محفوظ رکھنے کی فکر

،صفائی کی سختی

،اور پھر بھی

،ٹوٹا ہوا بلب، بجھا ہوا بلب

،ایک ناخن کا ٹوٹنا

بالوں کا بکھر جانا۔

،کھڑکیاں—خوبصورت لباس میں

مگر یہ تمہاری نہیں۔

سب کچھ اسی کا ہے۔

،تمہارا دل—پیاز کی پرتوں کی طرح

جو ایک ایک کر کے

کسی کے سامنے کھلتا چلا جاتا ہے۔

تعمیر یا انہدام؟

روشنی یا اندھیرا؟

یہ روشن بلب اپنی زبان میں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہم سے یہی سوال کرتے ہیں۔

،اپنے ذہن کا پہرا دو

کیونکہ کبھی کبھی

کتے کی دم ہلانے میں بھی

!ہمیشہ فرمانبرداری نہیں___

کبھی کوئی راز پوشیدہ ہوتا ہے۔

،غلط نام و نشان

،جھوٹی پہچانیں

اور تاریخ؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کبھی بدلی نہیں جا سکتی۔

~ Charles C. Ryrie ~

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

صبح کا سورج اپنی پوری آب و تاب سے اپنی کرنیں بکھیر تا ہر شہ کو روشنی سے نہلاتا کھڑکی سے کچھ کرنیں اس کے کمرے میں بکھیر رہا تھا۔ سورج کی روشنی ذرا سا پردہ ہٹنے کی وجہ سے اس کی نیند میں خلل پیدا کرتی اسے اٹھنے پر مجبور کر رہی تھی۔

کس نے ہٹائے ہیں یار یہ پردے ؟؟"بڑی مشکل سے اس نے چھوٹی چھوٹی آنکھیں کھولتے آس پاس دیکھنے کی کوشش کی۔ کیونکہ اس کی تو عادت تھی وہ رات کو ہی پردے ڈال کر سوتا تھا۔

"اٹھ جائیں بھائی موم دس سے پندرہ بار اٹھا کر جا چکی ہیں آپ کو۔۔اب مجھے بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اگر جواب آپ نہ اٹھے تو بابا اٹھانے آئے گے۔۔"مزے سے سیب کھاتے اس کے بیڈ پر دوسری طرف سے چڑھتے دوسرے ہاتھ کی کوہنی کے بل اس کے برابر لیٹتی وہ اس کی نیند غارت کر چکی تھی۔

"زیب کتنی بار بولا ہے میرے سر پر بیٹھ کر یہ کچر کچر نہیں کیا کرو۔۔اور جاؤ یار آرہا ہوں، سونے بھی نہیں دیتے۔۔۔"اس کا بستر پر کوہنی کی مدد سے رکھا ہاتھ جس کے سہارے سے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ سر رکھے لیٹی تھی، اچانک سے کھینچتا اسے تنگ کرتا بستر سے اترا۔ اس کے اس طرح کرنے پر اس کا سر دھپ سے بستر سے لگا۔ اپنے چشمے کے پیچھے سے اسے گھورتی وہ چلائی۔

بھائییی!!! آپ صبر کریں میں بابا کو ہی بھیجتی ہوں اور کہوں گی کہ نہیں اٹھ رہے بلکہ کہہ رہے ہیں، جاؤ جسے بلانا ہے بلا لو نہیں اٹھوں گا۔۔ رکیں آپ زرا!!" اسے منہ چڑاتے اپنی پلیننگ بتاتے باہر کی طرف قدم بڑھائے۔ پر اس سے پہلے کے وہ باہر جاتی غازی اسے پکڑتا واپس کھینچ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اچھا تو اب میری بلّی مجھ ہی کو میاؤں!! کیا کہنا ہے بابا سے زرا پھر سے کہنا؟؟" اس کے گد گدی کرتے اس سے پوچھا۔

وہ جانتا تھا گد گدی سے اس کی جان جاتی ہے۔

اب آئے گا اونٹ پہاڑ کے نیچے.بہت اچھل رہی ہے میری پیاری سی بلّی،ابھی سیدھا کرتا ہوں میرا بچہ روکو زرا۔۔!!" کہتا اس کے گدگدی کرتا گیا۔وہ ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔

"نہیں بھائی چھوڑیں!!اچھا اچھا نہیں بولوں گی پکا،میں بس مزاق کر رہی تھی۔۔"زیب نے فوراًہار مانی۔ آہ گدگدی کہاں برداشت تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ارے میری بہنا!!اتنی جلدی ہار مان لی؟؟"شرارتی نگاہوں سے اسے دیکھتے انگلیاں گھماتے کہا۔

نہیں بھائی پلیز اب نہیں!!ویسے تیار ہو جائیں ورنہ کہیں گے کہ میری وجہ سے لیٹ" ہو گئے، آپ کی باس کی کالز آرہی تھی کافی دیر سے۔۔"مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھتے صبح سے بجتے فون کی طرف اس کی توجہ دلائی۔

اوہ نو!!! کیا وقت ہو رہا ہے ؟؟" کہتے دیوار گیر گھڑی کی طرف نظر ڈالی۔"

اوہ!!یہ کیا دس بج رہے ہیں؟؟یار تم نے اٹھایا کیوں نہیں زیب میں بہت زیادہ لیٹ ہو" چکا ہوں!!!اب موم سے کہہ دو میں ناشتہ آفس میں ہی کر لوں گا پلیز!!" کہتا کپڑے نکالنے کبرڈ کی جانب بڑھا مگر پھر اس کی نظر باہر رکھے اس کے سوٹ پر گئی تو اس نے زیب کو دیکھا۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

کیا؟؟ آپ کو کب سے اٹھا رہی ہیں موم سوڈونٹ!! اور رہی بات ناشتے کی تو آپ کو پتہ ”
ہے موم کا سوری!“ کہتے اس نے ہاتھ کھڑے کیے۔

زیب آئی نو تم راضی کر لو گی سوئیٹ ہارٹ اور ہاں تھینکس فار دس۔۔“ اس کے پاس جاتے ”
اپنی عادت سے مجبور اس کا چشمہ ناک سے سرکاتے اس کی چھوٹی سی ناک دبائی اور ہنستے
ہوئے کہتا واش روم میں گھس گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

،میں نہیں بولوں گی کچھ بھی موم کو۔۔ ہمیشہ مجھے ہی پھنسا دیتے ہیں۔۔“ اپنی ناک سہلاتی ”
پیچھے سے وہ چلاتی رہ گئی تھی۔

تھینک یو میرا بچہ اور لو یو ٹو۔!!!“ وہ بھی اس ہی کا بھائی تھا اپنے نام کا ایک۔ ”

مومم!!!" پیر پٹختی وہ کچن میں مینا کے ساتھ کام کرتی اپنی ماں کی جانب چلی۔ "

موم!!وہ بھائی کی ایک بہت ضروری میٹنگ ہے اگر نہیں گئے تو کمپنی کو بہت نقصان ہو "
جائے گااور پھر تو آپ کو پتہ ہی ہے کہ سب یہ ہی کہے گے کہ اپنی کمپنی کے چکر میں خود سے
بھائی نے یہ کیا ہے۔۔اب آپ ہی بتائیں ناشتہ زیادہ اہم ہے یا بھائی کی ایمانداری اور بابا کی
عزت؟؟بتائیں موم بولیں؟؟" دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سمیٹتے، چشمے کے پیچھے سے
نظر آتی اپنی آنکھیں جھپکتی بہت معصومیت سے بولی۔

نہیں نہیں کام اہم ہے کوئی بات نہیں لیکن اس سے کہنا کہ آفس جاتے ہی کچھ کھالے یا پھر "
میں کچھ پیک کردیتی ہوں راستے میں کھاتا ہوا چلا جائے۔۔ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔" اس کی
باتوں میں آتی وہ فوراً سے اس کا ناشتہ پیک کرنے میں جٹ گئیں۔

"پتہ نہیں کیا پڑی ہے کسی کی نوکری کرنے کی اسے، جب اپنا اتنا بڑا بزنس ہے۔۔ خود کی کمپنی سنبھالے لیکن نہیں۔۔" اپنے آپ سے بڑبڑاتے وہ ناشتہ پیک کرنے لگیں۔

"اوہ میری پیاری موم!! کچھ نہیں ہو سکتا آپ کا۔۔" کہتے ان کے گال پر پیار کرتی ان کی ہیلپ کروانے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اوکے موم! میں جا رہا ہوں اللہ حافظ اینڈ لو یو!!" ان کے گال پر پیار کرتا باہر کی جانب قدم بڑھا گیا۔

اللہ حافظ میری جان!! اللہ کی امان میں!!" کہتے دعا پڑھتے اس پر پھونکی۔"

"ارے بھائی!!"

"موم! بھائی ناشتہ تو لے کر جانا بھول ہی گئے میں دے کر آتی ہوں۔"

بھائی!! ارے رکیں، یہ لے کر جائیں موم نے دیا ہے۔" اس کی جانب باکس بڑھایا۔"

کیا ضرورت تھی، موم بھی نا!! لاؤ دو۔" مسکراتے رکھا۔ اور اپنی سپورٹس بائیک اسٹارٹ" کی۔

"بھائی آفس تو انسانوں کی طرح گاڑی میں چلے جایا کریں۔۔"

کیوں بھئی اس میں کیا برائی ہے کتنی کول لگتی ہے،اسے کچھ نہ کہا کرو بہنا۔" کہتے اپنی" بائیک کو دیکھا۔

میں نے کب کہا کہ بری لگتی ہے پر آفس بھائی!!خیر آئی نو آپ نہیں چھوڑ سکتے اسے۔۔" جائیں لیٹ ہو رہے ہیں۔" کہتے پیچھے ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اللہ حافظ!!"اس کے بال بکھیر تا وہ زن سے بائیک دوڑاتا سیکنڈوں میں نظروں سے اوجھل" ہوا۔

بڑے سے ہال نما لاونج میں ہر طرف خاموشی کا راج تھا، سب ناشتہ کر کے اپنی اپنی منزل کی جانب نکل چکے تھے، دو ملازمہ صفائی میں لگی تھیں اور کچھ کچن میں کام کر رہی تھیں جن کی ہلکی ہلکی سی آواز باہر آتی اس خاموشی میں کچھ زندگی کی رمق محسوس کرا دیتی۔ کچھ کے لیے اس خاموشی میں یہ آواز شور کی مانند بھی لگ رہیں تھی۔ زینب بیگم ہال کے بیچوں بیچ کھڑی ملازماؤں کو کام صحیح سے کرنے کے لیے کہتی ابھی کچن کا رخ کر ہی رہیں تھیں کہ عکس کو دیکھتی رُکیں۔۔ آج وہ ارادتاً دیر سے نیچے اتری تھی۔ زینب بیگم نے بھی یہ سوچ کر نہیں بلوایا کہ اچھا ہے کچھ دیر سو جائے۔ لیکن دو شخص وہاں ایسے موجود تھے جنہیں یقین تھا کہ وہ جان بوجھ کر نیچے دیر سے آئی ہے تا کہ اس کا پھر سے سمایا سے سامنا نہ ہو اور کچھ دن پہلے ہوئی بدمزگی دوبارہ نہ دوہرائی جائے۔ کیونکہ سب کو تو وہ روک سکتی تھی پر جانتی تھی کہ اس معاملے میں دایان کو سمجھانا مشکل تھا۔

اٹھ گئی میری بیٹی۔ آج لگتا ہے بہت گہری نیند سو گئی تھی۔" اسے ماتھے پر پیار کرتے "
بولیں۔

جی ماما بس آج دیر سے آنکھ کھلی۔ اوہ!! سب نے ناشتہ کر بھی لیا۔ کچھ زیادہ ہی لیٹ ہو گئی "
میں شاید۔" افسوس سے کہتے دائیں بائیں نظریں گھمائیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دایان جو بلیک پینٹ اور لائٹ گرے شرٹ پہنے، بلیک کوٹ ہاتھ میں ڈالے فون پر بات کرتا زینب بیگم کی طرف ہی بڑھ رہا تھا اس کی بات سنتے اس نے فون پر بات ختم کرتے فون کان سے ہٹاتے اس کی سمت دیکھا۔ نظریں تو اس کے جھوٹ پر ثانیہ بیگم کی بھی اٹھی تھیں جنہیں وہ لمحے میں ہی اپنے ہاتھ میں لیے میگزین پر مرکوز کر گئیں۔ ان کی اور دایان کی دونوں کی نظروں میں اس کا یہ جھوٹ صاف صاف معلوم ہو رہا تھا۔ عکس جو زینب بیگم کے ساتھ کھڑی تھی اس کی طرف سے نکلتے وہ زینب بیگم کے قریب ہوا۔ اس کے یوں قریب

آنے پر اس نے دو قدم پیچھے لیے۔ اس کی اس احتیاط کو دایان نے بہت غور سے محسوس کیا تھا۔

ماما میں آج لیٹ ہو جاؤں گا۔ کچھ کام ہے فکر نہیں کیجیئے گا۔ "ماں کو اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لیتے گال پر پیار کیا۔ پاس کھڑی عکس کو صاف نظر انداز کیا گیا۔ عکس کو تو ایسا ہی لگا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میری جان کل بھی اتنا لیٹ آئے تھے اور اب آج بھی، اپنی صحت دیکھی ہے، نہ کھانے کا ہوش ہے نہ پینے کا ایسے کیسے چلے گا، ماں کے پاس یہ حال جب سات سمندر پار ماں سے دور تھے تب کیا کرتے ہو گے تم ؟؟ اور پھر کہتے ہو ٹھیک ہوں۔ ابھی بھی کیا ہی ناشتہ کیا ہے تم نے صرف ایک کپ کافی پی ہے وہ بھی خالی پیٹ۔

"بس یہ زہر انڈیلتے رہا کرو اپنے اندر اور کچھ نہ کھانا۔

اسے پیچھے کرتے خفا خفا سے انداز میں بولیں۔

"میری پیاری ماں، میں نے کل رات بہت لیٹ کھانا کھایا تھا، اس لیے ابھی بلکل بھوک نہیں تھی تو بس کافی پی لی۔ سینڈوچ کھائے تھے اور وہ بھی بہت ہیوی تھے تو بس۔" انہیں سکون دلانے کی غرض سے اس نے اس بات کا ذکر کیا تھا۔

"اچھا؟؟ چلو شکر ہے مجھے اسی لیے اتنا غصّہ آرہا تھا کہ رات بھی بھوکے سوئے ہو، کیونکہ میں تو انتظار کر کر کے تھک کر سو گئی تھی اور باقی بھی سب سو گئے تھے۔ ایک منٹ پھر رات؟؟ تم نے خود بنائے؟ میری جان اٹھا دیتے مجھے۔"

"نہیں ماما۔۔" ان کی بات کاٹتے اس نے ایک نظر عکس پر ڈالی جو زینب بیگم کے پوچھنے پر تذبذب کا شکار ہوئی تھی۔

اچھاماما میں چلتی ہوں۔"اس نے یہاں سے نکلنے میں ہی عافیت جانی۔"

وہ اس کا چہرہ بچپن سے پڑھتا آیا تھا،شاید تب سے جب سے اس نے اور کچھ پڑھنا نہیں سیکھا تھا۔بس ایک سانحہ ایسا ہوا تھا کہ اسے اپنی اس قابلیت پر شک ہوا اور تب سے اس نے اس چہرے کو نہ پڑھنے کی قسم کھالی تھی پر سامنے کھڑی اس عورت پر کسی چیز کو کیا فوقیت۔ اس عورت پر آ کر اس کی انا ٹوٹے یا پھر زندگی کی ڈور،بس یہ عورت نہیں ٹوٹنی چاہیے۔ لیکن اگر وہ چاہتی تھی کہ وہ یہاں آئے تو بس وہ آ گیا اور جب آ گیا تھا تو اس عورت کا چہرہ بھی اسے دیکھنا ہی تھا سو وہ دیکھ رہا تھا۔ اگر وہ چاہتی تھی کہ وہ چپ رہے تو اس پر واجب تھا کہ وہ چپ رہے۔ سید دایان حیدر شاہ،سیّدوں کا لاڈلہ سپوت جس کے منہ سے نکلا ایک حرف انہی سیّدوں کی پہلی اولاد نے لازم و ملزوم قرار دیا تھا۔اس کے ارد گرد رہنے والا ہر شخص جانتا تھا کہ حیدر ولا سمیت پوری دنیا کو اپنے کہے پر چلنے پر مجبور کر دینے والا یہ مغرور سیّد زادہ اس سیّد زادی پر اپنا دل ہار بیٹھا تھا۔

نوولز کلب
Clubb of Quality Content!

جی میں نے اور شانزل نے بنائے تھے۔"ایک لمحے میں اپنی بات بدلتا وہ چہرہ بھی پھیر گیا۔"

اور وہ جو بس انتظار میں تھی کہ اس کی انا کا بت اب ریزہ ریزہ ہوا کہ تب،اس کی بات سنتے اسے دیکھے گئی۔

سیّد دایان حیدر شاہ کو سیّدہ عکس حیدر شاہ کی انا تک کا ریزہ ریزہ ہونا گوارہ نہیں تھا وہ اس عورت کی انا کے بت کو بھی سیج سیج کر سنبھال کرر کھنا چاہتا تھا۔باقی باتوں پر تو پھر سوال ہی نہیں بنتا۔

وہ کب زینب بیگم سے بات کرتا دروازے سے باہر نکلا اسے پتہ ہی نہ چلا۔

عکس!! عکس!!!"زینب بیگم نے قریب آتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہلایا۔"

"جی!! جی ماما؟"

"کہاں گم ہو بچے؟؟"

اممم!! نہیں ماما کچھ نہیں بس میں چلوں گی لیٹ ہو رہی ہوں۔ آپ زرا عینا اور نین کو باہر بھیج دیں۔" کہتی اپنے قدم دروازے کی سمت بڑھا گئی۔

اوکے بچے!!" کہتی حرا کی جانب مڑی۔"

حرا جاؤ پہلے جا کر ان دونوں کو بلاؤ بولو عکس گاڑی میں بیٹھ چکی ہے۔۔۔ پھر ہی ان کی"

"تیاریاں ختم ہوئے گی۔

اور تم ادھر آؤ یہ یہ گھڑی کل سے خراب پڑی ہے اور میں کل سے اب تک جتنی بار کہہ چکی"

ہوں کہ شاہو کو کہہ کر یہ ٹھیک کرواؤ لیکن ایک باری میں بات سن کو تم ایسا ہو ہی نہیں

سکتا۔۔!"عکس کے جاتے ہی ان کی نظر ہال میں لگی بڑی سی ونٹیج گھڑی پر پڑی جس کی

سوئیاں بے حرکت ایک طرف کو جھول رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نہیں نہیں بڑی بیگم وہ بس، میں نے تو اس شاہو کو کہ تھا پر وہ نہ جی اپنی ہی کرتا ہے ابھی"

کافی ہوں اسے اور ابھی کے ابھی ٹھیک کرواتی ہوں۔"ملازمہ نے ان کی طرف دیکھتے

صفائی والا برش نیچے زمین پر پھینکا۔

رہنے دو تم یہ کام کر لو، میں خود بول دیتی ہوں۔۔" اسے کہتی وہ باورچی خانے کی طرف چل دیں۔

"زیب! تم مجھے بس فائل تیار کر کے میل کر دو آج آفس آنے کی ضرورت نہیں ہے، میں بھی نہیں آؤں گی، کچھ دوسرے کام ہیں ت۔۔۔ آہ!!!!" فون پر بات کرتے اس کا دھیان بھٹکا تھا جس کی وجہ سے اس کا پاؤں مڑا اور ابھی وہ زمین بوس ہوتی کہ کسی نے اس کی کلائی پکڑتے سہارا دیتے گرنے سے روکا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"دھیان کدھر رہتا ہے؟ دیکھ کر چلیں۔۔" اسے سیدھا کھڑا کرتے ہاتھ چھوڑتا پیچھے ہوا۔

"تم سے میں نے مدد مانگی ہے؟؟ گرنے دیتے۔۔ میں نے تو نہیں کہا تھا کہ مجھے سہارا دو، مدد کرو۔" اس کے چہرے کے تیور دیکھتی غرائی۔

"جہاں اس زبان کی ضرورت ہے وہاں کیوں چپ رہتی ہیں؟ وہاں بولنے سے زیادہ چھپنا بہتر لگتا ہے آپ کو؟؟" سرمئی پل میں گہری ہوتی آنکھیں اس کی سیاہ آنکھوں میں گاڑتے، چبتے ہوئے انداز میں اس کے نیچے نہ آنے پر طنز کیا۔

"تم سے مطلب؟ تمہیں تو مدد کے لیے نہیں کہا نا؟؟ جہاں جب جیسے دل چاہے گا بولوں گی اور جو کرنا ہو گا کرلوں گی، مجھے کم سے کم تم سے یہ بات سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ اور ہاں آج کی مدد کے لیے شکریہ باقی یہ احسان رہا جب موقع ملے گا اتار دوں گی، عکس حیدر شاہ نہ تو سہاروں کی عادی ہے اور نہ ہی کبھی ہو گی۔ نہ ہی اسے سہاروں کی ضرورت ہے۔" تنفر سے کہتی وہ ایک قدم اس دور لے گئی۔ پر سیاہ چمکتی کالی آنکھیں ہنوز اس کی گہری سرمئی انکھیوں پر ہی تھیں۔

جو خود آپ کا سہارا ہو اس کا سہارا نہیں بنا جاتا بس اس سہارے کا خیال رکھا جاتا ہے، تحفظ دیا جاتا ہے تاکہ آپ کھڑے رہ سکیں۔۔اپنے آپ کو گرتا کون دیکھنا چاہتا ہے، اپنے سہاروں کی حفاظت تو سب ہی کرتے ہیں نا۔" اس کے تنفر سے دیے گئے جواب پر ایک پھیکی سی ہنسی ہنستا وہ ایک قدم اس کی جانب بڑھا گیا۔ پل میں گہری ہوتی سرمئی آنکھوں میں جانے کیا ارتکاز تھا کہ وہ اپنی نظریں لمحے میں پھیر گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس کی یہ حرکت مقابل نے بہت غور سے نوٹ کی تھی اور شکر کیا تھا اس کی اس ادا پر کی وہ ہی جانتا تھا کہ وہ کس قدر مشکل سے اس کی چمکتی آنکھوں کو نظر انداز کر رہا تھا۔

"اور پھر آپ تو جانتی ہی ہیں کہ میں تو صرف اپنی ہی سوچتا ہوں تو لہٰذا خیال کیجئے گا اس معاملے میں، کیونکہ میں اپنے سہاروں کے تحفظ کے لیے کسی کی شہ رگ تک پہنچنے میں زرا

نہیں ہچکچاؤں گا۔" تند نگاہوں سے اسے دیکھتے تنبیہ کرتے اپنے گلاسس پہنتا اس کی سائیڈ سے نکلتا چلا گیا۔

"یہ پاگل ہو گیا ہے کیا؟؟ کہا کہتا ہے، کیا کرتا ہے، سب سمجھ سے باہر۔اس کے غصّے کو کم کر دیں اللہ تعالیٰ پلیز!!۔" گہری سانس بھرتے اس نے اس کی گاڑی کو باہر جاتے دیکھا۔

"بابا جان آپ اس طرح سے اپنی طبیعت اور خراب کر لے گے۔۔وقت پر دوائی کیوں نہیں لیتے ہیں،اسٹاف پھر شکایت کر رہا تھا؟

"مجھ جھے جھ مجھے میر میرے حماحال پرچھ چھوڑ دو، نہ نہیں نہیں چاہیئے مجھ مجھے تم لوگ لوگوں کی مدد۔ جج جاؤ یہ یہاں سے۔" اپنی اس بے بسی پر ان کی آنکھ سے ایک آنسو کا قطرہ فرش پر گر کر بے مول ہوا۔

"بابا جان! کیسی باتیں کر رہے ہیں؟ آپ کیوں ہر وقت اس قدر چڑ چڑے اور ناراض سے رہتے ہیں۔۔ آخر چاہتے کیا ہیں آپ؟ کیوں اتنا تنگ کرتے ہیں اسٹاف کو، کتنا اسٹاف بدل چکا ہوں میں۔ کب تک چلے گا ایسا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شمروز یزدانی جھنجھلائے ہوئے انداز میں کہتے ان کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھے۔

"تم جج جاؤ یہہ یہاں سے، زی زازین یا ساحل آجائے تت تو انہیں بھبھ بھیج دینا میر میرے پہ پاس۔" ان کو کسی بھی بات کا جواب دیے بغیر بس یہاں سے جانے کے لیے کہتے اپنی آنکھیں موند گئے۔

ایک اور قطرہ ان کی آنکھ کے کونے سے نکلتا بستر پر جذب ہوتا ہوا۔

شمروز یزدانی ایک نگاہ ان پر ڈالتے کمرے سے نکلتے چلے گئے۔

ان کے باہر جاتے ہی انہوں نے آنکھیں کھولتے اس طرف دیکھا جہاں سے وہ ابھی ابھی گئے تھے۔

جن بیٹوں کے لیے انہوں نے اتنی دعائیں مانگی، اتنی منتیں، اور جانے کیا کیا نا کیا، آج کہاں تھے ان کے یہ بیٹے؟ جن کی ایک ایک خواہش پر وہ بھاگے بھاگے چلے آتے تھے،۔ جن کی ہلکی سی چوٹ پر وہ دہل جاتے تھے اور جن کے لیے جانے کتنوں کے ساتھ حق تلفی کر چکے تھے۔ آج اللہ نے ان بیٹوں سے کیسے آزمایا تھا انہیں۔

”نہیں اللہ نے نہیں آزمایا وہ پرودگار تو بہت رحیم ہے، یہ تو ہم خود ہوتے ہیں جو اپنی زندگی ان آزمائشوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔“ آج انہیں ہر بات ہر حق تلفی نئے سرے سے یاد آتی کرب میں مبتلا کر رہی تھی۔

”کیوں کرتے ہیں ہم بیٹوں کی ضد؟ چاہت رکھ لیں، خواہش رکھ لیں پر ضد؟؟ زور زبردستی؟ وہ بھی اس پاک ذات سے کہ جس سے بہتر ہمارے لیے کوئی سوچ ہی نہیں سکتا؟؟ پرودگار سے بہتر کون جانتا ہے کہ ہمارے حق میں کیا بہتر ہے اور کیا نہیں؟ جب کوئی چیز اللہ نہ دے نا! تو زبردستی نہیں کرنی چاہیے، ورنہ پھر ان چیزوں کے ساتھ جو آزمائشیں مقدر میں آتی ہیں جن سے وہ ہمیں بچا رہا ہوتا ہے وہ روح تک کو کھوکھلا کر دیتی ہیں۔ اگر کوئی آج مجھ سے پوچھے تو میں کہوں گا کہ اللہ جو دے اس پر راضی بہ رضا خوش رہو کہ شاید اللہ نے اسی میں تمہارا سکون رکھا ہے۔“ آج ان کی آنکھوں سے وہ سیلاب رواں تھا جو جانے کتنے ہی سالوں سے وہ اپنے اندر لیے خاموش تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آج جب انہیں اولاد کی ضرورت تھی، ان کی خدمت کی، محبت کی، ان کے وقت کی، تو ان کے بیٹوں کے پاس انہیں دینے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا نہ وقت، نہ محبت، ہاں صرف ایک چیز تھی اور وہ تھا پیسہ جو وہ جی بھر کر لٹاتے تھے پر کس کام کا تھا یہ پیسہ یہ دولت یہ شہرت؟؟

"اے میرے پروردگار!! مجھے معاف کردے میرے گناہوں کو بخش دے کہ مجھ سے تو اس دنیا کی سزائیں برداشت نہیں ہو رہیں میں کیسے آخرت کا عذاب سہوں گا۔۔ مجھ پر رحم کر میرے پروردگار!!" اپنے آپ سے کہتے وہ رو دیے۔

اپنی ستم ظریفی پر اپنے حال پر، کیا وقت آگیا تھا کہ ایک وقت میں اپنی طاقت اور پیسے کے نشے میں چور یہاں تک کہ خدا کے فیصلوں پر بھی سرکشی دکھانے والا وجود، آج اس حال میں اس بستر پر پڑا تھا کہ اپنے جسم کو اپنی مرضی سے خود ہلا سے بھی قاصر تھا، وہ زبان جس

سے کسی معصوم کو انتہا کی حد تک ازیت میں گرفتار کیا رکھا تھا آج وہ زبان کچھ لفظ بھی صحیح سے ادا کرنے سے انکاری تھی۔پانچ سال پہلے انہیں فالج کا ٹیک ہوا تھا جس میں ان کا پورا دائیاں حصّہ متاثر ہوتے انہیں چلنے پھرنے یہاں تک کہ ہلنے سے بھی معذور کر گیا۔اس کا اثر ان کی زبان پر بھی ہوا تھا،وہ صحیح سے لفظ ادا نہیں کر پاتے تھے۔ ہر چیز سے انہیں چڑ تھی اپنی معذوری سے اور اپنی معذوری پر ترس بھری ان نگاہوں سے جو ان کی طرف اٹھتی انہیں اس بات کا شدت سے احساس دلاتی تھیں۔یا شاید اپنے کیے گئے گناہوں کا احساس امڈ کر سامنے آتا تھا اور یہ ہی احساسِ ندامت تھا جو انہیں اندر کی اندر دیمک کی طرح کھائے جا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اے میرے پروردگار! تو رحیم ہے تو رحمان ہے مجھے معاف کر دے اور مجھے ان لوگوں" سے ملا دے کہ جن کے ساتھ میں نے وہ کیا کہ جس کی معافی شاید مجھے کبھی نہیں مل سکتی مگر میں ایک آخری کوشش کرنا چاہتا ہوں۔مجھ پر رحم کر میرے پروردگار!! مجھ پر

رحم کر!!!اے یعقوب اور یوسف کے خالق کاش تو نے مجھے مال سے آزمایا ہوتا،رشتوں سے نہیں،یہ رشتوں کی آزمائش مجھے اندر ہی اندر دیمک کی طرح کھائے جا رہی ہے۔ کاش کاش!! میرے حصّے میں یہ آزمائش نہ آئی ہوتی۔۔ میرے بس میں ہو تو میں چیخ چیخ کر کہوں کہ دیکھو اپنے لیے کوئی دعا نہ کرو پر یہ دعا گڑ گڑا کر کرو اپنے رب سے کہ وہ کبھی تمہیں رشتوں سے نہ آزمائے،موت آسان ہے پر رشتوں سے آزمائے جانا؟؟ نہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"زین تمہیں بابا جان بلا رہے ہیں اور پلیز اب جب جاؤ نا ان کے پاس تو زرا سمجھا دینا کہ دوائیاں لے لیا کریں،اس نرس نے بھی جانے کے لیے کہہ دیا ہے۔ کتنا اسٹاف بدلتے رہے گے ہم!! گھر کے نوکر بھی پریشان ہیں۔"ان کی بات سنتے اس کا نوالہ منہ کو لے جاتا ہاتھ اپنی جگہ رکا تھا۔

آپ کا دردِ سر نہیں ہے، مت جایا کریں آپ ان کے پاس۔ میں دیکھ لوں گا۔ ایک ہفتے سے میں بہت مصروف تھا، مل نہیں سکا ان سے اس لیے وہ تھوڑا غصّے میں ہونگے اور کچھ نہیں۔" کہتا اوپر کمرے کی جانب چلا۔

"اسلام و علیکم! دادا جان!! کیا بات ہے؟ سنا ہے کہ بہت زیادہ غصّہ ہیں؟؟" کمرے میں آتے ان کے پاس بیڈ پر جگہ بناتے ہوئے بیٹھتے نرمی سے پوچھا۔

دنیا کی نظر میں ایک امیر، طاقت کے نشے میں چور سیاست دان کی اس قدر نرمی اور عاجزی شاید ہی کسی باہر کے انسان کے لیے ہضم کرنا آسان ہو۔

اس کی آواز سنتے ان کے چہرے پر صدیوں کی تھکن کے باوجود ایک سکون اترا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ ووہ لڑکا بلکل اچھا نہیں ہے،وہ مجھ مجھے میں نیند کی دوادواا۔۔"وہ سمجھ گئے تھے کہ صبح صبح وہ یہاں کیوں آیا ہے۔یقیناً اسے ساری خبر پہنچ گئی ہے۔

"وہ آپ کو نیند کی دوائیں دے کر سلائے رکھتا ہے۔آپ کی بات نہیں سنتا،آپ کا صحیح سے خیال بھی نہیں رکھتا۔"

ان کو مشکل سے بولتے دیکھ اس نے بات مکمل کی تو انہوں نے سر ہاں میں ہلاتے اس کی بات کی تائید کرتے اپنا بائیاں ہاتھ مشکل سے اٹھاتے اس کے ہاتھ پر رکھا۔

"آئی ایم سوری داداجان !اصل میں اس ہفتے میں کچھ زیادہ ہی مصروف تھا آپ سے نہیں مل پایا۔میں جب آتا تھا آپ سو رہے ہوتے تھے اور کافی لیٹ ہو جاتا تھا تو ڈسٹرب نہیں کیا۔پر اب سے ایسا نہیں ہو گا،وعدہ۔۔اور میں ابھی اس کا دماغ درست کرتا ہوں آپ فکر ہی

نہیں کریں۔ لیکن آپ بھی وعدہ کریں کہ اب آپ دوائیاں وقت پر کے گے، کھانا بھی صحیح سے کھائے گے اور وہ جو ڈاکٹر آتے ہیں آپ کی فزیو تھراپی کے لیے وہ بھی آپ بنا غصّہ کیے کرلے گے۔ کریں گے نا؟؟"

اس کی بات پر وہ سر ہلا گئے۔ میل نرس کی بابت پتہ چلتے اس آنکھوں میں کچھ سرخ لکیریں ابھری تھیں پر اپنے لہجے کو انتہائی نرم رکھتے انہیں ناشتہ کروایا اور پھر دوائی کھلا کر کچھ دیر بیٹھتے انہیں سنجھاتا آفس کے لیے نیچے اترا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مہربانو کو بلالو، اُن سے بہتر ان کا خیال کوئی نہیں رکھ سکتا۔"اس کو نیچے آتے دیکھ شمروز یزدانی نے اپنی رائے دینا ضروری سمجھا۔

"وہ یہاں نہیں آئیں گی۔۔اپنی ماں کو کسی طور اس ازیت میں نہیں جھونکوں گا میں۔" اشتعال انگیز انداز میں کہتے بنا ان کی جانب دیکھے دروازے سے باہر چلا گیا۔

اس گھر نے صدیوں سے عورت کی تزلیل دیکھی تھی شاید اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس گھر سے رحمت کا ہاتھ اٹھا لیا تھا۔ عورت کی شفقت، محبت کچھ بھی نہیں تھا اس گھر میں، اس گھر کے بڑوں نے عورت کو ہمیشہ حقیر سمجھا، آج اس گھر کا ہر مکین تڑپ رہا تھا اس گھر میں عورت کی محبت اور شفقت کے لیے۔ اس گھر میں سکون کے لیے۔ اس گھر کے در و دیوار ترس گئے تھے عورت کی آواز کے لیے۔ بڑوں کا بویا بچوں کو بھرنا پڑتا ہے۔ یہ ہی مکافات ہے۔ اس گھر کے مردوں نے جو کچھ سال پہلے کیا آج اس کا بھگتان اس نسل اور جانے آگے آنے والی کتنی نسلوں کو بھگتنا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تف!! ہے اس دوغلے معاشرے پر کہ جو عورت کے پیدا ہونے کو اپنے لیے باعثِ ذلت سمجھتا ہے جبکہ وہ ہی عورت جانے کب سے اس معاشرے کی معمار ثابت ہوتی اس معاشرے پر کتنے ہی احسان کرتی چلی آرہی ہے۔ یہ معاشرہ بلکل اُس دریا کی مانند ہے جو

اپنے ہی منبع کو بھلا بیٹھے اور سمجھے کہ بہاؤ ہمیشہ قائم رہے گا۔ اس دوغلے معاشرے کو یہ گمان ہے کہ، اپنے وجود میں آنے کے بعد یہ دریا بن گیا ہے اور اس عورت کی حیثیت محض ایک چشمہ کی سی ہے، جس کی کوئی وقعت نہیں، لیکن یہ ان شعور سے خالی لوگوں کی بھول ہے، کیونکہ انہیں یہ علم ہی نہیں کہ دریا اپنے منبع سے جدا ہو کر خشک ہو جاتا ہے یعنی "ختم ہو جاتا ہے۔ اور جو پھر اگر بہہ نکلے تو انہی راستوں سے اسے گزرنا پڑتا ہے کہ جس پر وہ ہمشہ سے چلتا رہا ہے۔ اگر اس معاشرے کو بھی سروائیو کرنا ہے تو اسے ہر حال میں عورت کے مرتبے کو سمجھنا اور ماننا ہو گا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تف!! ہے اس دوغلے معاشرے پر کہ جو عورت کے پیدا ہونے کو اپنے لیے باعثِ ذلت سمجھتا ہے جبکہ وہ ہی عورت جانے کب سے اس معاشرے کی معمار ثابت ہوتی اس معاشرے پر کتنے ہی احسان کرتی چلی آ رہی ہے۔ یہ معاشرہ بلکل اُس دریا کی مانند ہے جو

اپنے ہی منبع کو بھلا بیٹھے اور سمجھے کہ بہاؤ ہمیشہ قائم رہے گا۔ اس دوغلے معاشرے کو یہ گمان ہے کہ، اپنے وجود میں آنے کے بعد یہ دریا بن گیا ہے اور اس عورت کی حیثیت محض ایک چشمہ کی سی ہے، جس کی کوئی وقعت نہیں، لیکن یہ ان شعور سے خالی لوگوں کی بھول ہے، کیونکہ انہیں یہ علم ہی نہیں کہ دریا اپنے منبع سے جدا ہو کر خشک ہو جاتا ہے یعنی" ختم ہو جاتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کل رات بہت دیر سے آئے تھے؟؟ سب خیریت؟؟" فاطمہ میر نے جو ناشتہ لگا رہی تھیں، اسے بیٹھتے دیکھ بولیں۔

"جی بھابھی سب ٹھیک ہے، بس کچھ کام تھا، آپ کو تو میرے کام کی نوعیت پتہ ہے۔۔"

اکشم نے جوس گلاس میں نکالتے ہوئے انہیں دیکھتے جواب دیا۔

ایاز میران دونوں کی بات سنتے اپنی سربراہی کرسی پر بیٹھے تھے۔

فاطمہ بیگم نے دونوں کو ایک نظر دیکھا۔ دونوں ہی ایک دوسرے کی موجودگی ایسے فراموش کیے بیٹھے تھے کہ جیسے وہاں فاطمہ کے علاوہ اور کوئی زی روح موجود ہی نہ ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اکشم ناشتہ کرو۔ کچھ لے کیوں نہیں رہے ہو یہ کیا صرف جوس؟؟"اسے صرف جوس پیتے دیکھ، بولیں۔ فاطمہ بیگم اسے بائیں ہاتھ سے کھاتے دیکھ ٹھٹکی۔

نہیں بھابھی بس بھوک نہیں ہے۔۔"اکشم نے بات بنائی۔"

وہ ان سب کو ہاتھ پر لگی گولی کا بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اور درد کی شدت یہ تھی کہ ہاتھ زیادہ موو بھی نہیں کیا جاسکتا تھا کہ ناشتہ ہی کر لیتا۔ اسی لیے جوس پر اکتفا کیا۔

"لڑکے صحیح سے ناشتہ کرو، ایک تو کبھی کبھی ہی یہ اعزاز ہمیں نصیب ہوتا ہے کہ دا گریٹ اکشم میر ہمارے ساتھ اس ناشتے کی میز پر بیٹھتے ہمیں شرف بخشتے ہیں اور اس میں بھی وہ ناشتہ نہ کریں تو پھر کیا ہی کریں ہم ان کا۔۔" طنزیہ انداز میں کہتے اسے آنکھیں دیکھائیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"بھابھی ابھی نہیں پلیز زز!!!" جوس کا سپ لیتے انہیں دیکھتے بولا۔

"بھابھی مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔" ایاز صاحب کی طرف دیکھتے فاطمہ بیگم سے بولا۔

"ہمم!!بولو؟؟"

اس سے پہلے میری ایک بات سن لو اکشم!!میں بار بار اپنی بات نہیں دہراؤں گا،اور امید کرتا ہوں کہ تم اس کی نسبت لاؤ گے بھی نہیں۔"وہ جو کب سے چپ چاپ دونوں بھابھی دیور کو دیکھ رہے تھے،اب اکشم کو دیکھتے سنجیدگی سے بولے۔بھائی تھے۔بہت اچھے سے اس کے ایک ایک عمل کو اور انداز کو پہچانتے تھے۔انھیں پتہ تھا کہ وہ جو اب تک مہراب کے آنے پر کچھ نہیں بولا ہے،اب جب بول رہا ہے تو جناب کے انداز بتا رہے ہیں کہ بات مہراب شمس کی ہی ہوگی۔

"آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟؟"اکشم نے مکمل طور پر اپنی سماعت ان کی طرف مبذول کروائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دیکھو اکشم جس طرح تم ہو میرے لیے بلکل ویسے ہی وہ ہے، اور اب میں یہ بات کلیئر کر دینا چاہتا ہوں کہ وہ جو فیصلہ لے گی اسے بنا کسی سوال جواب کے، بنا کوئی اس کے لیے مسئلہ کھڑا کیے اس کے ہر فیصلے کو قبول کیا جائے گا، وہ جو چاہتی ہے جیسے چاہتی ویسے ہی ہو گا، اب سے اس کے سارے فیصلے اس کے اپنے ہو گے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس بار تم میری بے عزتی کا باعث نہیں بنو گے اور اس لڑکی کے سامنے شرمندہ ہونے نہیں دو گے۔" کہتے وہ واپس اپنی پلیٹ پر جھکے تھے، اپنی بات پر اس کی سرخی مائل ہوتی آنکھیں دیکھ وہ اس کے اندر کے کرب کا اندازہ لگا گئے تھے۔ وہ ناواقف تو نہیں تھے اس کی تکلیف سے۔ چاہے جو کہہ لیتے پر مقابل بیٹھا شخص ان کے وجود کا وہ حصّہ تھا کہ جو تکلیف میں ہوتا تو ان کا وجود بھی اس تکلیف کی لپیٹ میں آجاتا تھا۔ جان سے عزیز بھائی کو وہ بہت جلد جو اس کی موت کا پروانہ اسے ملنے والا تھا اس کے لیے کس دل سے تیار کر رہے تھے یہ وہ ہی جانتے تھے۔ پر یہ نہ کرتے تو اپنے ضمیر کی لپیٹ میں ایسے آتے کہ پھر کبھی اپنے آپ سے بھی آنکھیں نہ ملا پاتے۔ دوسری طرف جان سے زیادہ عزیز بیٹی جیسی سالی تھی کہ جو ان کی بہن، بیٹی دونوں

تھی اگر اس کے لیے اتنا نہ کر سکے تو کیا ہی کیا۔ لیکن مقابل کی تکلیف بھی برداشت سے باہر تھی اسی لیے فوراً نگاہیں پھیر گئے۔

آپ کو پتہ ہے ؟ آپ کیا کہہ رہے ہیں ؟" شدت ظبط سے اس نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچیں تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"جواب دیں ؟؟"

"جو وہ کہے گی وہ ہی ہو گا اکث،،۔۔"

ایسا کچھ نہیں ہو گا!!!!! میں ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گا!!!!!!" انتہائی ضبط سے کہتے اس نے اپنے آپ کو حتیٰ الامکان نارمل رکھنے کی کوشش کی۔

"اکثم مجھے پھر سے اس لڑکی کے آگے شرمندہ نہیں کرانا۔۔ اگر اب ایسا کچھ کیا ناتم نے تو میں اس سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہوں گا۔۔" کھانے کی پلیٹ پیچھے کرتے وہ تیز لہجے میں بولتے آخر میں نرم پڑے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"بھائی!! آپ جانتے ہیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں مجھ سے؟؟ میں معافی مانگ چکا ہوں، بتا چکا ہوں کہ وہ سب کیوں ہوا۔ ہر وجہ آپ سب کے سامنے ہے، آپ لوگوں نے کہا وقت پر چھوڑ دو چھوڑ دیا، اب آپ لوگ کیا چاہ رہے ہیں؟؟ اس سے زیادہ کی مجھ سے امید نہیں رکھیے گا آپ۔۔ اور ایک بات میری بھی سن لیں کہ اس کو پیار سے سمجھا دیں ورنہ اگر میں نے سمجھایا تو مشکل ہو جائے گی سب کے لیے۔" کاٹ دار نظریں، خون چھلکاتا چہرہ اور اس پر

کنپٹیوں کی کھنچتی رگیں اس کے اندر ابلتے طوفان کو ظاہر کرتی اس کی اذیت سے واقف کروا رہی تھیں۔ لیکن وہاں کھڑا ہر انسان اس کی تکلیف پر بے حس بنا کھڑا تھا۔ ایاز صاحب کو چپ دیکھتے اس نے فاطمہ بیگم کی سمت دیکھا۔

"بھابھی! کیا آپ بھی ان سب کے ساتھ ہیں؟ آپ کچھ کیوں نہیں کہہ رہیں؟؟ یار آپ تو سمجھائیں نا اسے۔۔" اب اس نے پاس کھڑی فاطمہ کے قریب جاتے ان کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے اپنی جانب دیکھنے پر مجبور کیا۔ ان کا خود سے نظریں چرانا اسے ڈرا گیا تھا۔ اب تک کی گفتگو یا یہ کہوں تو غلط نہ ہو گا کہ اس موضوع سے متعلق یہ پہلی چیز تھی جو اسے خوف میں مبتلا کر گئی۔ ورنہ سامنے کھڑا مرد اپنے نام سے بھی ایک حشر برپا کر دینے کی طاقت رکھتا تھا مگر آج وہ ڈرا تھا اور بہت بری طرح اس پر یہ ڈر حاوی ہوا تھا۔ اس لال چہرہ پل میں لٹھے کی مانند سفید ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آپ ادھر دیکھیں میری طرف! پلیز زز ادھ دھ ادھر ادھر دیکھیں! بھابھی!"اس نے مدھم "
آواز میں بولا جیسے بولنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہو۔

مجھے معاف کردو اکثم۔۔میں شاید برابری نہیں کرپائی، پر میں کیا کرتی وہ یہاں آنے پر "
کسی طور راضی نہیں تھی، وہ اسی شرط پر آئی ہے کہ وہ جو کہے گی اسے بنا کسی بحث کے ماننا
ہو گا۔۔میں اسے ایسے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔آئی ایم سوری۔۔ آئی ایم سوری ریبی!!" کہتی
وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی وہیں کرسی پر بیٹھ گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس نے ایک گہری سانس فضا میں خارج کرتے اپنے اندر ہلکورے لیتے اضطراب کو
پُرسکون کرنا چاہا۔ آنکھیں انتہائی سرخ ہوتی جا رہی تھیں۔ پر وہ اکثم میر تھا اپنے جذبات پر
مہارت رکھنے والا۔

اکشم مجھے معاف کر دو میں تمہاری بہن نہیں بن پائی مجھ پر اس کی محبت غالب آچکی ہے" شاید۔۔"روتے ہوئے بولیں۔

"آپ معافی کیوں مانگ رہی ہیں، آپ کی غلطی نہیں ہے اس میں،وہ ہے ہی ایسی۔۔یہ ہی کرتی ہے وہ سب کے ساتھ سب پر اپنی محبت غالب کرتی اپنے بس میں کر لیتی ہے،یہ ہنر ہے اس اور اس میں وہ مہارت رکھتی ہے، لیکن بھابھی مجھ سے ایسی کوئی امید نہیں رکھیے گا۔۔وہ ہے اس قابل کہ اس کے لیے کچھ بھی چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ اکشم میر کو بھی پر اکشم میر اس سے دستبر دار نہیں ہو سکتا۔۔چاہے کچھ ہو جائے، غلطی کی ہے سزا کا حقدار ہوں گناہ نہیں کہ یہ عذاب مجھے سنا دیا جائے۔"ایک لمحہ لگا تھا اسے اپنے آپ کو نارمل کرنے میں پر اپنا ٹوٹا ہوا وجود کے کر وہ پھر اٹھ کھڑا ہوا تھا،وہ ایک جانباز فوجی اور ایجنٹ تھا جنہیں ہر مسلے میں شدید زخمی حالت میں تکلیف کے ساتھ بھی چٹان کی طرح کھڑا ہونا سکھایا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جاتا ہے سو وہ کھڑا تھا۔ اگرچہ دل کی تکلیف کا کوئی مقابلہ نہیں تھا جسم کے زخموں سے پر پھر بھی وہ کھڑا ہو گیا تھا۔

"دو ٹوک اسے دیکھتے ہی انجانے میں ایسا رشتہ ہی کیا ہے تمہارا اس سے۔۔ دو سیکنڈ لگے گے دو سیکنڈ۔۔ میری برداشت کو مت آزماؤ۔۔" اب کے ایاز صاحب انتہائی غیض سے اسے دیکھتے گرجے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آپ مت آزمائیں میری برداشت ورنہ صرف مزید تباہی پھیلے گی اور کچھ نہیں ہو گا، صرف تباہی!!!! اور۔۔۔۔" کہتے انتہائی طیش کے عالم میں بنا سوچے سمجھے اپنا زخمی دایاں ہاتھ زور سے دیوار پر مارتے اپنے آپ کو کچھ سخت کہنے سے روکا تھا۔

آہ چاچو!!!"اور کب سے ان دونوں کو ایسے دیکھتے، گھبرائی ہوئی زیب نے جب اکشم کے
دائیں بازو سے بھل بھل کر خون آتا دیکھا تو چلاتی ہوئی اکشم کی جانب بڑھی۔

چاچو!!یہ یہ،،یہ کیا ہوا ہے؟؟ادھر بیٹھیں دیکھائیں مجھے؟؟موم یہ دیکھیں یہ۔۔"اکشم کا وہ
ہی ہاتھ تھامتے روتے ہوئے اسے دیکھتے پھر فاطمہ بیگم کو دیکھا۔

اکشم یہ،،ی،،یہ یہ کیا؟؟ادھر بیٹھو دیکھاؤ مجھے۔۔"فاطمہ بیگم بھی اس کا ہاتھ دیکھتی تڑپ اٹھی
تھیں۔اپنے بچوں کی طرح جسے پالا ہو اس کے درد پر ایک ماں کی ہی طرح تڑپ جاتی ہے
عورت۔

زیب مجھے فرسٹ ایڈ لا کر دو۔۔اور آپ کھڑے کیا دیکھ رہے ہیں جائیں ڈاکٹر کو کال
کریں۔۔"زیب سے کہتی پھر ایاز صاحب سے بولیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

”دل کی تکلیف اس سے سے زیادہ ازیت دے رہی ہے اور افسوس کہ اس سے رستا خون تو آپ لوگوں کو دکھ بھی نہیں سکتا۔“ ہنستے ہوئے درد کی انتہا پر پہنچا ہوا تھا وہ شخص۔

فاطمہ بیگم اس کی بات سنتی خالی خالی نظروں سے اسے دیکھے گئیں۔

”یا اللہ یا تو اس کا دل پھیر دے یا اس کے دل کو زرا نرمی کر دے۔۔مجھے اس امتحان میں مت ڈال میرے رب۔“خالی خالی نظروں سے اس کے ہاتھ سے خون صاف کرتے ان کے دل نے یہ دعا کی تھی۔

”رہنے دیں بھابھی یہ کچھ نہیں، ٹھیک ہوں میں۔۔“ہاتھ کھینچنا چاہا۔

اب کا ماحول پورے کا پورا تبدیل ہو چکا تھا پہلے سے۔

چپ ہو جاؤ اکشم چپ ہو جاؤ!!!!اور آپ کال کریں۔۔"اپنے آنسوؤں پر بند باندھتی وہ "
بہت مشکل سے بولی تھیں۔

ایاز صاحب جو پریشانی اس کی طرف قدم بڑھا گئے تھے کچھ سوچتے واپس اپنی جگہ رکے اور
ڈاکٹر کو کال ملائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میں نے بیڈ یج کر دی ہے، گولی ہڈی پر نہیں لگی ہے پر کافی اندر تک گوشت کو چیرتی ہوئی
گزری ہے جس کی وجہ سے زخم کافی گہرا ہے اور تھوڑا وقت لگے گا اسے ٹھیک ہونے میں
باقی بس بہت زیادہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے جیسے کہ ہاتھ زیادہ موو نہ کیا جائے،سامان نہ
اٹھائیں اس ہاتھ سے۔۔بہتر احتیاط سے انشاء اللہ جلد ٹھیک ہو جائے گے۔اچھا اب میں چلتا
ہوں۔۔"

تھینک یو ڈاکٹر صاحب!! تھینک یو سو مچ!!"ڈاکٹر صاحب سے ہاتھ ملاتے ان کا شکریہ ادا کیا۔"

آئیں میں آپ کو باہر تک چھوڑ دوں۔"پاس کھڑے ملازم نے ان سے ان کا بیگ لیتے"
کہا۔

ناولز کلب

رونے سے زخم ٹھیک نہیں ہو جائے گا اس کا۔ ایسے کاموں میں یہ ہی ہوتا ہے، جب منع" کرتا تھا تب طرف داری کرتی تھیں اور اب روئے جا رہی ہیں۔"ڈاکٹر سے مل کر اندر آئے تو فاطمہ بیگم کو روتے اس کے پاس پایا جبکہ زیب بھی اداس سی بستر پر لیٹے اکثم کے قریب بیٹھی اسے دیکھے جا رہی تھی۔ باپ کی طرف ایک نگاہ نہیں کی تھی اس نے جیسے اس سب کے زمہ دار وہ ہی ہوں۔ اور بستر پر لیٹا وجود خاموشی سے بس ان سب کو دیکھ رہا تھا۔

آپ چپ بھی ہو جایا کریں ہر وقت غصّہ کرتے ہیں۔۔ آرام کرنے دیں اسے۔" ایاز

صاحب کو دیکھتے اس نے اپنی آنکھیں ایک انجان نقطے پر مرکوز کر لیں۔

"بیٹا بھی اسی کے نقشِ قدم پر چل رہا ہے اور تم ہو کہ بس دونوں کو بگاڑتی رہو۔۔" اسے

گھورتے کہتے کمرے سے باہر نکلے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھابھی ٹھیک ہوں میں جائیں آپ آرام کریں۔" فاطمہ سے کہتے وہ اپنی آنکھیں موند گیا۔

وہ ابھی فی الحال کسی سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"اچھا! میں ہلدی والا دودھ بھجوا رہی ہوں وہ پی لینا۔" کہتی وہ کمرے سے باہر آئیں۔

کچھ دیر کے لیے کمرے میں خاموشی چھا گئی تھی جسے زیب کی روہانسی آواز نے توڑا تھا۔ آنکھوں سے قطرہ قطرہ موتی ٹپکتے اکشم کے بازو پر جذب ہو رہے تھے۔

”چاچو! آپ کیوں آنی کی وجہ سے خود کو اتنی تکلیف دے رہے ہیں؟؟ چھوڑ دیں۔۔ میں آپ کو اس طرح نہیں دیکھ سکتی۔“ اکشم سے کہتی اس کے بائیں بازو پر سر ٹکا گئی۔

اکشم نے بنا کچھ کہے اس کا ہاتھ پکڑتے اپنے سینے پر رکھتے تھپکا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

”نہیں کریں اپنے ساتھ ایسے۔ آپ بہت اچھے ہیں وہ بلکل ڈیزرو نہیں کرتی آپ کو۔۔“ سو سو کرتی بولی۔

چاچو کی جان!! وہ واقعی تمہارے چاچو جیسا انسان ڈیزرو نہیں کرتی، وہ بہت بہتر ڈیزرو کرتی ہے پر اس کی قسمت میں تمہارے چاچو کا ساتھ ہی لکھا ہے۔" ویسے کے ویسے ہی لیٹے آنکھیں موندے کہا۔

دعا کرو وہ مان جائے۔۔ زیب دعا کرو!!" ایک آنسو اس کی خود کی آنکھ سے بھی بہتا تکیے پر کہیں جذب ہوا تھا۔ اور زیب کے ہاتھ پر اس کی گرفت کچھ بڑھی تھی۔

وہ جو اس وقت کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا، اسے اس وقت زیب کی آواز سکون بخش محسوس ہو رہی تھی۔ چچا بھتیجی کا رشتہ کائنات کے حسین رشتوں میں سے ایک ہے۔ ایک باپ کی سی محبت چچا کے سوا کون ہی کر سکتا ہے اور بھتیجیاں بھی بیٹیوں سے کم نہیں ہوتی چچاؤں کو۔ بس اس رشتے کو نبھانا آنا چاہیے اسے سمجھنا آنا چاہیے بنا کسی غرض، کسی مطلب کے۔ مفاد پرستی ان رشتوں کی اصل پہچان کہیں دبا دیتی ہے۔ ان رشتوں کی خوبصورتی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہمارے مفاد، ہماری لالچ، ہماری دنیا کی تلخ حقیقت کی بدصورتی کے زیرِ سایہ بدصورت شکل اختیار کرتے ہم سے کہیں پیچھے چھوڑتے جا رہے ہیں۔

"تم لوگ اکیلے آئے ہو؟؟ عکس کہاں ہے؟؟" رخسانہ بیگم نے ان دونوں کے ساتھ عکس کو نہ دیکھتے پوچھا۔

"وہ مما! عکس آپی کو ناکوئی کال آئی تھی اور پھر انھیں ضروری کام سے جانا پڑ گیا، اسی لیے وہ ہمیں دروازے پر ہی چھوڑتی چلی گئیں۔۔"

"جی مامی! اور کہہ کر گئیں ہیں کہ آپ لوگوں کو بتا دیں کہ بس کچھ دیر میں آجائیں گی۔ اپنے کسی کیس کے کام سے گئیں ہیں۔" عینا اور نین نے باری باری ساری تفصیل ان کے گوش گزار کی۔

"اچھا! چلو ٹھیک ہے، کوئی پریشانی والی بات تو نہیں ہے نا؟؟ صحیح صحیح بتاؤ؟؟" رخسانہ بیگم کو کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ارے نہیں میری پیاری سی مامی واقعی یہ ہی بات تھی بس، آپی ٹھیک ہیں کسی کیس کے کام سے کہہ رہی تھیں کہ جا رہی ہوں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔۔۔بس کچھ ڈاکیومنٹ لینے تھے انھیں۔ ابھی آجائیں گی۔" نین نے کہتے ان کے گلے میں باہیں ڈالیں۔

اچھا چلو صحیح ہے، آپ دونوں جاؤ اور فریش ہو کر نیچے آو، تھک گئے ہو گے میں کچھ اسنیکس وغیرہ ہی بنا رہی تھی۔۔" اس کے اور نینا کے دونوں کے گال پر ہاتھ رکھتے انھیں فریش ہونے کے لیے کہا۔

مما!!! آپ نے میرے بال تو دیکھے نہیں؟؟ اور نہ ہی نین آپی کے۔۔ اور یہ دیکھیں کیا زبردست سے نیل شیپ کروائیں ہیں میں نے۔" اپنے اور نین کے بالوں کی طرف اشارہ کرتے پھر اپنے ناخن دیکھائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہمم!!.بہت پیاری لگ رہی ہو دونوں، پر ادھر آؤ زرا یہ پیچھے گھومو یہ،،یہ کیا؟ کیا کیا ہے تم نے یہ کیا نیلا رنگ کروایا ہے تم نے؟؟ اور نینن!! بیٹا یہ تم نے بھی؟ نین بیٹا یہ کون سا رنگ ہے اتنا ڈارک لال وہ بھی صرف یہ گنتی کے بالوں پر یہ کیا کروا کر آئے ہو؟ تم دونوں!!!؟؟" پہلی نظر میں تو رخسانہ بیگم کو دونوں پیاری لگیں اور تعریف بھی کر ڈالی پر جو

اگلے لمحے عینا نے ہاتھوں سے بالوں کو جنبش دیتے اسٹائل سے آگے کرتے دیکھایا تب تو رخسانہ بیگم کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گیئں تھیں اور پھر انہوں نے فوراً سے آگے بڑھتے اسے دیکھتے دیکھتے نین کو بھی زرا غور سے دیکھا جس کے بالوں میں کچھ انہیں عجیب سرخ گلابی قسم کے چند بال نظر آئے۔ ان دونوں کی یہ حرکت دیکھ وہ سر پکڑ کر رہ گیئں تھیں۔ دونوں کسی جو کر سے کم نہیں لگ رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کیا ہوا ہے؟ رخسانہ اتنا کیوں چیخ رہی ہو؟ سب خیر ہے؟؟" زینب بیگم کچن سے باہر آئیں"
۔

بھابھی! آپ آئیں زرا یہاں اور آکر دیکھیں کیا کیا ہے ان دونوں نے؟؟ اور تم بھی آؤ"
"حمیرا دیکھو کیا کروایا ہے انہوں نے۔

تم ادھر آؤ لڑکی۔۔ تم تو پٹو گی آج مجھ سے۔۔"عینا کو ہاتھ سے آگے لاتی بولیں۔"

وہ دونوں تو کب سے خاموش کھڑی بس ان کا غصّہ دیکھتے اپنی ہنسی قابو کرنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھیں۔

مامی اسے اسٹریکنگ کہتے ہیں اور دیکھیں تو کتنے پیارے لگ رہے ہیں اور یہ بس کچھ دن میں ٹھیک ہو جائے گے ایسے ہی ہیں بس سوچا ٹرائی کر کے دیکھیں۔۔۔"نین نے سمجھانا چاہا۔

نین یہ کیا رنگین طوطی بن کر آئی ہو تم؟؟"حمیرا کچن سے آتے اسے دیکھتے منہ پر ہاتھ رکھتے بولیں۔

نالز کلب
Clubb of Quality Content!

”نین میری جان آپ کے اتنے اچھے بال تو ہیں کیا کروالیا ہے یہ!!اور ادھر آؤ عینا،اور تم رخسانہ چھوڑو بھی بچی ہے۔۔“زینب بیگم نے دونوں کو دیکھتے کہا۔

”پر بھابھی۔۔۔۔“رخسانہ نے کچھ کہنا چاہا۔

”میں کہہ رہی ہوں نا،شاباش چھوڑ دو بچی ہے۔۔اچھا میں سمجھاتی ہوں آئندہ نہیں کریں گی۔۔ادھر آؤ زرا تم دونوں۔کیا ہے یہ سب؟کیا کیا ہے یہ تم دونوں نے؟؟ کٹنگ کے لیے گئے تھے نا؟؟ تو یہ سب؟اور یہ بھی کوئی رنگ ہے لال پیلا،نیلا؟؟اس میں اچھا کیا لگ رہا ہے؟ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے نقلی بال لگائیں ہیں۔۔اصلی خوبصورتی ابھی نہیں لگ رہی تھی؟“زینب بیگم نے پیار سے سمجھانا چاہا۔

"ارے بڑی ماما اور مما یہ بس ٹیمپریری ہیں ایک دو ہفتے تک اتر جائے گا یہ رنگ، ٹینشن نہ لیں۔۔!" زینب بیگم کو مسکرا کر دیکھتے، عینا صاحبہ رخسانہ بیگم کے پاس آتی ان گلے میں بانہیں ڈال کر بڑے لاڈ سے بولی۔

"ویسے دیکھیں تو آگے سے اچھے لگ رہے ہیں نا؟؟" پھر شرارتی انداز میں اپنے چہرے پر رنگین لٹیں لاتی، انہیں دیکھاتے بولتی ہنسی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہاں بہت اچھے لگ رہے ہیں دونوں جو کر لگ رہی ہو۔۔" اب کے حمیرا بیگم بولیں۔

"مما اتر جائے گا یہ رنگ نہ لیں بھئی اتنی ٹینشن۔۔ اور آئندہ کبھی نہیں کریں گے نا ہم ایسا۔۔ مجھے تو پسند بھی نہیں آئے۔۔۔" نین نے بھی حمیرا بیگم کے گالوں پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

جاؤاب دونوں فریش ہو کر آؤ۔"زینب بیگم بولتی وہیں صوفے پر بیٹھ گئیں۔"

"رخسانہ تم زرا عکس کو کال تو کرو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"جی بھابھی۔"

اکشم سے جس قدر زیب کو محبت تھی، اکشم کو بھی زیب سے اتنی بلکہ اس سے زیادہ ہی محبت تھی۔ وہ واحد شخصیت تھی کہ جس کی کوئی بات ٹالنا اکشم خوابوں میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا۔ تو دوسری طرف وہ بھی جان چھڑکتی تھیں اپنے چچا پر، اگر کوئی کہتا کہ وکالت چھوڑ دو یا اکشم میر چھوڑ دو؟؟ تو وہ ہنستے ہنستے اپنی زندگی کا مقصد، اپنا پسندیدہ پیشہ جس کا اسے جنون تھا یہ لڑکی چھوڑ دیتی کہ اس پسندیدہ زندگی کا کیا کرنا کہ جس میں اس کے چاچو نہ ہوں۔

"بابا میں لاہی پڑھوں گی۔۔ پلیز اجازت دے دیں نا!!"

Clubb of Quality Content!

"زیب ایک دفع منع کر دیا نا بیٹے۔۔ نہیں مطلب نہیں۔" ایاز صاحب نے صاف انکار کیا۔

وہ ہمیشہ سے وکیل بننا چاہتی۔ اسے جنون کی حد تک عشق تھا اس شعبے سے۔

"بابا پلیز زز!!! آخر کیوں منع کر رہے ہیں؟؟"

"یہ سیف نہیں ہے میرا بچہ۔ اس میں صرف دشمن بنتے ہیں اور کچھ نہیں۔۔ یہ ایک دلدل ہے میری جان۔۔ یہاں سروائیو کرنا آسان نہیں ہے خاص کر لڑکیوں کے لیے۔۔ آپ کے کئی دشمن بن جائے گے۔ کئی طرح کے مسلے پیش آئے گے بیٹا۔" ایاز صاحب نے پیار سے سمجھانا چاہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میں سنبھال لوں گی بابا۔ آپ کو اپنی بیٹی پر یقین نہیں ہے؟ پلیز بابا یہ میرا خواب ہے پلیز! مجھے بھی پراسیکیوٹر عکس کی طرح بننا ہے!! وہ تو آپ کو بہت قابل لگتی ہیں۔۔" منہ بسورتے بولی۔

"بیٹا وہ بہت باہمت اور قابل لڑکی ہے، آپ بھی بن جاؤ گی پر پھر بھی میری جان میں یہ ہمت نہیں جاتا پا رہا ہوں۔ میں برداشت نہیں کر سکتا کہ میری جان آپ پر ایک کھروچ بھی آئے میں بلکل برداشت نہیں کر سکتا اور آپ۔۔" ان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اب کیا بولیں واقعی اس نے مثال تو ایسی ہے سامنے رکھی تھی کہ جوان کو لاجواب کر گئی تھی۔

"کس میں اتنا دم ہے کہ اکشم میری بھتیجی پر آنکھ اٹھا کر بھی دیکھے، کھروچ تو دور کی بات ہے۔۔ دے دیں اجازت ضرورت ہے اس ملک کو انصاف دلانے والوں کی۔۔ اور ڈریں نہیں آپ کی بیٹی ہونے کے ساتھ ساتھ میری بھتیجی بھی ہے تو بہادری اور یہ جنون تو اس کے خون میں شامل ہے۔ کچھ نہیں ہو گا سب دیکھ سنبھال لے گی۔ میری بھتیجی ہے آخر اور جب وقت آئے گا تو اسی آپکی قابل پروسیکیٹر کے ساتھ کام کرے گی۔ فکر نہ کریں۔۔" مسکرا کر کہتے زیب کو دیکھتے آنکھ دبائی۔

مطلب کیا ہے تمہارا؟؟ میری بھتیجی ہے! ہنہہ!!"اس کی نقل اتارتے جلتے ہوئے کہا۔"

اکشم نے کندھے اچکاتے، آئی برو اٹھائیں۔ جیسے کہنا چاہا ہو آپ عقلمند ہیں اور عقلمند کو اشارہ کافی ہوتا ہے۔

کہنا کیا چاہتا ہے کہ اس کی بھتیجی ہے تو نہیں ڈر سکتی بہادر ہے ورنہ۔۔"اس سے کہتے منہ ہی منہ میں بولے جو کہ اکشم اور زیب دونوں ہی سن چکے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ٹھیک ہے، دی اجازت پر خیال رکھنا میرا بچہ!!"اس کے ماتھے پر پیار کرتے کہتے اکشم کو گھورتے وہاں سے چلے گئے۔"

تھینک یو چاچو!!"اکشم کے گلے لگتے، کہتی وہ خوشی سے سرشار ہوئی۔"

بیٹھے بیٹھے ماضی کی یاد اس کے چہرے پر مسکان لے آئی تھی۔ماضی کی یادوں سے باہر آتے اس نے ایک نظر اکشم پر ڈالی اور پھر کمرے میں آتی مینا پر جو شاید ہلدی والا دودھ لائی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کون ہو تم لوگ؟؟ کہاں لے جا رہے ہو مجھے؟؟ چھوڑو مجھے ے ے!!!" وہ بری طرح سے چلاتی اپنے ہاتھ پاؤں ادھر ادھر مارتی اپنے آپ کو ان لوگوں سے چھڑوانے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہلکان ہوتی ان ہٹے کھٹے آدمیوں سے اپنے آپ کو چھڑوانے میں ہر بار ناکام ہوتی چلی جا رہی تھی۔

خاموشی سے بیٹھ جاور نہ وہ حال کرے گے کہ زندگی بھر یاد رکھے گی۔۔"ایک نے اس کے" چلتے ہاتھوں کو رسی سے باندھتے غصّے سے کہا۔

جس جیپ میں اسے بٹھایا تھا وہ مسلسل کسی راستے پر چلتی محسوس ہو رہی تھی۔اس کی آنکھوں پر بندھے کپڑے کی وجہ سے نہ وہ راستہ دیکھ پائی تھی اور نہ ہی ان لوگوں کی شکلیں۔ہاں لیکن ایک دو کی شکلیں وہ آنکھوں پر کپڑا بندھنے سے پہلے دیکھ چکی تھی۔

کون ہو آخر؟؟ کیوں پکڑا ہے مجھے؟؟"ایک بار پھر تھکان زدہ آواز میں پوچھا۔"

ہم جو بھی ہیں بہت جلد پتہ چل جائے گا ابھی خاموشی سے بیٹھ۔۔"ایک آدمی اس کو پیچھے دھکیلتے ہوئے بولا۔

مت کرو دیکھو مت کرو بہت برا انجام ہو گا، چھوڑ دو مجھے۔۔"ایک اور کوشش کی گئی۔

سالی،،،!رسی جل گئی پر بل نہیں گئے ابھی بھی دھمکی دے رہی ہے۔۔جلدی لے کر آؤ" اسے آج اسے بتاؤں کہ اس کا کیا انجام ہو گا۔۔یہ ہی زبان ہے اسکی جس کی وجہ سے آج یہ

اس حال تک پہنچی ہے۔۔ "دوسری طرف موبائل فون پر کوئی موجود تھا جو اس کے یہ جملے سنتا نفرت سے پھنکارا تھا۔

تھوڑی دیر میں اس نے جیپ کو رکتے محسوس کیا۔ جیپ ایک سنسان کھنڈر علاقے میں رکی تھی، آس پاس نہ کوئی آدم تھا نہ آدم زاد، ہر طرف پھیلی دل کو خوفزدہ کرتی خاموشی میں تیز ہواؤں کی سنسناہٹ اسے کسی بڑے خطرے کا الارم لگی تھی۔ سوچی سمجھی سازش تھی۔ اس کی آنکھوں پر کالی پٹی تھی نہ اس نے راستہ دیکھا تھا اور نہ ان لوگوں کے چہرے۔ اس کا دل بیٹھتا جارہا تھا پر مجال ہے جو چہرے پر آشکار ہو جاتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

”آہہہہ!! چھوڑو مجھے کہیں نہیں جاؤں گی۔۔ چھوڑووو!! اپنے بد ترین انجام کو کیوں دعوت دے رہے ہو، اب ہاتھ نہیں لگانا مجھے!!“ اپنے بندھے ہاتھوں کو ہلاتے اس نے جانے انجانے میں اپنے آپ کو پکڑے ایک آدمی کے منہ پر ناخن مارتے نوچ ڈالا تھا۔ اس وقت وہ صرف اپنے آپ کو ان کے چنگل سے نکالنے کا سوچتی پاگل ہو رہی تھی۔

”سالیی!! تو سمجھتی کیا ہے اپنے آپ کو۔۔“ کہتے اس آدمی نے پوری طاقت سے اسے دھکا دیتے پیچھے دھکیلا، دھکا اس شدت کا تھا کہ وہ لمحے میں زمین بوس ہوتی پاس پڑے پتھر سے ٹکرائی۔ اس کا سر بری طرح پتھر سے لگا تھا اور خون پیشانی سے نکلتا اس کے چہرے پر بہتا چلا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

چل اُٹھ ابھی تیری یہ بولتی زبان ہی تو بند کرنی ہے،.بہت چلتی ہے نا یہ زبان کورٹ میں" ۔۔"پیچھے سر کی جانب سے اسکارف کے نیچے اس کے بالوں کو مٹھیوں میں لیتے اسے اٹھایا اور گھسیٹتا ہوا اندر لے جانے لگا۔

نہیں چھوڑدو۔۔چھوڑدو۔۔"چیختے چلاتے اس کی آہستہ ہوتی آواز سے لگ رہا تھا کہ شاید" اب وہ غنودگی میں جارہی ہے۔ اس کی نیم بند ہوتی آنکھیں اور لبوں پر بکھرے ٹوٹے پھوٹے لفظ یہ ہی ظاہر کررہے تھے۔

باہر ہر طرف دور دور تک پھیلی جھاڑیاں تھیں،ٹوٹی ہوئی کچی پکی سڑک،بس کچھ کچھ فاصلے پر ایک طرح کی کچھ عمارتیں نظر آرہی تھیں جن کی خستہ حالی ان کی بوسیدہ حالت کی کہانی سناتی

کسی کو بھی جھر جھری لینے پر مجبور کر سکتی تھی۔باہر سے یہ گھر نہیں کوئی وہشت زدہ قبرستان لگ رہا تھا جہاں کسی پرندے کے ہونے کا گمان کرنا بھی انسانی عقل کے لیے محال تھا۔

تنگ راہداری سے اسے گھسیٹتے اندر لے جاتے ایک بوسیدہ خالی چھوٹے سے کمرے میں پھینکنے کے سے انداز میں دھکا دیتے بند کیا تھا،اور اتنی زور سے پھینکا گیا تھا کہ جس سے درد کی ایک شدید لہر اس کے پورے وجود میں سرایت کرتی اسے بے ہوشی میں بھی بلبلانے پر مجبور کر گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اسے بند کردو اور باس کو اطلاع دے دو کہ پہنچا دیا ہے اسے یہاں۔۔"مکروہنسی ہنستے وہ" کمرے سے باہر نکلا۔

کمرے میں ہر طرف پھیلی تاریکی اور اس میں صرف کونے میں رکھی ایک میز اور دو کرسیاں کسی ٹارچر سیل کا سا منظر پیش کر رہے تھے۔ ایک چھوٹی سی موکھلے جیسی کھڑکی بہت اونچائی پر بنی اندھیرے میں ڈوبی اس کی قسمت پر بہری بنی کھڑی تھی۔ گندی دیواریں اور وہاں آتی عجیب سی بدبو اس کی ناک کے نتھنوں میں جاتی، اسے حواس میں لانے میں کامیاب ٹھہری تھی۔

بابا!!" ہونٹوں پر خشک زبان پھیرتے اس کے لبوں سے ایک ہی لفظ نکلا تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

باس وہ اندر کمرے میں ہے۔ جب آئی تو بے ہوش تھی پر اب تک تو ہوش میں آچکی ہو گی۔۔" آدھا گھنٹا گزرا تھا جب ایک بڑی سی گاڑی اس کھنڈر نما بنگلے کے آگے آتی رکی۔ اور دو اوباش قسم کے لڑکے اس میں سے نکلتے اندر کی جانب بڑھے تھے۔

دروازہ کھولو۔" ان میں سے ایک نے آگے بڑھتے حقارت سے کہا۔ دونوں کے ہاتھوں میں سلگتی سگریٹ کی راکھ نیچے گرتی جا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کو،، کک کون کون ہے ؟" وہ جو ابھی ہوش میں آئی تھی دروازے کی آواز سے پوری طرح ہوش و حواس میں آتی سنبھل کر اٹھتے سیدھی ہو کر بیٹھی۔

ارے رے رے!! چچ چچ!! یہ کیا کیا ہے تم لوگوں نے ؟؟ کیا حال کر دیا ہے ان کا؟" جانتے بھی ہو کون ہیں یہ ؟؟ چچ!! جاؤ پانی لاؤ اور آپ آپ ٹھیک تو ہیں مس عکس حیدر شاہ ؟

یا یوں کہوں تو زیادہ سوٹ کرے گا کہ ٹھیک تو ہیں مس پرا سیکیوٹر صاحبہ؟؟" کمینگی سے ہنستے کمرے میں ادھر سے ادھر گھومتا ایک لمحے میں سامنے بیٹھی لڑکی کو بالوں سے پکڑتے اٹھاتے، قریب کرتے طنزیہ انداز میں کہتے زور سے زمین پر پھینکتا وہ کوئی پاگل لگ رہا تھا۔ اس طرح یوں دوبارہ پھینکے جانے پر اس کی چیخ نکلی تھی جس کا وہ بڑی مہارت سے گلا گھونٹ چکی تھی۔ وہ کبھی اسے وہ سکون نہیں دینا چاہتی تھے جس کے لیے اس نے یہ سب کیا تھا۔ لیکن درد کی شدت میں اضافہ ہوا تھا اور اس کا ہاتھ غیر ارادی طور پر پیٹ پر آیا۔ عکس کو اسکا انداز اپنا مزاق اڑاتا محسوس ہوا پر اس حالت میں بھی اس کی چھٹی حس نے اسے اس آواز پر ٹھٹکنے پر مجبور کیا۔ آواز کچھ جانی پہچانی تھی کہیں سنی تھی اس نے یہ آواز۔ پر کہاں؟؟ فوراً اس نے اپنے دماغ پر زور ڈالا۔

کون ہو تم؟؟ مجھے کیسے جانتے ہو؟؟" عکس نے اپنی نقاہت زدہ آواز میں ایک ہاتھ مظبوطی" سے اپنے پیٹ پر رکھے اس سے استفسار کیا۔ ان غنڈوں سے چھڑوانے کی کوشش میں

وہ دھکا لگنا اور پھر یوں زمین پر پوری طاقت سے پھینکے جانے کی وجہ سے اس کے پیٹ میں درد کی ایک شدید لہر دوڑ گئی تھی اور ابھی بھی وہ اسی درد سے دوہری ہوئے جا رہی تھی، پر یہ بات وہ ان پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اسی لیے پیٹ کو مسلسل دبائے رکھے اپنے ہاتھ کو پہلو میں گرا گئی۔ کالے کپڑے کے پیچھے قید اس کی کالی گہری آنکھیں درد سے سکیڑ تی چلی گئیں تھیں۔

ارے ے پراسیکیوٹر صاحبہ پہچانی نہیں آپ؟؟ آپ کی تو چھٹی حس بہت آگے تک کا پتہ لگا" لیتی ہے پھر آج کیا ہوا؟ پراسیکیوٹر صاحبہ؟؟ اسے اب یہ آواز اپنے بہت قریب سے آتی محسوس ہوئی۔

کلک کون ہو تم؟؟" ایک بار پھر کوشش کی تھی اس نے کہ مقابل کچھ بولے۔ "

ایک اعلیٰ ہائی کورٹ کی وکیل ایک معمولی سے آدمی کے چنگل میں قید، گھبرائی ہوئی، روتی" ،بلکتی۔۔پر؟؟ آنہاں ں!!مزہ نہیں آیا جملہ پورا نہیں ہوپارہایار زرا تھوڑا سارو، سسکو، بلبلاؤ تڑپو، شاباش تاکہ زرا اچھے سے لطف اندوز ہوسکوں میں۔ بہت شوق ہے نا کورٹ میں اپنی یہ زبان چلانے کا.بہت شوق ہے انسانیت کا پرچار کرنے کا،.بہت غم کھائے جاتا ہے تمہیں دوسروں کا!!!" کہتے آخر میں وہ اس کی کہنی کو جھٹکا دیتے جنھجھوڑتا چیخا تھا۔

،درد کے باوجود اس کے چہرے پر اس حال میں بھی خوف کی ایک شکن تک نہیں آئی تھی اس کی آواز سنتے کچھ آوازیں اس کے زہن میں گردش کرنے لگیں تھیں۔

عدالت، جج صاحب کی آواز، ٹائپنگ کی آوازیں، مجمے کی خاموشی، تالیوں کی آوازیں۔۔ پیچھے ہٹ جاؤ!!، کیا چھوڑ دو۔۔جانے کتنی ہی آوازیں اسے کچھ یاد دلانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"عدالت، سرکار بنام سمیر سہگل میں، تمام شواہد اور گواہ سمیر سہگل کے خلاف ہیں، ان کی بناء پر انہیں سات سال قید اور جرمانہ ادا کرنے کا فیصلہ سنایا جاتا ہے۔"

"خوش تو بہت ہوگی پراسیکیوٹر! پرافسوس یہ خوشی چند لمحوں کی ہے بس، اپنے بیٹے کو نکالنے کے تو میرے پاس ہزاروں طریقے ہیں پر آج جو ذلت مجھے اور میرے بیٹے کو تمہاری وجہ سے اٹھانی پڑی ہے نا؟ اس کا حساب تو تمہیں دینا ہوگا۔ یہ تمہاری زندگی کی پہلی جیت تو نہیں ہے پر ہاں یہ جیت پہلی جیت ہوگی جو تمہاری زندگی کی آخری بدترین غلطی ثابت ہوگی۔"

ساری باتیں، سب الفاظ اس کے ارد گرد گردش کرنے لگے۔

اور اور اعلیٰ مرتبے پر بیٹھے اپنی طاقت پر غرور سے ماتھے پر تیوری چڑھائے کم ظرف آدمی کی جہالت کا آئنہ دکھاتی دھمکیاں اور وہ ساری باتیں، سب الفاظ اس کے ارد گرد گردش کرنے لگے۔

سسس سم سمیر حنان سہہ سہگل ؟؟ تم تم ہی ہو نا یہ ؟؟" اپنے شک کو یقین میں بدلنے" کے لیے تصدیق چاہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

واہ !! پراسیکیوٹر ! دیکھو ایک بات کی تو تمہیں میری تعریف کرنی پڑے گی، میں تمہاری" قابلیت کا تو قائل ہوں۔ مجھے یقین تھا کہ تم مجھے پہچان لوگی۔ اور دیکھو پہچان لیا۔ "انتہائی گھٹیا انداز میں مسکراتے کچھ قدم اس کے نزدیک لے جاتے زمین پر بیٹھتے چھوٹے سے بچے کی طرح تالیاں بجاتے ہنستے ہوئے اس سے کہتے کوئی پاگل لگ رہا تھا، اچانک ہی اس کی ہنسی

سمٹی تھی، آنکھیں چھوٹی کہتے اسے دیکھتے اس کی آنکھوں سے پٹی کھینچ گیا۔ تیزی سے پٹی کھینچنے کی وجہ سے اس کی آنکھیں رگڑتی چلی گئی تھیں۔

کمرے میں جلتے بلب کی روشنی سے اس کی آنکھیں یکدم کپڑا ہٹنے کی وجہ سے چندیا سی گئیں۔ لیکن جب مقابل کی مکروشکل اس کے سامنے آئی تو اس کے اندر ایک لاوا سا ابھرا تھا جو پھوٹنے کو بے قرار ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تم جیسے انسان سے اور امید بھی کیا کی جا سکتی ہے، تم اس سے زیادہ اور کر ہی کیا سکتے ہو،ہاں بس ایک تبدیلی آئی ہے مجھ میں اور جانتے ہو کیا؟؟ وہ یہ کہ پہلے مجھے ان بچوں کے ساتھ ہمدردی تھی، ان معصوموں کے لیے لڑنا میں اپنا فرض سمجھتی تھی جن معصوم کم سن بچوں کو موت کے منہ میں ڈالنا تم اپنا پسندیدہ مشغلہ سمجھتے ہو، پر اب تو مجھے تم پر ترس آرہا ہے کہ یہ سب جو تم اب کر رہے ہو، اس کے بعد جو تمہارا حال ہو گا وہ تمہارا باپ کیسے برداشت کرے

گا۔۔ چچ چچ چچچا!!!“اس کے چہرے سے کراہیت محسوس کرتی وہ حقارت سے اس کی طرف دیکھتی کاٹ دار لہجے میں بولی۔

”تیری اکڑ اب بھی نہیں نکلی ہے، میرے رحم و کرم پر پڑی ہے اس وقت۔۔ مجھے جیل بھیجا تھا نا؟؟ دیکھ تیرے سامنے کھڑا ہوں۔ پوری دنیا کے سامنے مجھے اور میرے باپ کو ذلیل کرایا تھا نا؟؟ اب دیکھ تیرے ساتھ کیا کرتا ہوں۔ ابھی بھی تیری یہ زبان بند نہیں ہو رہی، ابھی بھی ان آنکھوں میں غرور ہے جیت کا غرور، تیرا یہ غرور آج مٹی میں نہ ملا دیا تو میں سمیر حنان سہگل نہیں!!“ اسے بالوں سے پکڑتے زمین سے کھڑا کرتے ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر مارتا وہ کوئی جنگلی جانور معلوم ہو رہا تھا۔

”جو چالاک ہو سمیر سہگل ___ اتنا ہی کرنا جتنا بعد میں برداشت کر سکو، تم تو اس گیدڑ کی مانند ہو، فرصت پسند، ہوشیار تو ضرور ہوتا ہے مگر صرف رات کے اندھیرے میں، جب دن کے

اجالے میں لوگوں کے سامنے آتا ہے، تو اس روشنی سے جھلس کر کہیں دور گھاٹ میں گھس جاتا ہے، خوفزدہ ہو جاتا ہے۔ تم اسی کی طرح موقع پرست ہو کہ جو اندھیرے میں رات کی تنہائی میں سب سے چھپ کر پیٹ پیچھے وار کرتا ہے، لیکن جب یہ اندھیرا ختم ہو گا اور دن کا اجالا تمہارے بلوں میں گھس کر تمہیں باہر کھینچ لائے گا تب، تب کیا ہو گا سوچا ہے؟؟" تھپڑ لگنے سے اس کے پھٹے ہونٹ سے خون رستا اس کی ٹھوڑی تک آیا تھا لیکن اس کے باوجود اس کی آنکھوں میں رتی برابر بھی خوف نظر نہیں آرہا تھا اور یہ بات مقابل کو پاگل کیے دے رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"بہت جلد تجھے پتہ چل جائے گا کہ میں کیا ہوں، پچھتائے گی تو اپنی ان باتوں کے لیے۔۔ پچھتائے گی۔ تیرا یہ غرور ریزہ ریزہ کردوں گا، ان آنکھوں کو کسی کے سامنے اٹھنے کے لائق نہیں چھوڑوں گا۔۔ تب پتہ چلے گا تجھے کہ ترس کی حالت میں تو ہے یا میں!!" اس کے بالوں کو ایک جھٹکا دیتے خونخوار لہجے میں بولتے بالوں کو ایسے کھینچا تھا کہ مقابل لڑکی کو لگا کہ جیسے

بال جڑوں سمیت جھنجھوڑنے والے کے ہاتھ میں آگئے ہوں۔ کوشش کے باوجود وہ اپنے منہ سے کراہ نکلنے سے روک نہیں پائی تھی۔ اس قدر تکلیف کے باجود وہ اس کی باتوں پر دل جلا دینے والی ہنسی، ضرور ہنسی تھی۔

اس کی ہنسی واقعی مقابل کو جلا کر راکھ کر گئی تھی، جس کا ثبوت اس کے نازک گال پر پڑنے والا مقابل کا دوسرا شدت کا تھپڑ تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بس کر باہر چل۔۔"اس کے دوست نے آگے بڑھ کر اس سے عکس کو چھڑایا اور اسے لیتے باہر نکلا۔

"کیا کر رہا ہے؟؟جان سے مارے گا کیا؟؟"

"دل تو میرا یہ ہی چاہ رہا ہے۔"

"دیکھ جو بات ہوئی تھی وہ کر اور ختم کر سب۔ لے پانی پی اور ریلیکس کر!! "اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اس نارمل کرنا چاہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اس عورت کو چھوڑوں گا نہیں،،بہت بے عزتی ہوئی ہے میری اس کی وجہ سے،اب جب وہ ہی ڈر گز جس کی وجہ سے اس نے مجھے اور میرے باپ کو بھری عدالت میں ذلیل کرایا ہے،جب وہ اس کے خون میں سرایت کرے گا اور اس کی ڈر گز لیتی ویڈیوز منظر عام پر آئیں گی تب دیکھوں گا میں کہ دنیا کو یہ انصاف کی دیوی کیا جواب دے گی،اس کی زات کو خود اس کے لیے ایک سوالیہ نشان بنا دوں گا،پھر دیکھوں گا کہ کیسے اپنی یہ آنکھیں اٹھا کر

چلتی ہے۔ اس بار اس نے بہت غلط بندے سے پنگا لے لیا۔ کہا تھا پیچھے ہٹ جا۔ لیکن یہ دو کوڑی کی وکیل!!!" کہتے گلاس سامنے دیوار پر مارا۔ اس کی آنکھوں میں بدلے کی آگ کے انگارے دہک رہے تھے۔ جو شاید اسے خود کو بھی جلا کے بھسم کر دینے والے تھے۔

"پوچھ کہاں مر گئے ہیں یہ سب!! انتظام نہیں ہوا اب تک؟؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تو چل کر میں دیکھتا ہوں۔" اس کے کندھے پر ہاتھ سے دباؤ ڈالتے وہ باہر نکلا۔"

آج تمہیں انٹرنشپ پر نہیں جانا؟؟" دودھ پیتے اس سے پوچھا۔ "

نہیں چاچو آج اوف دیا ہے انہوں نے۔ کہہ رہی تھیں کہ وہ خود بھی آفس نہیں جائیں گی تو" بس۔۔ہاں کچھ کام گھر کے لیے دیا ہے بس وہ کرنا ہے۔"اسے تفصیل سے بتاتے اپنا چشمہ ٹھیک کیا۔

ہمم!! صحیح۔بس تنگ نہیں کرنا بیٹا ورنہ جس طرح کا اس کا دماغ ہے نا ایک منٹ میں" "نکال باہر کرے گی۔

دوست کس کی ہیں آخر!!دونوں ایک سی ہیں۔ہاہا!!" کہتے دونوں ہنسے تھے۔"

یہ ایک بڑا سا فارم ہاؤس تھا جہاں قطار در قطار گارڈز کھڑے تھے اور خاموشی ایسی کہ جیسے قبرستان۔

لیکن اندر بڑھتے سیدھے ہاتھ پر مڑتے ایک کمرے سے کچھ آوازیں آتی اس ماحول کو پراسرار بنا رہیں تھیں۔

Clubb of Quality Content!

معاف کر دیں مجھے کچھ نہیں پتہ؟ آخری بار معاف کر دیں۔۔ایک آخری موقع!!" دروازہ کھولتے اندر دیکھنے پر ارد گرد کئی گارڈز کھڑے نظر آرہے تھے،سامنے بڑے سے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ ڈالے بیٹھا وہ حیوان صفت شخص جو رحم اور انسانیت سے خالی تھا اس وقت زمینی خدا بنا اپنے آگے اس کو گڑگڑانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"پلیز سلطان معاف کر دیں۔۔ میرے بیوی بچوں کو چھوڑ دیں۔ آپ جو کہیں گے میں وہ کروں گا۔ بخش دیں!!" اس کے پاؤں پر گرا وہ کپکپاتے وجود سے اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا۔

"پیچھے ہٹ! میں نے کہا تھا اس بار ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ کتنی مالیت کے ڈرگز تھے اندازہ ہے؟؟ موت تو نے خود اپنی مقدر بنائی ہے اور ان تینوں کی بھی۔" کہتے اسے پاؤں سے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ٹھوکر مارتے پیچھے دھکیلا۔ وہ جو رو رو کر بے حال ہو رہا تھا اس جاندار ٹھوکر سے بری طرح کمر کے بل گرتا زمین پر ڈھے گیا۔

پاس کھڑے ایک آدمی نے اشتعال سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں۔

اس لیے پالتا ہوں تم لوگوں کو!؟؟؟" انگارہ آنکھوں سے ان سب کو دیکھتے اپنے آپ کو" زمینی خدا سمجھتا وہ فرعون صفت آدمی پوری طاقت سے دھاڑا تھا اور اپنی گن نکالتے اس پر تانی ہی تھی کہ دوسرے صوفے پر نیم اندھیرے میں ایک گوشے میں بیٹھا شخص جو کب سے یہاں ہوتے ہر عمل سے بہرہ بنا اپنے موبائل پر جھکا اپنے آپ کو مصروف ظاہر کر رہا تھا کہ جیسے اس کا ان سب فضولیات سے کوئی لینا دینا نہ ہو اپنے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک گیا۔

خالی ٹرک کیوں نہیں پکڑے گئے ؟؟" کان کی لو کو کھجاتے اس نے اپنی نگاہیں موبائل پر
ہی مرکوز کیے سکون سے پوچھا۔ بہت عام سا مگر سامنے والے کو اپنی جگہ منجمد کر دینے والا
انداز تھا۔ اپنی حکومت کی سربراہی کرسی پر بیٹھا سلطان اسے ایسے دیکھا تھا کہ جیسے اس کے
پاگل ہونے کا گمان ہوا ہو۔

"یہ کیا فضول سوال پوچھ رہے ہو ؟؟ ہمیں کیی۔۔" ابھی وہ جملہ بھی مکمل نہیں کر پایا تھا کہ
زی کی گردن کا اپنی سمت مڑنا ہی اس فرعون تک کے پسینے چھڑا گیا تھا۔ اپنے دائیں ہاتھ
کی شہادت کی انگلی اپنے ہونٹوں کے قریب کے جاتے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

سلطان قدم پیچھے لے جاتے اپنی کرسی پر بیٹھا۔

پاس کھڑے لڑکے نے یہ سب بڑی غور سے دیکھا تھا۔ یہ تو طے تھا کہ اس فرعون پر بھی
اگر کوئی حاوی تھا تو وہ یہ سامنے کھڑا مشکوک سا مگر رعب دار شخص تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ووو۔۔وہہ۔۔وہ وہ۔۔۔"سامنے گرا لڑکا ہکلایا تھا۔"

پاس کھڑا وہ لڑکا جس نے مٹھیاں بھینچی ہوئیں تھیں، اس نے نا محسوس انداز میں اس آدمی کو دیکھتے سیدھی آنکھ کی آئی برو اچکاتے سر کو داد دیتے انداز میں ہلایا۔ اس کی شکل سے پتہ چل رہا تھا کہ اس باریک بینی پر نظر ڈالنے والا وہ شخص اس لڑکے کو اپنی عقل سے متاثر کر گیا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

چلو اچھا ہے مقابلہ اگر برابر کے دشمن سے ہو تو مزہ دگنا ہو جاتا ہے۔" اپنے آپ سے کہتے" اس کی شکل دیکھنے کی کوشش کی گئی۔ چھوٹے بال جو فوجی کٹ لیے ہوئے تھے، کان میں ایک بالی، بڑھی ہوئی بیئر ڈ اور چہرے پر اسٹائلش سا چشمہ جس کے کنارے پر چھوٹا سا زی لکھا ہوا تھا جو نظر نہیں آ رہا تھا مگر غور سے دیکھنے پر معلوم ہو سکتا تھا۔ اگر دیکھا جاتا۔

"وہ، زی ہمارے پلین کے مطابق ہم نے کچھ ٹرک خالی چھوڑ دیے تھے ان لوگوں کو چکمہ دینے کے لیے۔" اس کی نظریں اب اپنے آپ پر دیکھتے وہ اپنی سانس تک روک گیا تھا۔

"تو؟؟ اس کی تو انہوں نے تلاشی بھی نہیں لی؟ اور لی بھی تو بہت سرسری کہ جیسے یقین ہو کہ اس میں کچھ نہیں ہے۔" ایک آئی برو اٹھاتے دوسرا سوال کیا گیا۔ وہ وہاں ہوئی ایک ایک حرکت سے واقف تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ززززا، زی وہ دراصل یہ، یہ پاشا، یہ پاشا ہے نا یہ ابھی نیا آیا ہے ہمارے دھندے میں، اور باس نے اس پر بھروسہ کرتے ہمارے ساتھ بھیج دیا پر ہمیں اس پر یقین نہیں تھا اس لیے ہم نے اس سے چھپایا کہ خالی ٹرک ہمارا والا تھا، میں نے بس اسے آزمانا چاہتا تھا اس لیے نہیں بتایا، ہمارا خالی ٹرک بھی وہ لوگ روک دیتے پر وہ تو اس کی ہوشیاری اور عقلمندی کی وجہ سے انہیں ہم پر زرا شک نہیں ہوا اور جانے دیا جبکہ پیچھے والے ٹرک کو ہمارے خریدے پولس

افسران نے تو جانے دیا تھا پر وہاں صرف پولس موجود نہیں تھی، بلکہ ہمارے خریدے ہوئے پولس والوں کو بھی شاید یہ خبر نہیں تھی کہ مکمل پلیننگ کے تحت وہاں یہ سب ہوا ہے ورنہ سب ٹھیک چل رہا تھا، چیک پوسٹ سے بھی نکل گئے تھے ہمارے ٹرکز۔ پر پتہ نہیں کیسے اچانک حملہ ہوا اور یہ سب۔" زمین پر گھٹنوں کے بل ہاتھ جوڑے بیٹھے ساری تفصیل بتائی۔

"ایک دفعہ بتا دیتا بس مجھے پھر دیکھتا سالا کیسے جانے دیتا میں وہ سب۔۔ کیا یار تو نے یقین نہیں کیا مجھ پر۔" پاشا جو پاس کھڑا زی کو تو کبھی سامنے کھڑے سلطان کو دیکھ رہا تھا افسوس سے بولا۔

زی نے لحظے بھر کو ایک نگاہ پاس کھڑے پاشا پر ڈالی تھی۔ ایک سرسری سی لیکن خطرناک ترین نگاہ۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ششششش!!زی معافی!معافی!" زمین پر بیٹھے اسلم نے اسے ڈرتے ڈرتے چپ رہنے کو کہا اور خوف سے زی کی جانب پاؤں پر جھکا۔اس طرح کے سر اس کے پاؤں سے ٹچ نہ ہونے پائے،اس کو بولتے دیکھ اسے نئے سرے سے خوف لاحق ہوا تھا،جب زی بولتا ہے تو بس یا تو وہ بات کرتا ہے جس سے زی کچھ پوچھے یا پھر خاموشی اور یہ لڑکا مروائے گا یہ سب کو۔

ہمم!!جاؤ یہاں سے اور انہیں بھی لے کر جاؤ۔"اس کے بیوی بچوں کی طرف اشارہ کرتے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شکریہ زی شکریہ!!" کہتا اپنی بیٹی کو اپنے سے لگاتے باہر بھاگا۔

اور تم!تم بھی جاؤ۔"اس کے بعد پاشا کو دیکھتے اسے بھی جانے کے لیے کہتے وہ واپس اپنی جگہ پر جا کر بیٹھا۔

اس کے کہتے ہی پاشا بھی اسلم کے پیچھے باہر نکلا۔

"کیوں کرتا ہے ایسے کام؟ آج جان بچ گئی ہر بار تو رحم نہیں آئے گا نہ اس شیطان صفت آدمی کو۔ چھوڑ دے پھر کہہ رہی ہوں۔"

"نہیں چھوڑ سکتا!!!! ایک بار جو اس دلدل میں پھنس گیا پھر اسے صرف موت ہی اسے اس سے نکال سکتی ہے۔" بیوی کے کہنے پر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا۔ اسے روتا دیکھ اس کی بیوی نے اپنا سر تھاما۔

پاس کھڑی چھوٹی سی اس کی بیٹی بس حیران پریشان باپ کو روتا دیکھ اس کے پاس آئی تھی اور اس کے آنسوں پونچھتے اسے چپ کرانے کی کوشش کرنے لگی۔ بیٹی کے ننھے ننھے ہاتھوں کا گالوں کو چھونا تھا کہ وہ اور زیادہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

"وزٹ سر یہ رپورٹ میں نے تیار کر دی ہے.. باقی کی ڈیٹیلز آپ کو سر اسد دے دیں گے۔ اچھی رہی اور اسٹوڈنٹس نے بھی کافی انٹرسٹ شو کرتے ہوئے. بہت اچھی فائلز تیار کی ہیں۔" عناب نے ڈین کو اپنی رپورٹ فائل دیتے ساری معلومات سے آگاہ کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"مجھے خوشی ہے کہ بچوں نے اس سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے کافی اچھا کام کیا ہے.. اور آپ نے بھی ہمیشہ کی طرح بہت اچھے طریقے سے سب دیکھا.. ایک اچھی اسٹوڈنٹ تو آپ تھیں ہی اس یونیورسٹی کی، بٹ آپ ایک اچھی استاد بھی ہو۔ اور یہ بات آپ نے کئی بار ثابت کی ہے۔" ڈین جو واقعی اس سے ہمیشہ سے متاثر ہوتے آئے تھے، اس کی جانب دیکھتے بولے۔

”تھینک یو سر بٹ اس یونیورسٹی نے بھی مجھے بہت سے مواقع فراہم کیے ہیں اپنی قابلیت کو اجاگر کرنے کے اور یہ میں کبھی نہیں بھول سکتی۔“وہ بھی دل سے شکر گزار تھی ان کی کہ انہوں نے بنا کسی ایکسپرینس کے اسے یہ موقع دیا تھا۔

”میں چلوں سر اب؟ میری کلاس ہے۔“اجازت چاہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

”جی جی بلکل! ایک منٹ! ایک بات اور.. وہ اس دن اس معاملے کو ختم کرنے کے لیے تھینک یو سو مچ، ورنہ یونیورسٹی کی بہت بدنامی ہوتی۔“پین کو رکھتے آنکھوں میں تشکر کا احساس لیے اس کی طرف دیکھا۔

"پلیز سر! میرا بھی نام جڑا ہے اس یونیورسٹی سے، میرے لیے بھی اتنی ہی اہم ہے اس کی ریپوٹیشن سو پلیز ڈونٹ۔" کہتے کرسی سے اٹھی۔

اس کی بات سنتے ڈین کے چہرے پر ایک پر شفیق سی مسکراہٹ آئی تھی۔

"غزوان! کل مسٹر راؤ کی کال آئی تھی، وہ ملنا چاہ رہے تھے کسی کام کے سلسلے میں تو آج دیکھ لینا۔ میں نے کہہ دیا تھا کہ آجائیں۔" داؤد صاحب نے اسے آفس کے لیے جاتے دیکھ بتایا۔

"!اوکے بابا! میں دیکھ لوں گا ڈونٹ وری"

اوکے ماں اب میں نکلتا ہوں۔ دادی اٹھ جائیں تو انہیں کہیے گا کہ روہان آئے گا ابھی"
"تھوڑی دیر میں آفس سے واپس تو اس کے ساتھ ڈاکٹر کے چلی جائیں۔

"ٹھیک ہے بیٹا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آپ لوگ کیسے ہیں اب؟؟"نین نے کل یہاں آئی لڑکیوں کو دیکھتے پوچھا۔"

"بہتر ہیں۔ کیا ہم اپنے گھر جا سکتے ہیں؟؟"

،جی بلکل بس آج شام تک چلی جائیں گی آپ لوگ۔"جہاں سب کے چہروں پر خوشی تھی" کچھ کے چہروں پر ساتھ ہی پریشانی بھی تھی اپنے قبول ہونے یا نہ ہونے کی پر ایک اچھی امید بھی سب کو تھی وہیں ان سب میں اس چھوٹی سی بچی کو واپس لوٹنے کا خوف کھائے جا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اور اگر کوئی جانا نہ چاہے تو؟؟"ان میں سب سے چھوٹی ایک بچی کے منہ سے یہ سوال سنتی" وہ حیران ہوئی۔

کیوں بیٹا؟ آپ کو گھر نہیں جانا؟؟"نین نے اس کی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے پیار سے" پوچھا۔

نہیں!!"ایک لفظی جواب دیا گیا۔"

ٹھیک ہے نہیں جائیں یہیں رہیں جب تک دل چاہے۔"اس کی آنکھوں میں کوئی احساس نہ دیکھتی وہ ٹھٹکی ضرور تھی پر مسکرا کر جواب دے گئی۔

جب تک؟؟ ہمیشہ نہیں؟؟"وہ پچی پتہ نہیں کیا سننا چاہتی تھی۔"

Clubb of Quality Content!

ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔بس خوش!!"اس کے گال پر چٹکی بھرتے وہ محبت سے وہ ہی بولی" جو وہ پچی سننا چاہتی تھی۔اس کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی جسے وہ گلے میں اتارتی نارمل رہی۔

”تھینک یو!“اب تک پہلی بار اس کے چہرے پر مسکراہٹ تو نہیں پر زرا نرمی اور کچھ پسندیدگی کا احساس نظر آیا تھا۔اسے ہاتھ سے اپنے قریب کرتے اپنا چہرہ اس کے گال کے قریب لاتے نین کے گال پر پیار کیا۔

”آپ بہت اچھی ہیں۔اور۔۔۔“کہتے رکی۔

نین نے آئی بروا اٹھائی۔جیسے پوچھنا چاہا ہو کہ اور؟

”اور پیاری بھی۔“اس کی بات سنتے نین کا ایک جاندار قہقہہ ہوا میں بلند ہوا۔

”ہاہاہاہا!!!اور آپ بہت زیادہ کیوٹ ہو۔“اس کے گال پر پھر سے چٹکی بھرتے وہ اس کے دونوں گال باری باری چوم گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سب نے یاسیت سے اس بچی کی جانب دیکھا کہ جو زیادہ سے زیادہ چودہ سال کی معلوم ہو رہی تھی اور ان حالات نے اس کی شخصیت پر ایک گہرا اثر چھوڑا تھا۔ جہاں وہ لڑکیاں اس گزرے واقعے کے بعد سنبھل نہیں پا رہی تھیں وہاں اس بچی پر کیا گزر رہی ہو گی وہ ان لوگوں سے بہتر کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا کہ وہ خود اس گزر رہی تھیں۔

نین نے ایک مرتبہ اداس سی نگاہ ان سب پر ڈالتے مسکراتے ہوئے انہیں گارڈن میں چلنے کے لیے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ ابھی کاریڈور میں تھی جب اس کو اپنے پیچھے کسی کے قدموں کا گمان ہوا۔ وہ یکدم پیچھے مڑی پر پیچھے پلٹنے پر کسی کو نہ پاتے اپنا وہم سمجھتی سر دائیں بائیں ہلاتی کلاس میں داخل ہوئی۔

روز کے معمول سے زرا الگ آج کلاس میں کافی خاموشی تھی۔ لیکن کلاس میں صرف چند لڑکیاں بیٹھی تھیں۔ اسے دیکھ کر حیرت ہوئی تھی کیونکہ چاہے جتنا بھی تنگ کریں پر اس کی کلاس میں موجود سب ہوتے تھے، اس کا کوئی بھی لیکچر کوئی مس نہیں کرتا تھا پھر آج اتنی کم اسٹرینتھ دیکھ کر اس نے اسٹوڈنٹس کی جانب دیکھتے ایک لڑکی سے پوچھا۔

"باقی سب کہاں ہیں؟؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ میم !وہ آج دراصل فٹ بال کا فائنل میچ ہے اور ہماری کلاس کی ٹیم فنالے میں کھیلنے والی ہے تو سب گراؤنڈ میں ہیں۔ اٹس آفیشل میم !دوسری یونیورسٹیز بھی آئی ہوئی ہیں اور آج فائنل میچ ہماری یونیورسٹی اور سٹی یونیورسٹی کے بیچ ہے۔۔ آج تو ڈین نے اوف کی نوٹیفیکیشن جاری کر دی تھی، سب ٹیچرز کو پتہ تھا آج تو کوئی بھی کلاس لینے نہیں آیا۔ "عناب کو بتاتے آخر میں اس نے تمہید باندھی۔

لیکن اس کی بات سنتے عناب کو یاد آیا کہ اسے نوٹیفیکیشن آئی تو تھی۔ اس کے دماغ سے نکل گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"یس یس آئی نو !I just forget about it , you all may go ..n enjoy " انہیں نرمی سے کہتے وہ سامان اٹھانے لگی۔

میم مے آئی ہیلپ یو؟ "اس میں سے ایک لڑکی نے آگے بڑھ کر اس کا سامان اٹھانا چاہا۔"

ارے نہیں نہیں ٹھیک ہے میں اٹھالوں گی آپ لوگ کام کرو اپنا۔"اسے مسکرا کر دیکھتے" منع کرتی ہوئی سامان اٹھاتی باہر کی جانب بڑھی۔

یار آج تو کوئی کلاس نہیں ہو رہی ہے، چلو ہم بھی چل کر میچ دیکھتے ہیں سب ٹیچرز بھی وہیں" گئے ہیں۔"ہانیہ اسے اسٹاف روم میں بیٹھے دیکھ کر بولی۔

Clubb of Quality Content!

نہیں تم جاؤ مجھے زرا کچھ کام ہے اچھا ہے وہ کر لوں گی اب وقت ملا ہے تو۔"عناب نے" کہتے لیپ ٹاپ کھولا۔

!!!پلیز عناب!!! اٹھو بس تھوڑا سا دیکھ کر آجائے گے... بہت اچھا میچ چل رہا ہے چلو نا پلیز"

زبردستی اسے اٹھاتی ہوئی بولی۔"

"... تم میں اور داریہ میں نا کوئی فرق نہیں ہے، بچوں کی طرح کی حرکتیں ہیں تمہاری بھی

چلو۔" کہتے اسے گھورتی اپنی سیٹ سے اٹھی۔ سر پر سے مسلسل پھسلتے دوپٹے سے تنگ

آکر اسے صحیح سے بازوں پر پھیلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اسی لیے مجھے یہ شیفون کے دوپٹے زہر لگتے ہیں ٹکتے ہی نہیں۔" اپنے آپ سے بڑبڑاتے"

اس کے ساتھ چلی۔

یار عناب آج موسم بھی کتنا حسین ہو رہا ہے نا؟؟ مجھے تو لگ رہا ہے کہ آج بارش ہو گی"

یقیناً، دیکھنا تم.. اوہ نو! اب پلیز جلدی نکلنے کی نہیں کرنا، یہ صرف میری سوچ ہے ورنہ ایسی

کوئی نیوز نہیں ہے سو پلیز لیٹس انجوائے.. مجھے پتہ ہے تمہاراا انجوائے منٹ سے کوئی تعلق نہیں پر میرا ہے سو کمپنی دو چلو۔"اپنی بات پر اس کا کوفت زدہ چہرہ دیکھتی وہ خود ہی اپنا آگے کا فقرہ طویل کرتی اس کے ہر بہانے کو ختم کر گئی۔

اب اگر تم چپ نہیں ہوئی تو یہاں سے آگے کا راستہ اکیلے تہ کروں گی۔"آنکھیں دکھاتے" اسے وارن کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اچھا نا!! عجیب۔"منہ بناتے چپ ہوئی۔"

آج واقعی موسم صبح سے بہت حسین اور دلکش ہو رہا تھا اور ایسا ہی لگ رہا تھا کہ ساون اب برسا کہ تب برسا، ہلکی ہلکی سی دھوپ کا نکلنا اور اچانک ہی سورج کا بادلوں میں چھپ کر ہر طرف ایک چھاؤ پھیلا دینے کا منظر بہت ہی دلکش لگ رہا تھا۔اب تو کالی گھٹائیں بھی

آسمان پر اپنی جھلک دکھاتی اپنے برسنے کا انتظار کرتے لوگوں کو گدگدیانے پر مجبور کر گئیں تھیں۔

چیف گیسٹ ابھی تک آئے نہیں؟؟"اسپورٹس ڈپارٹمنٹ کے کوچ آپس میں بات کرتے پریشان نظر آرہے تھے۔"

ڈین نے خود پرسنلی کال کی تھی انہیں؟؟؟"ایک نے دوسرے سے پوچھا۔"

"ہاں ہاں!!بلکل میں خود وہیں تھا اس وقت۔"

"ان امیرزادوں کا یہ ہی حال ہے اپنے آگے کسی کو کچھ نہیں سمجھتے۔"

نہیں وہ ایسا نہیں ہے، اپنی بات کا پکا ہے، جا کر پوچھ لیں سے کہ اس نے ہاں کی تھی آنے کے لیے؟ اگر ہاں تو کوئی طاقت اسے آنے سے نہیں روک سکتی اور اگر نہ 'تو کسی میں اتنا دم نہیں کہ اسے یہاں لا سکے۔" ان دونوں کوچز کو آپس میں اس کے بارے میں اس طرح کی باتیں کرتے دیکھ ایک سینئر کوچ کی پیشانی پر بل پڑے تھے۔

"وہ یہاں کے بہترین اسٹوڈنٹس میں سے ایک اسٹوڈنٹ رہ چکا ہے اور یہ جو اتنی تعداد میں ٹرافیاں اور میڈلز نظر آرہے ہیں نا اس یونیورسٹی کے، یہ سب اسی کی مرہونِ منت ہے۔ آئندہ سوچ سمجھ کر بات کرنا، اس یونیورسٹی کو نیشنل لیول تک پہنچانے والا پہلا وہ ہی شخص ہے، فٹ بال کا بہترین کھلاڑی۔" اس کے بارے میں بات کرتے ان کی انکھوں میں ایک الگ ہی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فخر نظر آرہا تھا اور چہرے سے عیاں تھا کہ کس قدر فخر اور عزت کے قابل تھا وہ شخص کہ جس کے بارے میں بات کرتے اس کے اساتذہ کا سر فخر سے بلند ہو جائے تو پھر وہ خود کیا ہو گا۔

لیکن یہ بھی سچ ہے کہ ایسے استاد بھی قسمت والوں کو ملتے ہیں۔ اساتذہ کو ایسے ہی تو ماں باپ سے تشبیہہ نہیں دی جاتی، ایسے ہی تو ان کو ماں باپ کا مقام نہیں ملا۔ استاد کا تو ایسا ہونا چاہیے کہ وہ شاگرد کا ہاتھ پکڑ کر اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے، وہ اپنی سختی میں بھی مٹھاس رکھے اور اپنی نرمی میں بھی نصیحت۔ وہ اپنی محنت کو صرف ایک نوکری نہ جانے، استاد تو شخصیت ساز ہوتے ہیں پر کب یہ شخصیت سوز بن گئے پتہ ہی نہیں چلا، وہ جو ملک کا معمار ہیں جن کو آج کل کتنے ہی استاد اس طرح تباہ کر دیتے ہیں کہ پھر وہ بچے کبھی کھڑے نہیں ہو پاتے اور پھر سب آتا کا پر ہے ؟ان ہی بچوں پر ! گھر کا غصّہ بچوں پر اتارنا پرنسپل نے کچھ کہہ دیا اس کا غصّہ بھی بچوں پر، آخر کیوں ؟؟ کب تک ؟؟ان کے لہجے میں سختی ہے مگر تربیت نہیں، ان کی آنکھ میں غرور ہے مگر بصیرت نہیں۔ استاد کو تو ماں کی

طرح رحم دل، شفیق باپ کی طرح نرم ہونا چاہیے، جو ڈانٹ کر بھی سینے سے لگاتا ہے، جو دھوپ میں بھی کھڑا کرے تو سایہ ڈھونڈ کر۔ مگر اگر وہی استاد اپنی زبان کو زہر بنالے، اپنے رویے کو بوجھ بنادے تو پھر شاگرد کیسے سنورے؟ پہلے استاد بچوں کی کھال اتار دیا کرتے تھے پر زخم مندمل ہوتے درد بھلا دیتے تھے اور آج استاد اپنے لفظوں سے بچوں کے نازک وجود پر وہ چابک مارتے ہیں کہ جس سے ان کے جسم پر ایک نشان نہیں آتا لیکن ان کی روح کو زخموں سے چور کرتے ان کی زندگی کو ان کے لیے ناسور بنادیتے ہیں۔ استاد کا درجہ عظیم ہے، بس شرط یہ ہے کہ وہ واقعی استاد ہو...! اچھے اور محبت کرنے والے استاد بہت کم ہیں پر جو بھی ہیں وہ ایک سرمایہ ہیں کہ جن کے ہونے سے یہ دنیا میں بچی کچی اچھائی بھی باقی ہے، اگر ہم وہ خوش قسمت ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ان کی قدر کریں۔ اچھے استاد ملنا بھی ایک نعمت ہے اور ایسی نعمت کہ جس کا شکر ادا ہی نہیں ہو سکتا، یہ تو ایسی نعمت ہے کہ جس کا صدقہ دیا جائے۔

نوولز کلب
Clubb of Quality Content!

عناب اور ہانیہ جو یہاں سے گزرتے اوڈینس کی نشستوں کی طرف بڑھ رہی تھیں ان کی آواز سنتے وہیں رک گئیں۔

چیف! ہم نے ڈر گز اے این ایف کو پہنچا دیے تھے،اب آگے ان کا کام ہے، لیکن لڑکیوں" کو ان کے گھر ہی پہنچایا جائے گا اس سے پہلے ہم انہیں کہیں نہیں بھیج سکتے تو بہتر ہو گا کہ آپ مجھے اس کے لیے انسسٹ نہ کریں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اکثم تم پاگل ہو گئے ہو؟ تم ایسے کرو گے تو وہ جو تمہارے ہونہار ایجنٹس ہیں وہ تو میرے" سر پر چڑھے گے ہی۔۔کم اون بی پروفیشنل انہیں ہم اپنی کسٹڈی میں نہیں رکھ سکتے یہ ہمارا کام نہیں ہے۔"

میں اپنی بات کہہ چکا ہوں۔ اور سارا کام ہو چکا ہے انہیں ان کے گھر تک پہنچانے کا لہذا" کسی کو ضرورت نہیں ہے اس بات کی فکر کرنے کی۔ ایک دو دن تک سب اپنے گھر پہنچ جائیں گی، ڈاکیومنٹ ورک از آل ڈن بلکہ میں ڈپارٹمنٹ بھیج چکا ہوں اور آفیشلز سے بات ہو چکی ہے میری۔ اور سب کچھ لیگل وے میں ہی ہو رہا ہے سو ڈونٹ وری، آپ ہی کے اعلی وکیلوں کی فوج میں سے ایک وکیل نے ہی سب لیگل ورک کیا ہے۔

باقی انٹیروگیشن کہاں تک پہنچی ہے وہ پوچھ کر آپ بتا دیں تو اچھا ہو گا ورنہ یہ کام بھی ہمیں اور evidences ہی کرنا ہو گا۔ جو ٹاسک ہمیں دیا گیا ہے اس کے لیے یہ witnesses بہت اہم کڑی ہیں۔"

تم کیا حکم صادر کیے جا رہے ہو پاگل ہو گئے ہو تم لوگ!! میں کس طرح سے سمجھاؤ گا ان" لوگوں کو؟ اتنا ہی آسان لگتا ہے تم لوگوں کو یہ سب کرنا۔ مجھے جواب دینا ہوتا ہے آگے۔ اور

کون ہے جس نے ہائیر ز کی اجازت کے بنا تم لوگوں کی مدد کی ہے؟؟"وہ اپنی سیٹ سے کھڑے ہو گئے تھے۔

"مجھے آپ خود ہی پوچھ لیں۔ اور آپ سے پہلے بھی کہا تھا کہ ہم اسی طرح کام کرتے ہیں، مجھے آپ کے ان ڈپارٹمنٹز اور فورسز پر یقین نہیں ہے، سوری ٹو سے پر ہماری بہت سی باتیں لیک ہوئی ہیں۔ مجھے اپنے ملک کی عوام کے ساتھ ساتھ اپنے ساتھ کام۔ کرتے ساتھیوں کی جانیں بھی اتنی ہی عزیز ہیں۔ مجھے پتہ ہے کہ آپ یہ ہی چاہ رہے ہیں کہ میں وہ تین آدمی آپ کی حراست میں دے دوں پر سوری یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ جب کوئی میرے پاس ہے ہی نہیں تو کیسے دے دوں۔ میں سب وٹنسز، ڈرگز، ایویڈنسز سب کچھ بھیج چکا ہوں۔ اب آگے کا کام آپ لوگوں کا ہے، اس سے زیادہ میں کچھ نہیں بتا سکتا۔"

جس قدر اطمینان سے کہتے وہ اپنی بات سے پلٹا تھا یہ دیکھ کر چیف اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہیں دو گے؟؟" آخری کوشش کی گئی۔ "

ہیں ہی نہیں۔ "سامنے والے کا سکوں قابِل دید تھا۔ کیوں نہ ہو وہ اکثم میر تھا سکون سے "

لوگوں کا سکون غارت کرے والا۔

اوکے سر! اللہ حافظ! میں زرا آرام کر رہا تھا تو اگر آپ کی اجازت ہو تو۔۔۔ اور ایک بات "

اور کہ پوچھیے گا ضرور کہ وہ کون ہے جس نے سب لیگل ورک سر انجام دیا ہے اور پلیز اس

بار اس سے باز پرس ضرور کیجیئے گا، کیونکہ میں نے سنا ہے کہ اس کے سامنے کوئی کچھ نہ بولنا

ہی بہتر سمجھتا ہے۔۔ اپنے حق میں۔۔" کہتے فون کی جانب دیکھا۔

جواب ٹٹٹٹ!! کی آواز سناتا سامنے والے کی کیفیت بیان کر رہا تھا۔

رعد نے مسکرا کر موبائل بند کیا۔

غاز! کچھ اگلا اس نے؟؟" غاز جو ابھی ڈارک روم سے نکلا تھا اپنے مسلسل بجتے فون کی جانب بڑھتے، اٹھاتے کان سے لگا گیا۔

"جی، کچھ اہم لیڈز ملی ہیں، میں نے آپ کو بھیجی ہیں چیک کریں لیکن کچھ ڈاؤٹس ہیں جو ایبی کلئیر کرسکتا ہے، آپ اس سے ڈسکس کریں کہ اب اسے آگے بڑھنا چاہیے تاکہ ہمیں further information مل جائے تو ہم اپنا اگلا لائحہ عمل انجام دے سکیں۔ ایک اور بات ہے اس کے پاس سے ایک چپ نکلی ہے جس میں کوڈ ورڈز میں لکھی کچھ فائلز ہیں، کوڈز مختلف زبانوں کے الفاظ استعمال کر کے بنائے گئے ہیں۔۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ بریک ہو جائیں۔۔ کچھ الفاظ جوڈی کوڈ کر چکا ہوں، اس میں شہر کی جانی مانی "ایم اے

یونیورسٹی" کا نام سامنے آیا ہے، کچھ لوگوں کے نام ہیں لیکن جہاں تک میرے پاس وہاں کی معلومات ہے یہ نام ان میں شامل نہیں ہیں، کچھ ڈیٹس بھی ڈی کوڈ ہوئی ہیں، پر صحیح سے سمجھ نہیں آرہا ہے کہ آخر کیا لکھا گیا ہے۔۔بٹ وی ول ڈی کوڈ اٹ۔۔" اپنے مخصوص پتھریلے لہجے میں وہ مقابل کو ساری تفصیل بتاتا چلا گیا۔

ڈیٹس گریڈ غاز، آئی جسٹ چیکڈ یور میل، ہمیں ان تک پہنچنا ہے اپنی ہاؤ کیسے بھی، وی ہیو" ٹو۔۔گو اینڈ چیک، وہاں ضرور کچھ نا کچھ ملے گا کوئی کلو تو ہو گا جو ہماری ہیلپ کر سکے، ایک "ایک پر نظر رکھو۔ آج کا یہ موقع ہاتھ سے نہیں جانا چاہیے غاز۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اوکے رعد، ڈونٹ وری۔۔ ایبی کو بھی انفورم کر دیا ہے میں نے۔۔ اس کے مطابق وہاں" ان ناموں کا کوئی شخص موجود نہیں ہے۔ فیکلٹی میں، اسٹوڈنٹس کسی میں بھی نہیں۔ پر اگر یہ نام۔ اس یونیورسٹی کے نام کے ساتھ ہیں تو کچھ نا کچھ کنیکشن تو ضرور ہو گا اور یہ جاننا ہمارے

لیے بہت ضروری ہے اب یہ ہی لوگ ہمیں ہماری آگے کی منزل تک پہنچائے گے۔ "اس ایک کلیو کا ملنا بھی ان کے لیے اس وقت غنیمت تھا کیونکہ اس بار جس ہوشیاری سے زمانے والا کھیل کھیل رہا تھا، اس کا کہیں نہ چونکنا یہ صاف ظاہر کر رہا تھا کہ اس بار دشمن عام ہے نہ اس کا مقصد اور اسی مقصد تک پہنچنے کے لیے اس سے جڑی ایک ایک کڑی بھی بہت اہمیت کی حامل تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بلکل، آل دی بیسٹ!!" کہتے فون رکھا۔"

"!!!غزوان! غزوان"

"یار تمہیں کیا لگتا ہے کون جیتے گا؟؟"

"کوئی بھی جیتے پر یہ مغرور آدمی نہیں جیتنا چاہیے۔"

"کیا چڑ ہے تمہیں اس سے اور بس لاسٹ منتھ ہے چلا ہی جانے والا ہے وہ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بس اس کی شکل نہیں پسند مجھے۔"

حد کرتی ہو تم بھی!! کبھی کچھ کہا نہیں اس نے کبھی کوئی بات نہیں ہوئی بس خود ہی کچھ بھی۔۔"

"اس کی شکل پر وہ غرور دیکھا ہے تم نے؟ کہ جیسے ساری دنیا اس کے قدموں کی دھول ہو، ہر بار ٹاپ کر کے اور یہ ٹرافی جیت کر پتہ نہیں کیا سمجھتا ہے اپنے آپ کو کی آنکھیں نیچے ہی نہیں آتی ہیں اس مغرور آدمی کی اور ویسے بھی ایسے لڑکے۔۔"

"ایسے لڑکے؟؟"

"کچھ نہیں رہنے دو۔۔ تم میچ دیکھو۔"سامنے وہ اپنی تمام تر وجاہت لیے گول کرنے کے بعد ماتھے پر آئے اپنے بالوں کو پیچھے کر رہا تھا جو پسینے سے اس کی پیشانی پر چپک رہے تھے۔ ایک نظر آڈینس پر ڈالی تھی اسی اثنا میں غیر ارادی طور پر دونوں کی نظریں ملی تھیں۔ ایک نے چڑ چڑے انداز میں تو ایک نے بنا کسی جذبے کے آنکھیں پھیر لیں۔

"کہاں کھو گئیں؟؟"

وہ جو کوچ کی باتیں سن کر ماضی میں چلی گئی تھی۔ہانیہ کے پکارنے پر حال میں لوٹی۔

"ہمم!!چلو۔"

مجھے پانی پینا تھا،باتوں ہی باتوں میں بوتل لانا بھول گئی تم بیٹھو۔میں لے کر آتی ہوں۔۔"ہانیہ سے کہتی وہ اپنے لیے پانی لینے کے لیے اٹھی۔بے دھیانی میں وہ فٹ بال کورٹ کے کافی قریب سے نکل کر جانے لگی اور ویسے بھی ٹیچرز کی سیٹس فرنٹ پر ہی تھیں۔ اس کا دھیان کہاں تھا کہ ہوا میں اڑتی فٹ بال جو ابھی اس کے منہ پر لگتی سامنے والے کو اپنی قسمت پر رونے پر مجبور کر دینے کے در پر تھی۔

گراؤنڈ میں بیٹھے ہر شخص نے کبھی اس نازک سی لڑکی کو دیکھا تھا تو کبھی اس فٹ بال کو جو اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔

ایک لمحے کے لیے سب کی دبی دبی سی چیخ پورے گراؤنڈ میں گونجی تھی لیکن اگلے ہی لمحے سب کے پریشانی سے کھلے منہ، سکون کا سانس لیتے بند ہوئے۔ واقعی اگر وہ پوری طاقت سے پھینکی گئی بال اگر آج اس کے لگ جاتی تو شاید پورا جبڑا ہل کر رہ جاتا۔

اٹس اوکے بوائز! کیری اون بٹ بی کیئر فل نیکسٹ ٹائم۔" بڑی مہارت سے اس کے" نازک سے چہرے پر لگنے والی بال کو کیچ کرتے واپس ان کی جانب اچھالتے سرد نظروں سے انہیں دیکھتے عام سے لہجے میں کہتا اس کی جانب گھوما۔

ٹھیک ہیں ؟؟ آنکھیں تو کھولیں محترمہ! اور ذرا خیال سے چلیں کیوں آس پاس چلتے" پھرتے لوگوں کی موت کی وجہ بننا چاہ رہی ہیں۔" وہ جو سب کی آواز پر بال کی جانب متوجہ

ہوئی تھی، کچھ نا سمجھ آتے بس آنکھیں میچ گئی تھی اس کی یہ بات سنتے اور بال کو اپنے چہرے پر محسوس نہ کرتے اپنی آنکھیں کھول گئی۔

ہو!!! شکر!!! اممم!!! آآآپ؟؟" آہستہ آہستہ اپنی سنہری ہلکی ہلکی دھوپ کو میل کھاتی" آنکھیں وا کرتی بولی۔

جی میں! کہاں دھیان تھا محترمہ؟ اپنا نہیں تو دوسروں کا ہی خیال کر لیں۔" پل میں اس" کی آنکھوں کے جادوئی طلسم سے نکلتے، آئی بروز اٹھاتے گہری نظروں سے اسے دیکھتے، انتہائی نرمی سے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"مطلب کیا ہے آپ کا مسٹر ؟؟اور چوٹ مجھے ہی لگنے والی تھی تو بھلا دوسروں کی موت ان کے نقصان کا یہاں کیا ذکر؟؟ عجیب!!" ایک تو اس واقع سے وہ پہلے ہی خجلت کا شکار تھی اور پھر اس کی سر پر سے گزرتی باتیں اسے سخت جھنجھلاہٹ کا شکار کر رہی تھیں۔

"محترمہ!ہیں تو آپ معصوم شیرنی پر پتہ نہیں کبھی کبھی اتنی بے وقوفی کا مظاہرہ کیسے کر لیتی ہیں۔" نظروں کا زاویہ بدلتے اس نے سامنے کھلاڑیوں کی جانب دیکھا تھا۔سامنے کھڑی لڑکی کو اس کی بات کافی حد تک سمجھ آرہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اوہ!! آپ کہیں کہ غنڈے ہیں کیا؟؟ اچھے بھلے پڑھے لکھے گھرانے کے ہیں کیوں ایسی حرکتیں کر کے اپنی رپیوٹیشن گرانا چاہتے ہیں۔میں تو چلیں پھر آپ کی اصلیت سے باخبر ہوں یہ جوان لوگوں میں ایک عزت ہے اسے قائم رہنے دیں۔بگڑے مغرور،امیر زادوں

والی حرکتیں تو ہیں ہی اب غنڈہ گردی کر کے کیا دکھانا چاہتے ہیں؟“ آج تو بنا لحاظ کے سارے حساب بے باک کر رہی تھی وہ۔

”سر آیے سر پلیز، معذرت آپ کو یہ سب۔۔ آپ چلیں پلیز۔۔“ وہاں موجود انتظامیہ میں سے ایک شخص آگے آتے اس سے معذرتی انداز میں کہتے لے جانے کے لیے آگے آیا۔

”آپ جائیں میں آجاؤں گا۔“ ہاتھ کے اشارے سے اسے آگے بڑھنے سے روکتے واپس جانے کو کہا۔ وہ آدمی اس کے انداز دیکھتا فوراً پلٹ گیا۔ صاف معلوم ہو رہا تھا کہ ان دونوں کے بیچ یہ مداخلت سامنے کھڑے شخص کو ایک آنکھ نہیں بھائی تھی۔

”ایک تو یہ perception قائم کرنے کی آپ کی عادت، آدھی زندگی تو اسی میں نکل جانی ہے میری۔۔ خیر آج نہیں ابھی موڈ نہیں ہے میرا، پر حساب باقی رہے گا میری

اصلیت کا،خیر ویسے میں اپنی بات نہیں کر رہا تھا یہ جو چلتے پھرتے باڈی گارڈ لے کر گھومتی ہیں نا آپ ان کی بات کر رہا ہوں،وہ دیکھیں۔۔"استہزایہ انداز میں کہتے آنکھوں سے سامنے اشارہ کیا۔

جہاں آبان انتہائی حد تک سامنے کھڑے کھلاڑی کے قریب کھڑا سخت نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔سامنے کھڑے لڑکے کے چہرے پر پریشانی کے آثار عناب کو خفت سے سر جھٹکنے پر مجبور کر گئے۔یہ وہ ہی لڑکا تھا جس سے غلطی سے بال اس کی طرف آئی تھی۔

"آپ ہی دونوں بھائی دونوں عذاب،اور دونوں نے میری ہی زندگی عذاب کی ہوئی ہے۔۔آپ ہی کا بھائی ہے ایسی حرکتیں کر کے ثبوت تو دے گا نا۔۔جائیں خود بھی زرا ہوش کے ناخن لیں اور اپنے بھائی کو بھی انسان بنائیں،دونوں غنڈہ گردی کرتے پھر رہے ہیں۔"برہم انداز میں کہتی پلٹی۔

”اپنے بارے میں کیا خیال ہے ویسے؟ خود جو لوگوں کو ہر بار !!perception ایک اور ایک نئے طریقے سے اپنے طلسم میں قید کر دیتی ہیں؟“ارد گرد سے بہرہ بنا وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں کہتا چلا گیا۔

”کیا بکواس کر رہے ہیں آپ؟“جہاں عناب کے لبوں نے برجستگی سے یہ سوال کیا تھا وہیں مقابل کے جملے پر اس کے قدم اپنی جگہ جامد ہوئے تھے۔

”رہنے دیں محترمہ! آپ کی سمجھ سے بالاتر ہے۔۔“لبوں کے کونے پر ایک نرم سا تبسم بکھرا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایک منٹ!"سامنے والے کی دماغی حالت پر اپنے چہرے کے تاثرات سے افسوس کا اظہار کرتی بنا کچھ کہے،وہ اپنے قدم واپسی کے لیے بڑھا گئی تھی جب اس کے روکنے پر غصّہ ضبط کرتی پھر سے رکی۔

"کیا مسلہ ہے؟؟"جھنجھلاتے ہوئے پلٹی۔

"یہ دوپٹہ سر پر رکھا کریں۔آئندہ خیال رکھیے گا۔"لہجے میں بے تکلف ہوتا وہ اس کا دوپٹہ سر پر ٹکاتے پیچھے ہوا۔ایسے کہ جیسے سارے حقوق موصوف کے پاس محفوظ ہوں۔

"آئندہ مجھ سے دور رہ کر بات کیجئے گا،بلکہ بات ہی نہیں کیجیئے گا۔"دوپٹہ ٹھیک سے سر پر رکھتے،مڑی پھر کچھ قدم آگے جانے کے بعد رکتی پلٹی۔وہ جو گہری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا،اسے پلٹتے دیکھ آئی برو اچکائی،جیسے پوچھنا چاہا کہ کیا؟

ایک بات اور، میری مرضی دوپٹہ سر پر رکھوں یا نہیں، آپ کوئی نہیں ہوتے مجھے یہ بتانے والے۔ آئندہ آپ خیال رکھیے گا۔" اسی کے انداز میں کہتی تیز قدموں سے پلٹتی آگے بڑھ گئی۔

"ہمم!! صحیح ہی ہے، مجھے ہی خیال رکھنا پڑے گا۔" اپنے آپ سے کہتے سر ہلاتے اپنی نشست پر جا کر بیٹھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"یہ دنیا چمکتا ہوا ہیرا ہے جو اپنی چمک دھمک سے کسی کو بھی اپنی طرف مرغوب کر سکتا ہے مگر اس کا ذائقہ موت ہے۔ اس کے قریب سے قریب تر ہونے والا اپنی موت کی طرف قدم رکھ رہا ہوتا ہے۔

"مولا علی (ع) فرماتے ہیں: "دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے۔

قید خانے سے کبھی دل نہیں لگایا جاسکتا جس سے صرف وحشت محسوس کی جاسکتی ہے، جس سے صرف کراہیت محسوس کی جاسکتی ہے۔ جس سے بچنے کا واحد حل اپنے خالق کی عبادت اور اس کے بتائے راستے پر گامزن رہنا ہے۔ جو خدا کے بتائے گئے راستے پر چلتا ہے وہ ہر قید خانے سے ہر تکلیف سے سرخ روح ہو کر باہر نکل جاتا ہے اور اس کے بعد اس کے لیے بہشت کی آزادی انتظار کر رہی ہوتی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس دنیا میں سروائیو کرنے کے بہت سے طریقے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا رکھے ہیں۔ جیسے انسان اپنی روزی اور کمائی کے لیے کوشش کرتا ہے، اچھا کرتا ہے، اللہ کسبِ حلال کو پسند فرماتا ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام میں روزی صرف وہی بابرکت ہے جو حلال

ذرائع سے حاصل ہو۔ اگر کوئی شخص ناجائز طریقوں سے مال کمائے، یا حرام مال کو حلال دکھانے کی کوشش کرے تو وہ دنیا اور آخرت دونوں میں خسارہ اٹھاتا ہے۔

دنیاوی زندگی میں ڈوب کر اس کی چکا چوند سے مرغوب ہو کر، اس کی آسانیوں کا طالب بن کر انسان اس دنیا کو ہی اصل حقیقت سمجھ بیٹھا ہے اور انہی وقتی آسائشوں کے لیے وہ ہر وہ کام بھی کرنے سے نہیں چوکتا کہ جس کے بعد وہ حقیقی زندگی کو اپنے لیے قیدِ مسلسل بنا لیتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اور ایک دوسرے کا مال ناحق مت کھاؤ اور نہ اسے حاکموں تک پہنچاؤ تاکہ تم گناہ کے ساتھ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ کھا جاؤ اور تم جانتے ہو (کہ یہ گناہ ہے)۔" (سورۃ البقرہ 2:188)

اس آیت میں صاف صاف حرام کمائی کی مذمت کی گئی ہے اور اسے بڑا گناہ بتایا گیا ہے۔

پس یہ کہ ہم اپنی عقلوں پر سے اس دنیا کی رنگینیوں کا پردہ ہٹا کر اس پر غور کریں۔

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس نے حرام طریقے سے کمائی کی، وہ مال جہنم کی ایندھن ہو جائے گی۔"

(بہارالانوار)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہ روایت بتاتی ہے کہ جو لوگ جان بوجھ کر حرام کماتے ہیں، ان کا حاصل آخرت میں سزا کا باعث بنے گا۔

امام علی علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا: "حرام کمائی بدترین کمائی ہے۔"(غررالحکم)

کیا اس بد ترین کمائی سے ہم اپنے اور اپنے بچوں کے پیٹوں میں آگ نہیں بھر رہے۔ کیا ہم یہ گمان کر بیٹھے ہیں کہ اس کی ہم سے کوئی پوچھ گچھ نہیں کی جائے گی؟ تو یقیناً ہم اپنے لیے دہکتی ہوئی آگ کا سودا کر بیٹھے ہیں۔ کسی اور کا گھر اجاڑ کر کسی کا مال ناحق کھا کر کیا ہماری اولاد پروان چڑھ سکتی ہے؟ یہ سوالات اپنے ضمیر سے کریں۔"

آج بہت دنوں بعد انہوں نے مسجد کا رخ کیا تھا۔ صبح سے طبیعت بوجھل ہو رہی تھی۔ مولوی صاحب کی یہ باتیں ان کو جھنجھوڑ کر رکھ گئیں تھیں۔ انہیں لگ رہا تھا کہ جیسے وہ صرف ان سے بات کر رہے ہیں۔

آج ان کا دل دماغ کسی کام میں نہیں لگ رہا تھا، اور اب یہ جملے سنتے انہیں ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ان کی گردن کے گرد کوئی رسی لپٹی ہوئی ہے جو اپنی گرفت مضبوط سے مضبوط تر کرتی ، چلی جا رہی ان کی سانسیں کسی بھی لمحے رُکتی انہیں ایک اندھیری کھائی میں پھینک دے گی جہاں سے ان کا نکلنا کسی طور ممکن نہیں ہو سکے گا۔

Clubb of Quality Content!

ان کا چہرہ زرد پڑتا جا رہا تھا۔

بھائی صاحب آپ کا فون، کب سے رنگ کر رہا ہے۔" برابر میں بیٹھے ایک شخص نے ان" کی توجہ فون کی جانب دلائی۔

ہوش میں آتے انہوں نے چونک کر اس شخص کو دیکھا اور پھر موبائل کان سے لگاتے وہاں سے اٹھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

حسان کہاں ہیں آپ؟؟ کب سے کال کر رہی ہوں!! آفس کال کی تھی تو وہاں بھی نہیں" تھے آپ۔ کہاں ہیں اس وقت؟؟ سب ٹھیک ہے؟؟ خیریت ہے؟ پتہ نہیں کیوں پر آج صبح سے میرا دل بہت گھبرا رہا ہے، آپ پلیز جلدی سے گھر آجائیں۔" رخسانہ کی آواز انہیں بہت گھبرائی ہوئی سی لگی۔

ہمم!!سب ٹھیک ہے میں بس مسجد آیا تھا نماز پڑھنے۔ تم کیوں اتنی پریشان لگ رہی ہو؟ کچھ ہوا ہے؟؟ سب ٹھیک ہے نا؟؟" ان کی گھبرائی ہوئی آواز سن کر وہ جو پہلے سے ہی صبح سے بے چینی محسوس کر رہے تھے اب صحیح معنوں میں پریشان ہوئے۔

"ج ج جی جی! سب ٹھیک ہے بس آپ گھر آجائیں۔ بھائی بھی آرہے ہیں۔"

کیا بات ہے رخسانہ؟؟" انہوں نے پھر سے استفسار کیا۔

نہیں کوئی بات نہیں، آپ بس آجائیں۔ اللہ حافظ!" عجلت سے کہتے فون رکھا۔

اللہ حا،، اللہ حافظ! اسے کیا ہوا ہے۔" ان کا جواب سنے بنا ہی وہ فون رکھ چکی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

”داری! میری جان! اب طبیعت کیسی ہے ؟؟اور یہ کیا آپ نے ابھی تک کپڑے نہیں بدلے ؟ابھی اٹھی ہو کیا“ داریہ نے اسے وڈیو کال کی تھی۔

”ایک دم فرسٹ کلاس، آپی! جی بس ابھی تھوڑی دیر پہلے، آپ نے صبح اٹھایا ہی نہیں مجھے۔“ وہ ابھی تک اپنے نائٹ سوٹ میں ہی بیٹھی تھی۔

”آپی کی جان پوری رات بخار میں تپتی رہی ہو، سوئی بھی نہیں تھیں، صبح جب دیکھا تھا میں نے تو بخار کم تھا پر تھا اور تم سو رہی تھیں۔ تو میں نے سوچا کہ آج چلو دیر تک سونے دیا جائے۔ لیکن اتنا لیٹ؟ خیر ناشتہ کر لیا؟“اس کے اتنا دیر تک سونے کی عادت سے عناب کے بہت

چڑ تھی۔ خود تو وہ چھٹی والے دن بھی جلدی اٹھ جاتی تھی اور داریہ کو بھی اٹھادیتی جو کہ واقعی ایک بہت مشکل ٹاسک ثابت ہوتا تھا اس کے لیے کیونکہ چھٹی والے دن داریہ صاحبہ کو اٹھانا ناممکنات میں سے ایک تھا۔

"ہی ہی ہی ہی!! آپی آج آپ نہیں تھیں نا قسم سے اتنا مزا آیا، آرام سے سو کر اٹھی اور جی بس ابھی ناشتہ ہی کر رہی تھی۔" عناب کے انداز پر اس کی کھی کھی کسی طور نہیں بند ہو رہی تھی۔

"گھر آ کر پوچھتی ہوں تمہیں تو۔۔ بہت ہنسی آ رہی ہے۔" اسے مسنوئی گھورتے تھپڑ دیکھاتے بولی۔

سامنے کچھ فاصلے پر ڈین، چیئر مین صاحب اور دیگر اساتذہ کے ساتھ بیٹھا وہ شخص جو کب سے اسے تک رہا تھا، اسکے چہرے کے پل پل بدلتے تاثرات کو دیکھتا اپنی ہنسی روکتے لبوں پر ہاتھ کی مٹھی جما گیا۔

کسی کی نظروں کی تپش اپنے اوپر محسوس کرتی وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا دیکھ رہی ہیں؟ آپی!"اس کا دھیان کہیں اور دیکھ پوچھا۔"

"کہیں نہیں بچہ بس میسج دیکھ رہی تھی اسٹوڈنٹس کا۔"

"!اوہ نائیس"

"چلو اب میں رکھتی ہوں۔"

اوکے آپی!" کہتے فون رکھا۔ فون رکھنے کے بعد اسے ایک سخت گھوری سے نوازا تھا جسے وہ شاید کوئی خراجِ تحسین سمجھتا سر جھکاتے قبول کرتا اسے زہر لگا تھا۔

کتنا ضبط آزمائے گا یہ مغرور آدمی میرا!!" اپنے آپ سے کہتے سر سے پھسلتے دوپٹے کو سنبھالا۔

اس کی یہ کوشش دیکھ سامنے والے کی روح تک سرشار ہوئی تھی۔

لیکن اب کی بار مقابل کی نظریں اٹھنے سے انکاری ہوئیں۔ ان آنکھوں میں موجود سرشاری وہ سامنے بیٹھی لڑکی کو کسی قیمت پڑھنے نہیں دے سکتا تھا۔

وہ غلطی سے بھی اس لڑکی کو اس کے اس عمل پر اس کے اندر تک اترتے اس سکون کو کوئی انا یا اپنی بات ماننے پر اپنی کوئی جیت سمجھنے کی غلطی کرنے نہیں دے سکتا تھا۔ کبھی نہیں۔

اتنے بڑے بزنس ایمپائر کا مالک، اپنی نظروں سے اپنے دشمن کو لقمہ اجل بنانے والا، پتھر دل انسان، سامنے میچ دیکھتی بھیڑ میں بیٹھی اس عام سی لڑکی کے لیے اپنی نظروں کے زاویے کو بھی بہت سوچ سمجھ کر بدل رہا تھا کہ کہیں اس کا کوئی انداز اس لڑکی کو ناگوار نہ گزر جائے۔

"اسلام و علیکم اماں!! کیسی ہیں آپ؟؟ خیریت ہے سب؟؟"

"وعلیکم السلام! میں ٹھیک ہوں میری جان پر تم ٹھیک نہیں لگ رہے؟ کچھ ہوا ہے؟؟"

مہربانو بیگم کو اس کی آواز تھکی تھکی سی لگی تھی۔

"نہیں اماں! ٹھیک ہوں میں مجھے کیا ہونا ہے۔"

بیٹوں کی پریشانی ماؤں سے نہیں چھپ سکتی میری جان!! یا یہ سمجھوں کہ کاش میں سگی "ماں ہوتی تا کہ میرا بیٹا اپنی ہر پریشانی، اپنا دکھ مجھ سے شئیر کر پاتا۔

Clubb of Quality Content

اماں!! یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں، آج کہہ دیا ہے، آئندہ مت کہیے گا، آپ میری ماں ہیں اور" میں آپ کا بیٹا، یہ سگا سوتیلا کیا ہوتا ہے؟ ماں تو بس ماں ہوتی ہے، یا تو ہے یا نہیں! یہ سگا سوتیلا کچھ نہیں ہوتا۔" لمحے میں ان کی بات کاٹا وہ دبی دبی آواز میں بولا۔

پھر بتاؤ ماں کی جان کے کیا مسئلہ ہے ؟؟" انہیں اپنے کہے جملے پر ندامت ہوئی تھی پر اس پر اور بات نہ کرنا ہی انہوں نے بہتر سمجھا۔

"کچھ نہیں اماں ! بس دادا جان کی طبیعت دن بہ دن خراب ہوتی جا رہی ہے، میں اور ساحل خود دوائی، کھانا کھلائیں تو کھا لیتے ہیں ورنہ منع کر دیتے ہیں۔ ہر وقت مایوسی کی باتیں کرتے ہیں۔" اس کا تھکا تھکا سا لہجہ انہیں بہت کچھ سمجھا گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آپ کے شوہر اور ان کی بیوی گھر پر کہاں ہوتے ہیں، پتہ تو ہے آپ کو اور چاچو ؟ انہیں خود اپنے کاموں سے فرصت نہیں ہے۔ میں شاید سب کچھ سنبھالنے میں ناکام ہو رہا ہوں اماں !!" کہتے سر کو پیچھے کرسی کی پشت پر گرا گیا۔

میرا بیٹا اور ناکام دو الگ الگ باتیں ہیں، میرا بیٹا سب کچھ سنبھال سکتا ہے اور سنبھال رہا ہے وہ بھی بخوبی۔ میں آ رہی ہوں کچھ دن میں، پریشان نہیں ہو۔

"نہیں آپ کو کوئی ضرورت نہیں ہے یہاں آنے کی، دن رات ان کی شکل دیکھ کر گھٹنے کی۔" کرسی کی پشت سے سر اٹھاتا سیدھے ہو کر بیٹھتا وہ برہم ہوا۔

"کیوں ضرورت نہیں ہے، اور بھلا میں ان کی شکلیں کیوں دیکھوں گی، میں تو اپنے بیٹے کی شکل دیکھ دیکھ کر خوشی سے جیوں گی۔" اپنے آنسو پونچھتے بولیں۔

"پر اماں؟؟" اس نے پھر کچھ کہنا چاہا۔

اماں کی جان۔ اماں تمہارے پاس آکر زیادہ سکون سے رہے گی۔"اسے اطمینان دلانا چاہا۔"

اوکے اماں جیسا آپ کو ٹھیک لگے۔" کہتے فون رکھا اور پاس رکھی سگریٹ لبوں پر رکھتے سلگائی۔

مہربانو بیگم ہاشم یزدانی کی پہلی بیوی تھیں اولاد نہ ہونے کی وجہ سے انہوں دوسری شادی شہلا یزدانی سے کی جن سے ان کے ہاں زین یزدانی نے جنم لیا۔ لیکن شہلا کو اس سب سے کوئی لینا دینا نہیں تھا انہیں زین صرف ایک بوجھ سے زیادہ کچھ نہیں لگا تھا جو انہیں ان کے پاؤں کی بیڑیاں لگتا تھا، ہر وقت دھتکار مارنا، دور کرنا، راتوں کو پارٹیز میں جانا سارا سارا دن سونا۔ اس سب کو دیکھتے ہوئے آہستہ آہستہ زین مہربانو کے قریب ہوتا گیا اور انہوں نے بھی زین کو ایسے سینے سے لگایا کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے ان ہی کی گود کے لیے زین کو بھیجا ہو، زین کی شکل میں انہیں ایسا لگا تھا کہ خدا نے ان کے صبر کا اجر دے دیا ہو۔ بس پھر وہ زین کی اماں بن

گئیں باقی انہیں کسی چیز کا ہوش نہ رہا پر کچھ سالوں پہلے شہلا کی روز روز کی باتوں سے تنگ آ کر وہ اپنے گاؤں چلی گئیں اور وہاں زمینیں وغیرہ دیکھنے لگیں۔ مہربانو ہاشم کی چچازاد تھیں۔ اسی لیے خاموشی سے سب سہتی رہیں کہ گھر کی بات ہے گھر میں ہی رہ جائے۔ شمروز صاحب کا ایک بیٹا تھا ساحل جس کی ماں اس کی پیدائش پر ہی اس دنیا سے چل بسی تھیں۔ ساحل اور زین دونوں کو ہی مہربانو نے پالا تھا لیکن ساحل کو پالنے میں زین کا بھی ہاتھ تھا کہا جائے تو غلط نہ ہو گا۔ دونوں بھائی جان چھڑکتے تھے ایک دوسرے پر۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آج صبح سے اس کی پیشانی پر جو سلوٹیں پڑی ہوئی تھیں وہ مہربانو سے بات کر کے کھلتی چلی جا رہی تھیں، بہت دنوں بعد اپنے روز کے معمول سے ہٹ کر اسے کچھ تسکین بخش لمحے نصیب ہوئے تھے اور وہ صرف اس کی اماں کے باعث ہوا تھا۔ ان سے بات کرنے کے بعد، اس کے اندر ایک اطمینان بخش سکون اترتا چلا گیا تھا۔

اب وہ واقعی فرقان یزدانی کی طرف سے بے فکر ہو سکتا تھا۔ لیکن ساتھ ہی اسے اس بات کی بھی فکر لاحق ہوئی تھی کہ جب وہ یہاں آئیں گی تو انہیں پھر سے ان لوگوں کا سامنا کرنا ہو گا جو ان کی زندگی میں کسی ناسور سے کم نہیں ہیں۔

ایک گہری فسوں خیز سانس ہوا میں خارج کرتے گردن سیٹ کی پشت پر پیچھے کی طرف گرا گیا۔

شاہ ولا میں سب عورتیں دوپہر سے پریشان تھیں کیونکہ شام ہونے کو آئی تھی اور عکس کا کوئی اتہ پتہ نہیں تھا۔ ثانیہ بیگم کو تو پتہ ہی نہیں تھا انہیں کہاں فکر ہونی تھی، انہیں تو یہ تک نہیں پتہ ہوتا تھا کہ عکس کب جاتی ہے اور کب آتی ہے، گھر میں ہے بھی یا نہیں، کھانا کھایا کہ نہیں کچھ نہیں پتہ ہوتا تھا اور نہ وہ پتہ کرنا چاہتی تھیں۔ زینب اور رخسانہ بیگم ہی تھے جو

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کب سے پریشان ادھر سے ادھر پھر تے پھر رہے تھے،اسی پریشانی میں دن گزرا تھا۔ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کریں۔ کسے کہیں۔

بھابھی آپ احتشام بھائی کو کال کریں نا!" رخسانہ نے انہیں صوفے پر بٹھاتے کہا۔"

لیکن وہ ابھی تک آفس سے نہیں آئے ہیں،راستے میں ہونگے گھر آجائیں پہلے اور کہوں گی" کیا کہ کہاں گئی ہے۔یہ لڑکی مجھے بتا کر بھی نہیں گئی آج۔" زینب بیگم کا دل بیٹھا جارہا تھا۔

"بھابھی میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔"

نہیں فکر نہیں کرو، دیکھنا انشاء اللہ، انشاء اللہ میری بیٹی بس آتی ہی ہو گی۔ ابھی آجائے گی۔"

"تم دوبارہ کال ملاؤ اسے۔

ماما، بڑی ماما، پلیز پریشان نہ ہوں آجائیں گی آپی۔ "عینا ان کے پاس بیٹھتی بولی۔"

بڑی مامی، چھوٹی مامی بس آنے والی ہونگی آپی آپ لوگ پریشان نہ ہوں۔ "نین جو ابھی" تھوڑی دیر پہلے ہی لوٹی تھی عکس کو موجود نہ دیکھ صحیح معنوں میں پریشان ہوئی تھی پر ظاہر نہ کیا اور ان دونوں کو تسلی دیتے وہیں بیٹھ گئی۔

تم لوگ تو چپ ہی رہو صحیح سے کچھ بتا بھی نہیں رہے کہ اتنی جلدی میں کہاں گئی ہے" وہ۔۔ "رخسانہ بیگم اب غصّے سے بولیں۔

”آجائے گی،اسے کچھ نہیں ہو گا۔ پریشان نہ ہوں۔ پریشانی کی بات تو ہمیشہ سے اس کے آس پاس رہنے والوں کے لیے رہی ہے۔“حمیرا طنزیہ انداز میں کہتی وہیں پاس بیٹھی تھیں۔

”مما کیسی باتیں کر رہی ہیں؟“نین کو اپنی ماں کی بس یہ عادت بہت بری لگتی تھی۔ عکس سے ان کی یہ نفرت اس کے دل پر تیر کی طرح لگتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

”حرا پانی لانا۔“اس کو اگنور کرتی ملازمہ کو آواز دیتے پانی منگواتی فون اٹھا گئیں۔

پورے گراؤنڈ میں گونجتی آبان کے نام کی پکار نے اسے کھیل کی طرف متوجہ کروایا۔

سب کھڑے ہو چکے تھے۔ گراؤنڈ تالیوں اور آبان کے نام کی پکار سے گونج رہا تھا۔

آبان اور سامنے والی ٹیم کے سب پلیئرز ایک دوسرے سے ہاتھ ملاتے اپنی اپنی سائیڈ کھڑے ہوتے جا رہے تھے۔

غزوان کی نظریں اب آبان پر ہی تھیں جبکہ آبان کی نظریں اب عرشیہ پر تھی جو اس کو اپنے ہاتھ سے وکٹری کا نشان بنا کر دکھاتی خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔

وہ بھی اسے دیکھتا مسکرایا۔

”اور ایک بار پھر ٹیم ٹائیگرز اس کھیل میں اپنی بہت ہی عمدہ کارکردگی دکھاتے ہوئے champions league کی اپنے آپ کو فٹ بال چیمپئن شپ کا بادشاہ منواتے یہ ٹرافی اپنے نام کراتے، یہ لیگ جیت چکے ہیں۔

”اب میں گزارش کروں گا آج کے ہمارے چیف گیسٹ سید غزوان عالم سے جو کہ خود اس یونیورسٹی کا اور اس ٹیم کا ایک بہترین حصّہ رہ چکے ہیں، کہ وہ آئیں اور آکر اس جیتنے والی ٹیم کو انعام دے کر ان کا حوصلہ بڑھائیں۔۔“ڈین کی تقریر کے بعد میزبان نے غزوان کو اسٹیج پر مدعو کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہر آنکھ نے اس خوبرو مرد کو دیکھا تھا جو اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ چلتا اسٹیج پر آتے میزبان کی چھوڑی جگہ پر کھڑا ہوا تھا۔

”اسلام و علیکم! آئی ہوپ آپ سب خیریت سے ہونگے۔ سب سے پہلے تو دونوں ٹیمز سے کہنا چاہوں گا کہ آپ سب نے ہی بہت زبردست کھیلا ہے، ایک ایک کھلاڑی بہت بہترین ہے، باقی رہی ہار جیت کی بات، تو یہ تو بس ایک طریقہ ہے اپنے آپ کو اور بہتر بنانے کا، یہ ناکامی بلکل بھی نہیں ہوتی بلکہ کامیابی کی طرف بڑھتے ہمارے قدم ہوتے ہیں جو ہمیں ہر گزرتے دن کے ساتھ بہتر بناتے کامیابی کی طرف لے جا رہے ہوتے ہیں۔

You all played very well, so boys all the best , for the future success!!! And congratulations to the winning team, keep it up tigers۔۔“

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آبان کی سمت مسکرا کر دیکھتے ان سب کو سراہتے مبارکباد دی۔

”اب میں گزارش کروں گا ٹیم ٹائیگرز کے کپتان سے، سید آبان عالم سے کہ وہ آئیں اور اپنی ٹرافی لیں۔“میزبان نے اب ان سب کو اسٹیج پر آنے کی دعوت دی تھی۔

آبان نے مسکاتی نگاہوں سے غزوان کو دیکھا تھا جو اب اس کے انتظار میں کھڑا اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔ ایک کی آنکھوں میں جیت کی سرشاری تو دوسرے کی آنکھوں میں اپنی جگہ اپنے بھائی کو اسی طرح ہر میدان فتح کرتے دیکھ فخر تھا۔ غزوان کو دیکھتے ایک آئی برو اٹھا کر ٹرافی کی طرف اشارہ کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کانگریچیولیشنز! مسٹر آبان۔۔ ویل پلیڈ!!"غزوان نے مسکرا کر سر دائیں بائیں ہلاتے اس کا" بڑھا ہوا ہاتھ تھامتے کہا۔ غزوان کی آنکھوں میں اپنے لیے فخریہ مسکراہٹ سے بڑی جیت بھلا اس کے لیے اور کیا ہی ہو سکتی تھی۔

تھینک یو! بھائی!!"ہاتھ چھوڑتے وہ گلے لگا تھا۔"

یس!!یہ میرے بھائی ہیں،ورلڈز بیسٹ بھائی!!"غزوان نے بہت محبت سے اس کی سمت دیکھا۔"

"واٹ؟؟یہ دونوں بھائی ہیں؟؟"

ایسی بہت سی سرگوشیاں پورے ہال میں گونجی تھیں۔

ہمم!!"عناب نے کہتے سر ہلایا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تمہیں پتہ تھا؟؟مجھے کیوں نہیں بتایا؟؟"ہانیہ کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔"

میں نے ضروری نہیں سمجھا۔۔اور ہمیں کیا بھائی ہوں یا دشمن،ہمارا کام یہاں پڑھانے کا ہے،ان کی رشتے داریاں دیکھنے کا نہیں۔"عناب نے آئی برو سمیٹتے کہا۔

"پھر بھی یار!آخر غزوان کو ہم جانتے ہیں تو۔۔"

"واٹ ڈو یو مین بائے دیٹ؟؟کیا جانتے ہیں ہم ان کے بارے میں؟؟ایک یونیورسٹی میں پڑھتے تھے وہ بھی بس ایک سمیسٹر،پھر انٹرنشپ کرلی اسی کے آفس میں وہ بھی چند ماہ کے لیے اور وہ بھی کس طرح مکمل کی تھی وہ تم جانتی ہو۔۔اس پیچ جتنا ہم جانتے ہیں میرا نہیں خیال کہ اس حساب سے ہمیں انٹرسٹ لینا چاہیے اس کے کسی بھی معاملے سے یا رشتے سے۔۔"

تھینک یو سر! کہ آپ یہاں آئے اور اتنے پیارے لفظوں میں ہمارے کھلاڑیوں کا حوصلہ بڑھایا۔"

"یہ میرے لیے اعزاز کی بات ہے۔" کہتے نیچے اترا۔ اس بیچ اس کی نظریں کسی کی تلاش میں ادھر سے ادھر ہلکان ہوتی نظر آرہی تھیں پر جس کو موصوف ڈھونڈ رہے تھے وہ تو یہاں سے ہانیہ کے ساتھ کب کی جا چکی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"سر اس طرف۔" ایک لڑکے نے غزوان کو کانفرنس روم کی طرف چلنے کے لیے کہا تھا جہاں کھانے وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

"مجھے زرا ایک کام ہے آپ لوگ چلیں۔" کہتے موبائل کان سے لگاتے وہاں سے نکلا۔

"!اسلام و علیکم"

وعلیکم السلام! جی؟؟ کیا کام ہے؟" اس کو دیکھ ایڈمین آفس میں کام کرتے ایک ادھیڑ عمر"
آدمی نے پوچھا۔

جی وہ مجھے زرا اپنے دوست کے آئی ڈی کارڈز کا پوچھنا تھا کہ بنایا نہیں دراصل گم ہو گیا تھا تو"
نیا بنانے کے لیے فارم بھرا تھا۔" کہتے عام سے انداز میں ادھر ادھر نظریں دوڑائیں۔

پر آپ تو یہاں کے اسٹوڈنٹ نہیں لگ رہے؟" غزوان کو دیکھ کر اسے کہیں سے بھی یہ"
سامنے کھڑا جاذب نظر مرد یونیورسٹی اسٹوڈنٹ نہیں لگا تھا۔

"نہیں میں ہوں بھی نہیں، دراصل وہ میرے دوست کا بھائی ہے تو میرا یہاں آنا ہو رہا تھا، اس لیے اس نے کہا کہ پوچھ کر آجاؤں، میں اس کی سلپ بھی لانا بھول گیا جس سے آپ مجھے کارڈ دے ہی دیتے اسی لیے بس پوچھنا ہے کہ بنایا نہیں؟؟"اس قدر صفائی سے جھوٹ بول رہا تھا کہ سچ بھی شرما جائے۔

"اوہ!! رکیں میں دیکھ کر بتاتا ہوں؟؟"اپنا چشمہ نیچے کرتے ماؤس پر انگلیاں چلائیں۔

"نام؟؟"چشمے سے جھانکتی آنکھوں سے دیکھتے پوچھا۔

"افراز جہانگیر وقاص۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"پاگل سمجھا ہے کیا؟؟ یہ تین الگ الگ نام ہیں اور ان میں سے دو کے ریکارڈ تو آرہے ہیں لیکن وقاص کوئی نہیں ہے یہاں، جبکہ باقی دو اسٹوڈنٹس تھے جو کہ کچھ غلط سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے نکالے جا چکے ہیں۔۔ تو آپ کو کس کا کارڈ درکار ہے؟؟" سامنے موجود آدمی کی شکل اور گھوری سے لگ رہا تھا کہ اس کا دماغ اب گھوم رہا ہے مقابل کی فضول سی بات پر۔ ایک کارڈ اور تین نام۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ارے نہیں نہیں میں نے شاید غلط بتا دیا، چلیں رہنے دیں، وہ خود ہی آکر لے کے گا۔" کہتے جیب میں ہاتھ ڈالتے وہاں سے آگے کی طرف مڑا۔

"بڑے لوگ، بڑے ڈرامے۔۔" کہتے واپس اپنے کام میں لگے۔"

میر!!!ان مائے افس رائٹ ناؤ!!"میرال کی تیز پھنکارتی ہوئی آواز فون سے ابھری۔"

اوکے۔۔"سامنے سے فون رکھا جا چکا تھا۔"

اب انہیں کیا ہوا ہے؟؟"اپنے آپ سے بولتے اٹھا اور میرال کے روم کی سمت بڑھا۔"

یس میم!!"ناک کرتے اندر جھانکا۔"

”who the hell are you to تم کیا کرتے پھر رہے ہو؟؟ میری اجازت کے بنا stop that construction on the site جواب دو؟؟؟ کس سے پوچھ کر دیے ہیں تم نے یہ آرڈرز؟؟؟“ اس کے آتے ہی وہ چیخ پڑی تھی۔

سامنے کھڑے میرال کے مینیجر نے کمینگی سے مسکراتے ہوئے میر کو دیکھا۔

”میم!! آپ آرام سے میری بات سنیں۔۔ میں آپ کو سب سمجھاتا ہوں۔۔یہ۔۔“ اس کے یوں چیخنے اور سامنے کھڑے مینیجر کے سامنے اس لڑکی کے اس اہانت انگیز انداز پر اس کی کنپٹیاں لال ہوئی تھیں۔

”مجھے صرف اتنا بتاؤ کہ تم نے رکوایا ہے کام یا نہیں؟؟“ میرال کا غصّہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میر بہت اچھے سے سمجھ رہا تھا کہ جن لوگوں کو اس سے نقصان پہنچ رہا ہے انہوں نے اپنا کام شروع کر دیا تھا اور میرال تک یہ بات اس طرح پہنچنا اس بات کا گواہ تھی۔

میم!! کالم ڈاؤن!! آپ میری بات تو سنیں۔۔"میرال نے اپنے مخصوص انداز میں بال" ایک کندھے سے دوسرے کندھے پر ڈالتے شیشے کی میز پر زور سے ہاتھ پٹخا۔

"واٹ ڈو یو مین بائے دیٹ؟؟ تم کہنا کیا چاہ رہے ہو؟؟ مجھے صاف صاف بتاؤ میر۔۔"

آپ انہیں باہر بھیجیں۔۔ میں بتاتا ہوں۔۔"میر نے سامنے کھڑے مینیجر کو گھورتے" اپنے غصّے کو حتیٰ الامکان قابو کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ کہیں نہیں جائیں گے۔۔"آج اسے یہ سامنے بیٹھی لڑکی بہت اجنبی لگی کہ جیسے وہ آج اس سے پہلی بار مل رہا ہو۔

"آپ انہیں بھیج رہی ہیں باہر یا نہیں؟؟"اس بار میر نے مینیجر کے بجائے میرال کی آنکھوں میں اپنی کالی چمکتی آنکھیں ڈالتے انتہائی سرد انداز میں کہا۔

"نہیں!!"میرال ملک کی ہٹ دھرمی مشہور تھی۔

"ٹھیک،بلکل ٹھیک صحیح!!!"نہایت ہی اطمینان سے کہتے اس نے چند قدم آگے لیے تھے اور بس ایک لمحہ لگا تھا اور ایک زوردار تھپڑ مینجر کے منہ پر مارتے اس کی گردن دبوچتا وہ اسے دیوار سے لگا گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میر!!! چھوڑو اسے، آئی سیڈ لیو!!!" میرال چیخی تھی۔ آفس روم کی دیواریں ساؤنڈ پروف تھیں۔ نہ آواز باہر جا سکتی تھی نہ اندر آ سکتی تھی۔ جس کی وجہ سے کسی کو کچھ پتہ نہیں چل سکتا تھا کہ اندر کیا طوفان آیا ہوا ہے۔

"بتا نہیں، کیوں رکوائی ہے میں نے کنسٹرکشن۔ بتا!!!!" غصے سے دھاڑتے ایک زوردار مکا اس کے منہ پر مارا تھا، اس کی کمینی ہنسی اسے سب سمجھا گئی تھی کہ یہ آگ کس نے لگائی ہے۔

میرال تو حیران پریشان میر کو دیکھتی تو کبھی مینجر کو دیکھتی مسلسل میر سے مینجر کو چھوڑنے کے لیے کہتی چیخ رہی تھی۔

مجھے چھوڑدو۔۔ مجھ سے جو کچھ کہنے کے لیے کہا میں نے کہہ دیا۔۔ سوری میم! میر سر نے" رکوائی ضرور تھی کنسٹرکشن پر صرف اس لیے کہ کیونکہ وہاں سے بڑی تعداد میں ڈرگز بر آمد ہوئے تھے اور وہ آدمی کریم جو غائب تھا کچھ ہفتوں سے، وہ مر چکا ہے، یہ بات میڈیا تک جانے سے بھی روکنے والے میر سر ہی ہیں اور یہ ہی اسے ڈیل کر رہے ہیں پولس کو سب پتہ ہے یہاں تک کہ ابراج صاحب کو بھی سب پتہ ہے۔ مجھے ایک کال آئی یہ سب کرنے کے لیے اور اس کے پیسے دیے گئے تھے۔۔ آئی ایم سوری میم!!" کہتے وہ رونے لگا۔ اس کی باتیں سنتے میر کا غصّہ کم ہونے کے بجائے اور بڑھا تھا اور گردن پر جو گرفت ڈھیلی ہوئی تھی وہ ایک بار پھر تیز ہوئی۔ جبکہ میرال ششدر کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی۔

میر کی گرفت مینجر کی گردن پر تیز ہوتی دیکھ، وہ آگے بڑھتی میر کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

چھوڑ دو میر!!! پلیز میر!!!" وہ مسلسل اسے اگنور کر رہا تھا پر یوں اس طرح اس کے آنے "
پر اس نے ایک خونخوار نگاہ اس پر ڈالتے اپنے ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی کرتے مینجر کو دھکا
دیتے پیچھے پھینکا۔

موقع کو غنیمت جانتا وہ باہر بھاگا تھا۔ کہ کچھ نہیں پتہ کب پکڑ لے اور اب کی بار کوئی بھروسہ
نہیں تھا کہ جان سے ہی مار ڈالتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میر نے اس پر سے نگاہیں ہٹاتے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔

سنو!!" میرال نے اسے روکنا چاہا۔ "

اس کے قدم نہیں رکے۔

میر !! میں کچھ کہہ رہی ہوں۔" میرال ملک تھی اپنی غلطی پر بھی معزرت کرنا کہاں سیکھا" تھا اس لڑکی نے۔

میں نے بھی کچھ کہا تھا۔ کہا تھا نا؟؟" رکتا پلٹا اور سرد نظروں سے اسے دیکھتے اس کی" طرف بڑھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آپ وجہ ہیں اس سب کی۔" ماتھے پر بکھرے بال اور اے سی کے باوجود ماتھے پر آئے" پسینے اور اس پر خون ابلتی آنکھیں۔

میر !! تمہیں مجھے بتانا چاہیے تھانا!!"کون یقین کرتا کہ یہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ناگن کی طرح" پھنکارتی لڑکی تھی جو اس وقت کوئی معصوم سی ہرنی بنی اپنی نم آنکھیں ادھر ادھر پٹپٹاتی اپنی شرمندگی کو ظاہر ہونے سے روکنے کو کوششوں میں ہلکان ہو رہی تھی۔

بتانا چاہا تھا۔ سننا چاہیے تھانا!!"اس کا یہ انداز دیکھ پل میں اس کا سارا غصّہ جھاگ کی طرح" بیٹھتا چلا گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پہلے کیوں نہیں بتایا؟ میں نے ہائر کیا ہے نا تمہیں، میں ہوں تمہاری باس بتانا چاہیے تمہیں" مجھے ہر بات۔۔ تمہاری بھی غلطی ہے۔"مقابل کے لب و لہجے میں زرا لچک دیکھ اس نے پھر اپنا مخصوص انداز اپنایا۔ آنکھوں کی نمی بھی لمحے میں غائب ہوئی تھی۔

جی صحیح کہہ رہی ہیں، میری ہی غلطی ہے۔۔"سر جھٹکتے پھیکی سی ہنسی ہنستے بولا۔"

ہمم!! تم بھی صحیح تھے اور مجھے بھی تمہیں پر۔۔“سوری کرنا، یہ مشکل ترین کام تھا میر ال ملک کے لیے۔

”آئی ایم سوری، مجھے آپ کو پہلے بتا دینا چاہیے تھا پر میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ پریشان ہوں۔۔ اور ڈونٹ وری سب صحیح ہو جائے گا اتنا بھی بڑا کوئی مسلئہ نہیں ہے۔۔“مقابل کھڑا شخص کچھ ہی وقت میں بہت اچھے سے جان گیا تھا کہ یہ لڑکی سوری نہیں کہہ سکتی، اسے پسند نہیں تھا۔ سو نہیں تھا تو ضرورت بھی نہیں تھی اسے اس کی سوری کی۔ عورتوں کی عزت کرنا اسے بہت اچھے سے آتی تھی۔ بچپن سے اپنے گھر میں یہ ہی تو دیکھتا آرہا تھا۔

تھینکس!!“ اپنی کرسی پر بیٹھتی وہ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا چکی تھی۔ اس کی شکل سے پتہ چل رہا تھا کہ وہ پریشان تھی۔

کریم کے گھر والے کیسے ہیں؟؟ وہ کیسے مرا؟؟ کچھ پتہ چلا؟؟ اس کے بچے ہیں؟؟" ابھی تو"
وہ بلکل نارمل لگی تھی اسے اور یوں اچانک!!

اسی لیے آپ سے چھپایا تھا۔ پلیز بھول جائیں، جو ہونا تھا سو ہو چکا ہے، ہم ان جو کی مدد"
کر سکتے ہیں وہ کر رہے ہیں، باقی اللہ انہیں اس کا صبر دیں اس سے زیادہ ہم کیا کر سکتے ہیں۔
آپ ایسا کریں اٹھیں اور گھر جائیں میں ہوں یہاں۔" اسی بات سے تو ڈر رہے تھے وہ لوگ
کہ یہ لڑکی اپنے سر پر سوار کر لے گی۔ اس کے لیے یہ سب مشکل ہو گا۔ وہ ایک حساس لڑکی
تھی جو ظاہر تو یہ ہی کرتی تھی کہ اسے کسی کی کوئی فکر نہیں پر وہ لڑکی ایک چھوٹے سے جانور
کو بھی تکلیف نہیں پہنچا سکتی تھی لیکن ہاں جھوٹ، جھوٹ پر وہ سامنے والے پر دوسری نظر
ڈالنے کی بھی رودار نہیں تھی۔

"ہمم!! ٹھیک ہے۔"

وہ بھی باہر آیا تھا۔ اور باہر آتے ڈرائیور کو اسے سیفلی گھر پہنچانے کا کہتے خود واشروم کا رخ کیا۔

لنچ کے بعد آبان سے مل کر وہ پارکنگ لاٹ میں آیا تھا۔ جب عناب کو گاڑی کے ساتھ تگ ودو کرتے دیکھ اس کی طرف بڑھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا ہوا محترمہ؟ کیا میں کچھ مدد کر سکتا ہوں؟؟" وہ بہت لیٹ ہو رہی تھی اور اس وقت کسی کی مدد واقعی ایک نعمت ثابت ہوتی پر اگر یہ اس شخص کی طرف سے نہ ہوتی تو۔

نہیں!! بلکل نہیں آپ کی مدد کی کوئی ضرورت نہیں ہے، آپ جاسکتے ہیں۔" لہجے میں دنیا جہاں کی بے زاریت سمائے بولی۔ کانچ سی سنہری آنکھیں ہلکی ہلکی ٹھنڈی دھوپ کے ساتھ رنگ بدلتی اسے اپنی جانب کھینچ رہی تھیں۔ حسین موسم سے میل کھاتی اسکی آنکھیں اسے اپنے الفاظ بھلا رہی تھیں۔

"ہووو!! بارش ہو سکتی ہے، مجھے نہیں لگتا کہ گاڑی ابھی اسٹارٹ ہونے کی حالت میں ہے، آجائیں میں چھوڑ دیتا ہوں۔" گہری سانس ہوا میں خارج کرتے گاڑی کے دھواں نکلتے بونٹ پر نظریں ٹکاتے، خود کو ان سنہری کانچ سی آنکھوں کے سحر سے نکالنے کی ایک ناکام سی کوشش کی۔

جن آنکھوں نے اسے نو سال پہلے اپنے سحر میں قید کیا تھا وہ ان سے آزادی چاہ رہا تھا۔ ماضی میں ان سنہری آنکھوں سے ہوئی پہلی ملاقات کی یاد اسے خود بھی اپنی سوچ پر ہنسا گئی تھی۔ وہ کبھی اس لڑکی کے سحر سے نہیں نکل سکتا۔ کبھی نہیں۔

Clubb of Quality Content!

آپ کو سمجھ نہیں آتی ایک بار کہی ہوئی بات؟؟ جائیں یہاں سے۔۔" غصّے سے کہتی" واپس اپنی گاڑی کی طرف گھومی۔

پیچھے ہٹیں۔۔" کہتے نزدیک آتے گاڑی کو دیکھا۔ اس کے نزدیک آنے پر وہ بجلی کی سی" تیزی سے پیچھے ہٹی تھی۔ وہ بھی جان کر کہتا آگے آ گیا تھا کیونکہ پتہ تھا کہ اگر ایسے ہی کہے گا تو وہ ڈھیٹ بنی کھڑی رہے گی۔

بدتمیز انسان!!" کہتے اسے گھورا۔"

کچھ کہا؟؟" سر کو ترچھا کرتے پوچھا۔"

”جی نہیں۔“ کہتے آنکھیں گھماتے اسے دیکھا۔

آہ یہ سنہری آنکھیں۔

”یہ ٹھیک نہیں ہو سکتی، چلیں میں چھوڑ دیتا ہوں، کب تک یہاں کھڑی رہے گی، فضول ضد اچھی نہیں ہوتی۔۔ آ۔۔۔“

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

”کیا ہوا مس عناب؟؟ آپ یہاں، گاڑی خراب ہو گئی ہے کیا؟؟“ اس کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب سر اسد نے آتے عناب سے پوچھا۔

جی !!کوشش کر رہی ہوں پر لگتا ہے اب رکشہ ہی دیکھنا ہو گا۔"اخلاقاً جواب دیتے ان کی جانب رُخ کیا۔

اس کی اس قدر نرمی پر غزوان کے ماتھے بل پڑے تھے۔ جو نا چاہتے ہوئے بھی سامنے سنہری آنکھوں والی لڑکی نے دیکھ لیے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آئیں میں چھوڑ دیتا ہوں آپ کو۔"

نہیں نہیں پلیز !اس کی ضرورت نہیں ہے، آپ تنگ نہ ہوں، تھینک یو سوچ میری مدد کرنے کے لیے پر میں چلی جاؤں گی۔ آپ جائیں پلیز !"وہ سہولت سے انہیں منع کر گئی۔

"نہیں مجھے کوئی مسلئہ نہیں ہو گا، آپ آجائیں چلیں۔۔"

پر۔۔آپ۔۔"عناب نے جواب دینے کے لیے الفاظ تلاشنے چاہے۔"

"لڑکی کی نہ کا مطلب نہ ہی ہوتا ہے، آپ جائیں وہ ویسے بھی میرے ساتھ جارہی ہیں۔"

غزوان جو کب سے سر اسد کو برداشت کر رہا تھا کہ دیکھے عناب کیا جواب دیتی ہے،اب عناب کے جواب کے بعد بھی انہیں ہلتا نہ دیکھ آگے آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

غزوان کی بات پر اس نے عناب کو دیکھا۔

مم۔۔۔"عناب نے اس کی بات کی نفی کرنی چاہی تھی جب غزوان کے ماتھے پر نمایاں"

ہوتے بلوں نے اسے کچھ بھی کہنے سے روکا۔

سر اسد غزوان کو دیکھتے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

"نہ تو میں نے آپ کو بھی بولا تھا؟؟" ایک آئی برو اٹھاتے اسے دیکھتی بولی۔

"خود مجبور کرتی ہیں پھر خود ہی الزام بھی دیتی ہیں۔ گریٹ!! شاباش آجائیں گاڑی میں بیٹھیں ورنہ باخدا مجھے کوئی مسئلہ درپیش نہیں، آپ کو زبردستی گاڑی میں بٹھانے میں۔" اسکی بات کو نظر انداز کرتے، کہتے ہوئے اس کے قریب آیا۔

"کوئی تماشہ نہیں چاہتی میں اور نہ ہی آپ کے ارد گرد گھومنے والی ان لڑکیوں کی طرح ہوں، لہذا دور رہیں ورنہ جتنی میں تمیز سے پیش آرہی ہوں نا مسٹر؟ وقت پڑنے پر سامنے

والے انسان کو اس کے جیسا بن کر دکھانے میں بھی اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ آپ سے بہتر تھا کہ سر اسد۔۔"سامنے کھڑے گہری بھوری آنکھوں والے مرد پر ایک چبھتی ہوئی اچٹتی نگاہ ڈالتے بولی۔

"سوچ سمجھ کر بولا کریں، ہر بات قابل برداشت نہیں ہوتی اور پھر بھگتے گا وہ بیچارہ جس کا کوئی قصور بھی نہیں۔۔ خیر جو کہنا ہے کہتی رہیں پر گاڑی میں بیٹھ کر۔۔ اور اگر نہیں تو ٹھیک ہے آپ بھی کھڑی رہیں اور میں بھی۔"وہ اس کی تمام تر تلخ کلامی کو نظر انداز کر گیا تھا لیکن اس کی آخری بات مقابل کھڑے مرد کے لیے ناقابِل برداشت تھی۔ مگر پھر بھی حتی الامکان اپنے لہجے کو نارمل رکھتے آخر میں عام سے لہجے میں کہتے جیب میں ہاتھ ڈالتا وہیں گاڑی سے ٹیک لگاتا کھڑا ہوا۔

Clubb of Quality Content

اس کی پہلی بات پر سنہری نظروں نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا لیکن خاموش رہی۔ دونوں ہی خاموش کھڑے تھے۔ وہ جانتی تھی اس ضدی مغرور آدمی کو۔ وہ کبھی اسے اکیلے نہیں جانے دے گا وہ بھی اس بارش کے موسم میں۔

اور چاہے وہ مانے یا نہ مانے پر دل میں کہیں اس کے ساتھ جانا اسے زیادہ سیو لگا تھا کسی رکشے والے کے ساتھ جانے سے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آجائیں محترمہ! سمجھیں کہ آپ رکشے میں بیٹھی ہیں اور میں رکشے والا۔۔ پلیز!!"اسے شدید " حیرت کا جھٹکا لگا تھا،اس آدمی کے اس طرح کہنے پر۔ وہ جسے وہ ہمیشہ مغرور آدمی کہا کرتی تھی اور واقعی میں وہ تھا بھی۔ جس پر ہزاروں نظریں اٹھتی تھیں اور وہ ایک نظر نہیں ڈالتا تھا ، کس طرح اس کے لیے ڈرائیور کی حیثیت سے اس کے سامنے کھڑا تھا۔ وہ آنکھیں پڑھنے کا فن رکھتا تھا۔

اس کی آنکھوں میں تیرتے کئی سوالات اور چہرے پر پھیلی حیرانگی پر وہ کچھ قدم بڑھاتا اس کے قریب آیا اور مسکرا کر اس کا بیگ گاڑی سے نکالتے آہستہ سے بولا۔

آجائیں!! آپ کی ہر بات قبول پر یہاں بات صرف احتیاط کی ہے۔۔ پلیز!!" سید غزوان عالم" نے پہلی بار کسی کے سامنے پلیز لفظ کا استعمال کیا تھا۔ پر کیا فرق پڑتا ہے۔ سامنے کھڑی عورت کے سامنے تو یہ کچھ نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بیگ؟؟" بیگ لینا چاہا۔"

جسے وہ نظر انداز کرتا آگے بڑھ گیا۔

گاڑی کا دروازہ کھولتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے بیگ اندر رکھا۔

گاڑی میں پھیلی خاموشی کو غزوان کی بھاری آواز نے توڑا تھا۔

"ایک ہیلپ کریں گی میری؟"اس کے لیے پوچھنا ضروری تھا ورنہ وہ اسے کبھی نہ ڈسٹرب کرتا۔

"میں رکشے والے سے اس طرح بات کبھی نہ کرتی اور اگر وہ کرتا تو کیا مجھے جواب دینا چاہیے تھا؟؟"اس کی جانب دیکھتے کہا۔

"آئی ایم سوری!اور نہیں بلکل نہیں!!"اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔اور نہ ہی آگے کچھ بولا۔

صحیح ہی ہے کہ اپنی پسندیدہ عورت کے سامنے مرد کی انا، غرور، اکڑ، غصّہ سب ایک بھر بھری ریت کی مانند ثابت ہوتا ہے۔ اور برابر میں بیٹھی عورت سید غزوان عالم کی پسندیدہ عورت تھی، اس میں کوئی شک نہیں تھا۔

"کہیں کیا مدد کر سکتی ہوں میں آپ کی؟" کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ خود ہی بولی۔

"اممم! وہ، کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ آپ کی یونی میں کوئی جہانگیر، سرفراز اور وقاص نام کے لوگ ہیں؟؟"

"یہ جہانگیر اور سرفراز تو ایک ہی بیچ کے تھے اور شاید دو تین سال پرانی بات ہے جب انہیں یونیورسٹی سے نکال دیا گیا تھا۔" اس کے انداز پر وہ بس سر ہی ہلا سکی تھی۔

"وجہ پوچھ سکتا ہوں؟؟"

"ڈرگز سیل کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے ایک اچھا خاصہ سین کری ایٹ ہو گیا تھا،میڈیا پولیس، لیکن پھر کیا ہوا کچھ پتہ ہی نہیں چلا،بس دوسرے دن سے وہ دونوں نہیں آئے اور یہ بتایا گیا کہ انہیں یونیورسٹی سے نکال دیا گیا ہے۔باقی کیس سب بند کر دیا گیا تھا۔"تفصیل سے بتاتے اپنا فون نکالا جس پر داریہ کی کافی مسڈ کالز آئی ہوئی تھیں۔

مقابل سامنے سڑک پر دیکھتا،بہت غور سے اس کی باتیں سنتے کڑی سے کڑی ملاتا جارہا تھا۔

صحیح !اور وہ وقاص؟؟"تیسرا نام تو اس نے بتایا ہی نہیں۔"

"اممم!!اس نام کا تو کوئی نہیں ہے، جب سے میں ہوں تب سے تو کوئی ایسا نہیں پتہ۔۔"

سوچتے اپنے دماغ پر زور ڈالتے بولی۔ بولتے بولتے جانے کیوں اسے بار بار لگ رہا تھا کہ وہ کچھ بھول رہی ہے۔

ایک بار اور سوچ لو، زرا غور سے شاید۔۔"ابھی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا شخص اپنا جملہ بھی مکمل نہ کر پایا تھا کہ جب برابر میں بیٹھی لڑکی نے اسے تیز گھوری سے نوازتے اپنے لفظوں پر توجہ دلائی۔

غزوان نے اپنے لبوں پر بکھرنے والی مسکراہٹ کو بمشکل روکتے، آنکھیں بند کرتے کھولیں۔

وہ۔ام۔۔ام سوری! میرا مطلب تھا کہ ایک بار سوچ لیں ں ں۔"وہ جو بس بے دھیانی میں لو' بول گیا تھا فوراً اپنے لفظ بدل گیا۔ کوئی بعید نہیں تھا کہ وہ چلتی گاڑی کو بیچ سڑک پر روکتی اتر جاتی۔

لوگ اسے دیکھ لیتے تو شاید یقین نہ کر پاتے کہ یہ وہ ہی تنے نقوش والا غز.وان عالم ہے جس پر لوگوں کو کسی مشین کا سا گمان ہوتا تھا، صبح سے کتنی ہی دفعہ موصوف ہنس چکے تھے اور اب سوری اور پھر اس پر یہ انداز۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک منٹ۔۔ہاں یاد آیا میں نے ایک دفعہ اس نام سے سر اسد کو کسی کو بلاتے سنا تھا،کوئی" آیا تھا ان سے ملنے وہ انہیں دو تین بار وقاص کہہ گیا تھا جس پر سر اسد بہت زیادہ غصّہ ہوئے تھے اور اسے منع کیا تھا کہ اب اس نام سے نہ بلائے۔ میں وہیں سے گزر رہی تھی تو میں ان کو غصّے میں دیکھتے ان کی جانب بڑھ گئی تو بتانے لگے کہ یہ میرا دوست ہے اور اس

نام سے مجھے پکار کر چڑھاتا ہے جو بچپن میں ان کے والدین ان کا رکھنے والے تھے پر رکھا نہیں۔۔اور انہیں کچھ خاص پسند بھی نہیں یہ نام۔۔اصل میں انہیں نا اپنا نام اسد ہی پسند ہے۔

"ویسے ہاں ہے تو۔۔

اچھا اچھا صحیح ہے، پسند ناپسند کی لسٹ نہیں پوچھی تھی میں نے اس کی۔۔"اُس آدمی کا نام" بھی سامنے بیٹھی عورت کی زبان سے نکلتا اسے اپنے کانوں میں گرم سیسہ سا انڈلتا محسوس کرا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

عجیب عورت ہے بس میرے لیے ہی یہ تیوریں، باقیوں سے بڑی باتیں کی جاتی ہیں۔۔"

باقیوں کے کیریکٹر بڑے دودھ سے دھلے نظر آتے ہیں محترمہ کو۔۔ ہنہہ سر اسد!! مائے فٹ!!!" اپنے آپ سے کہتے، اسٹیئرنگ پر رکھے اس کے ہاتھوں کی گرفت مضبوط ہوئی۔ جسے عناب نے محسوس کر لیا تھا۔

کچھ کہا؟؟" چہرہ اس کی سمت موڑتے پوچھا۔"

نہیں میں بھلا ایک ادنی سا رکشہ ڈرائیور، کیا ہی کہہ سکتا ہوں۔۔"اسے دیکھنے سے احتراز" برتتا وہ طنزیہ انداز میں بولا۔اس کے رکشہ ڈرائیور پر ابھی کچھ بولنے کے لیے اس نے لب کھولے ہی تھے کہ اس کا سیل فون بج اٹھا۔

مقابل کو گھورتی وہ مہراب کالنگ دیکھتے، پہلے فون اٹھانے کو ترجیح دیتی فون کان سے لگا گئی۔

"عناب! تمہاری عکس سے بات ہوئی آج؟؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں!! میں تو خود اسے کب سے کال کر رہی ہوں پر اٹھا ہی نہیں رہی، مجھے لگا بزی ہو گی، اسی لیے مزید تنگ نہ کیا۔۔ کیوں کیا ہوا؟؟ سب خیریت؟؟" مہراب کی آواز میں پریشانی کا عنصر صاف صاف نمایاں تھا۔ جس سے یہ اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا تھا کہ کچھ تو پریشانی والی بات ہے۔

"ہاں! پریشانی کی بات تو ہے۔ مجھ سے اسے پانچ بجے ملنے آنا تھا پر اب وقت دیکھو کیا ہو رہا ہے اور یہ ابھی تک نہیں آئی پہلے تو فون رنگ کر رہا تھا اب تو نمبر ہی اوف آ رہا ہے۔ پہلے تو میں کچھ کام میں لگ گئی تھی یہ ہی سوچ کر کہ شاید کاموں میں لگ کر لیٹ ہو گئی ہو گی پر اب تک نہیں آئی نہ ہی کال اٹھا رہی تھی اور پھر اب نمبر کا بند ہونا۔ میں نے نین کو کال کی تو وہ بتا رہی ہے وہ تو کب کی انہیں گھر چھوڑ کر کہیں چلی گئی تھی اور اب تک گھر نہیں پہنچی ہے۔ ایسا تو وہ کبھی نہیں کرتی۔۔ ضرور وہ کسی مسئلے میں ہے۔ میں شاہ ولا ہی جا رہی ہوں بس۔" گاڑی میں بیٹھتے اسے ایک ایک تفصیل بتاتی وہ گاڑی اسٹارٹ کر چکی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیا کہہ رہی ہو!! تو اب تک سب کیا سوچ رہے ہیں؟؟ کوئی کچھ کر رہا ہے؟؟ پولس میں رپورٹ درج کرائی؟ شانزل بھائی کو پتہ ہے؟؟" عناب کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔

پولیس اور پھر شانزل کا نام سنتے برابر میں بیٹھے گاڑی چلاتا غزوان ٹھٹھکا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"یار وہ لوگ انتظار ہی کر رہے تھے کہ شاید وہ لیٹ ہو گئی ہو گی اور آنے والی ہو گی، لیکن اب تک نہیں آئی ہے تو اب تو ظاہر ہے بتائیں گے ہی۔۔ مرد وغیرہ گھر پر نہیں تھے نا تو انہیں نہیں پتہ۔"

"ٹھیک ہے تم پہنچو، میں بھی آتی ہوں۔"

"ارے نہیں نہیں تم پریشان مت ہو، پھر داری بھی تو اکیلی ہو گی گھر پر۔"

"نہیں میں بس آ رہی ہوں، میں راستے میں ہی ہوں پہنچتی ہوں۔ چاچی ہیں نا اوپر، ایسا بھی کوئی مسلئہ نہیں اور انشاء اللہ جلد ہی گھر آجاؤں گی جب عکس آجائے گی تو۔ اور تم آہستہ اور آرام سے ڈرائیو کرنا پاگل نہ بننا۔" آخر میں اسے تنبیہ کی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی اس کی ریش ڈرائیونگ کو۔

Clubb of Quality Content!

"ہمم!! پہنچو پھر۔" کہتے فون رکھا۔

فون رکھتے اس نے بنا غزوان کی جانب دیکھتے چاچی اور پھر داریہ کو فون کر کے اپنے دیر سے آنے کی اطلاع دی۔

"آپ ایسا کریں مجھے شاہ ولا چھوڑ دیں۔"

محترمہ تو واقعی ڈرائیور سمجھ بیٹھی ہیں۔۔" آہستہ آواز میں بولا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کیا کہہ رہے ہیں زور سے بولیں۔۔۔اب یہ نہیں کہیے گا کہ مجھ سے سید غزوان عالم کو ڈر لگتا ہے۔" وہ بہت عام سے انداز میں بولی تھی لیکن برابر میں بیٹھے شخص نے اسے بہت غور سے دیکھا تھا۔

آج پہلی بار اس نے اسے اس کے نام سے بلایا تھا۔

"اب ایسے کیا دیکھ رہے ہیں مسٹر ؟؟ چلیں گاڑی موڑیں۔۔" اسے آرڈر دیتی وہ واقعی اسے رکشہ ڈرائیور بنا گئی تھی۔

"جی بلکل! ویسے کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ کیا ہوا ہے ؟؟ آپ پریشان لگ رہی ہیں اور اب شاہ ولا یوں اچانک ؟؟" لمحے میں اس کے پھر سے مسٹر کہنے پر بد مزہ ہوتا اس کے لبوں سے نکلے اپنے نام کے سحر سے نکلتا، کچھ دیر پہلے مہراب سے ہوتی اس کی گفتگو کے بارے میں پوچھنے لگا۔

"امم!! وہ۔۔ عکس دوپہر سے گئی ہوئی ہے اور اب اس کا کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے کہ کہاں ہے، فون بھی سوئچ اوف ہے۔۔ گھر میں سب بہت پریشان ہیں۔۔"

اسے تفصیل بتاتی وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مسلسل مروڑتی بہت پریشان لگ رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہم؟؟؟ جب سے آپ لوگ تھے سو رہے کیا ؟؟ آپ ہیں بتا رہی اب بات یہ اور!!!! واٹ میں سے کسی کو نہیں پتہ کہ بات۔۔" غزوان غصّے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا، لیکن اس کے پریشان چہرے اور مروڑتی انگلیوں کو دیکھ ایک گہری سانس لیتے سامنے سڑک پر اپنی تمام تر توجہ مرکوز کرتے گاڑی کی اسپیڈ بڑھا گیا۔

"بند کریں یہ اور اتنا ہی شوق ہے تو بتادیں، اپنی ننھی سی جان کو اتنی زحمت دینے کی کیا ضرورت ہے، میں ایک ہی جھٹکے میں توڑ دیتا ہوں۔۔" اسے اس کی یہ انگلیاں مڑوڑنے والی حرکت کب سے ڈسٹرب کر رہی تھی لیکن باقاعدہ انگلیوں کی چٹخنے کی آواز پر تو اس کی برداشت جواب دے گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آپ کو کچھ ہوش ہے ؟؟ بھابھی آپ کی بیٹی دوپہر سے گھر نہیں آئی ہے۔۔ بھابھی اتنی"

سخت دل نہ بنیں۔ آپ کے وجود کا حصّہ ہے، آپ کو کچھ محسوس نہیں ہو رہا؟؟ پلیز آپ ماں

ہیں اس کی دعا کریں کہ وہ صحیح ہو ٹھیک ہو۔۔ پلیز بھابھی دعا کریں اس کے لیے ماں کی دعا

"کسی کو پہاڑ کی چوٹی سے واپس لے آتی ہے تو کسی کو گہری کھائی سے بھی کھینچ لاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

،رخسانہ جاؤ یہاں سے۔۔ ہو گی کہیں آجائے گی، یا یہ ہی کوشش ہو گی اس کی ایک بار پھر"

کہ میں اس کے لیے پریشان ہوتی اس کے پاس آجاؤں گی۔۔ یاد نہیں بچپن میں بھی کیسے

چھپ جاتی تھی یا جان کر اپنے چوٹ لگا لیتی تھی کہ میں اس کی طرف آؤں گی اسے گود میں اٹھا

لوں گی، اسے ڈھونڈوں گی۔۔ پھر سے ایسے ہی کوئی ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہو گی۔ یا کام

"میں بزی ہو گی۔

رخسانہ سے نظریں چراتے کھڑکی سے باہر لان کی طرف دیکھتی بولیں۔جہاں آسمان پر چھائی سیاہی شاہ ولا کے مکینوں کا سکون غارت کر چکی تھی۔

”ہتھکنڈے؟؟وہ آپ کو ہتھکنڈے لگتے تھے؟وہ اس چھوٹی سی، معصوم سی، بچی کی معصوم سی کوششیں تھیں آپ کو اپنے قریب لانے کی، آپ سوچیں کہ آپ نے ایک چھوٹی سی بچی کو کس جگہ لا کر کھڑا کر دیا تھا کہ جہاں آکر وہ صرف اپنی ماں کی محبت اس کی قُربت کے لیے اپنے آپ کو چوٹ پہنچانے سے بھی نہیں چُوکتی تھی۔لیکن یہ بات تو آپ بھی جانتی ہیں کہ اب وہ بچی بڑی ہو گئی ہے اور حد سے زیادہ سمجھدار بھی،اب وہ ایسی کوئی کوشش نہیں کرتی کیونکہ وہ اپنی ماں کو کسی امتحان میں نہیں ڈالنا چاہتی وہ سمجھ گئی ہے کہ اس کے قریب آنا اس کی ماں کے لیے اذیت کا باعث ہے۔اسی لیے ساری اذیتیں اس نے اپنے حصّے میں لکھ لیں۔بہت سمجھدار جو ہو گئی ہے۔پر یاد رکھیے گا آپ ناانصافی کر گئی ہیں اس کے ساتھ بہت بڑی ناانصافی۔اپنی تکلیف آپ کو صرف اس کے چہرے میں ہی دکھی؟؟سمایا کے

چہرے میں کیوں نہ دیکھی آپ نے وہ اذیت ؟؟ جب سنبھل گئی تھیں تو اسے بھی سنبھال لیتی نا بھابھی۔۔ سنبھال لیتیں!!!!" کہتے رخسانہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھیں۔ دروازے پر کھڑی زینب بیگم نے بھی دوپٹے سے اپنے آنسو صاف کیے۔

ثانیہ بیگم جوں کی توں نظریں پھیر کر بیٹھی رہی تھیں۔ جیسے انھیں ان باتوں سے کوئی سروکار نہ ہو۔ بے حس چٹان کی سی صورت، ان کی آوازوں سے بہرہ بنی وہ خاموش جوں کی توں بیٹھی رہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"یہ فائل اپنے پاس سنبھال کر رکھ لو کسی طور یہ عناب کے ہاتھ نہیں لگنی چاہیئے۔ بس اب کسی طرح ان پر عناب کے سائن لینے ہیں اور بس پھر اس سے بھی جان چھوٹے گی۔"

"کیا مطلب آپ کچھ بھی انہیں نہیں دے گے؟؟"

ارے کیا ضرورت ہے؟ سب کچھ تو پورا کر رہا ہوں۔ اور پھر لڑکیاں ہیں ان کو بھلا کیا دینا"

"اور نہ ہی یہ کچھ پوچھے گی۔ہاں اگر کوئی بیٹا ہوتا تو مسئلہ پیش آتا۔

لیکن اسے بھی آپ معصوم نہیں سمجھیے گا، پورا دماغ چلتا ہے اس کا، کہیں سارے پرانے"

"حساب کتاب نکال کر نہ بیٹھ جائے، ہر چیز کا اگر پوچھ لیا تو کیا جواب دے گے؟

فکر نہیں کرو،میں جانتا ہوں،.بہت تیز ہے یہ اتنی آسان مچھلی نہیں ہے،.بہت محنت کی" ہے میں نے اسے جال میں پھانسنے کے لیے اور انتہائی ہوشیاری کے ساتھ داؤ کھیلا ہے۔ پریشان نہ ہو یہ کچھ نہیں کرپائے گی۔"مکارانہ انداز میں مسکراتے ہوئے بولے۔

خون کے رشتوں کا جب خون سفید ہو جائے تو دفنانے کے لیے سفید کفن تک کی ضرورت نہیں رہتی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہ خبر تھی یا کوئی طوفان کہ جس نے شاہ ولا کے ایک ایک مکین کے پاؤں کے نیچے سے زمین کھینچ لی تھی۔

مہراب کو دیکھتے گارڈ نے فوراًدروازہ کھولتے سلام کیا۔ جسے سر کے اشارے سے جواب دیتی وہ لمحے میں گاڑی اندر لاتی اتری تھی اور بنا پارک کیے گارڈ کو چابی دیتی اندر بھاگی۔

کچھ پتہ چلا عکس کا؟؟"مہراب نے اندر آتے نین سے پوچھا۔ "

"نہیں مہراب آپی!"

ابھی مہراب کچھ کہتی کے احتشام صاحب اور حسان صاحب گھر میں داخل ہوئے۔

زینب بیگم کو سر پکڑے دیکھ اور سب کو پریشان دیکھ انہیں ٹھٹکا ہوا۔

خیریت؟؟ سب ٹھیک ہے؟؟"احتشام صاحب نے زینب بیگم کی سمت دیکھتے ہوئے "
پوچھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بڑے ماموں وہ و۔۔"نین کچھ کہتے رو دی۔"

اسے یوں روتا دیکھ اب وہ دونوں اور اپنے کمرے سے باہر آتے آغا جان تینوں پریشان ہوئے۔سامنے سے سیراج صاحب اور سعد صاحب بھی اندر آتے اسے روتا دیکھ پریشان ہوئے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کیا ہوا ہے بیٹا؟؟"احتشام صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے پیار سے پوچھا۔"

ان کے ہاتھ رکھنے اور اتنی نرمی سے پوچھنے پر وہ اور زور سے رونے لگی تھی کہ اب برداشت جواب دے گئی تھی۔

انکل وہ عکس دوپہر سے غائب ہے، ہمیں لگا تھا کہ۔۔۔"اب تک کی ساری تفصیل اس نے" لاونج میں کھڑے ہر شخص کے گوش گزار کی۔

،جیسے جیسے مہراب بتاتی جارہی تھی شاہ ولا کے مردوں کے پیروں تلے زمین نکلتی جارہی تھی سب کے چہرے سفید ہوتے جارہے تھے کہ جیسے کسی نے ان کے جسم کا سارا خون نچوڑ دیا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آپ لوگ اب بتارہے ہیں ہمیں؟؟یا اللہ! میری بیٹی جانے کس حال میں ہوگی؟؟اب تک" پتہ نہیں اس کے۔۔۔" کہتے وہ صوفے پر ڈھے سے گئے۔

"آپ لوگوں نے ہمیں بتایا کیوں نہیں؟؟؟"

وہ عموماً اپنے کام وغیرہ سے شام تک ہی آتی ہے پر ہاں اگر دیر ہو تو کال ضرور کرتی ہے" مگر آج نہ کوئی کال نہ۔۔۔" رخسانہ بیگم بھی کہتی زاروقطار رونے لگیں۔

پلیز کچھ کریں میری بیٹی کو لائیں۔" زینب بیگم جو کب سے اپنے آنسوؤں پر بند باندھے بیٹھی تھیں سب پھوٹ پھوٹ کر روتی احتشام صاحب سے بولیں۔

"عکس!! وہ اکیلی؟ کس حال میں ہوگی؟؟ کچھ کرو احتشام کس چیز کا انتظار کر رہے ہو آخر!!" ان سب کے شل وجود دیکھ آغاجان دھاڑے تھے۔

"آغاجان! آپ فکر نہیں کریں، پلیز پریشان نہ ہوں ورنہ آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی، عکس مل جائے گی۔۔ ضرور مل جائے گی۔ اور تم حسان! شانزل کو کال کرو اور اسے بتاؤ سب۔" آغاجان کو دلاسہ دیتے حسان سے شانزل کو بلانے کے لیے کہا۔

تھوڑی ہی دیر میں شاہ ولا کے دروازے پر پولس کی گاڑیوں کی قطاریں موجود تھیں۔

"آپ لوگوں کو ہو کیا گیا ہے؟؟ گھر کی بچی پورے دن سے غائب ہے اور ایک مرتبہ بھی آپ لوگوں کی اس سے بات نہیں ہوئی!! یہ بات آپ لوگ اب مجھے بتا رہے ہیں؟ جبکہ آپ لوگوں کو پتہ ہے کہ اس کا کام کو نوعیت کا ہے تب بھی اتنی بے احتیاطی۔۔" بہت مشکل سے اس نے اپنا غصّہ ضبط کیا تھا۔

"آفیسرز تمام ہائے ویز، اور سڑکوں پر ناقہ بندی کر دو، ہر گاڑی کی تلاشی لی جائے گی، ہر گاڑی مطلب ہر گاڑی!! گیٹ اٹ؟؟"

یس سر!!"پولس اہلکاروں نے کہتے اپنی اپنی منزل کا رخ کیا۔"

"اور تم یہاں آس پاس جتنے کیمراز لگے ہیں مجھے ایک ایک کی سی سی ٹو وی فوٹیج چاہیے، ناؤ!!!
کچھ پولس اہلکاروں کی جانب دیکھتے سخت لہجے میں بولتے انہیں یہاں سے جانے کا اشارہ کیا۔"

تھوڑی ہی دیر میں عناب اور غزوان بھی یہاں پہنچ چکے تھے۔ سب نے ان دونوں کی جانب دیکھا تھا۔ غزوان تو شانزل کی جانب بڑھا تھا جبکہ عناب مہراب کی سمت بڑھی۔

کیا ہوا کچھ پتہ چلا؟"عناب نے مہراب کے پاس بیٹھتے پوچھا۔"

نہیں!"مہراب نے کہتے اپنی پیشانی مسلی۔"

"کیا ہوا کچھ پتہ چلا؟؟"غزوان نے ایک کونے میں کھڑے فون پر کال کرتے شانزل کے کندھے پر ہاتھ رکھتے پوچھا۔

"نہیں یار!! کچھ نہیں ان لوگوں نے ابھی بتایا۔۔"اس کی جانب مڑتے ساری تفصیلات سے آگاہ کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"مل جائے گی فکر نہیں کرو، بہادر لڑکی ہے ہماری۔۔ڈونٹ وری!! باقیوں کو اطلاع دی؟؟" وہ خود بھی پریشان ہو چکا تھا کہ اتنے وقت سے کسی کا اس سے کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا۔۔یہ کافی پریشانی والی بات تھی کہ ان کی اتنی سیکیورٹی کے باوجود ان کی آنکھ کے نیچے سے کوئی ان کے گھر کی لڑکی کو لے گیا اور ان میں سے کسی کو کان و جان خبر نہیں۔ لیکن شانزل کو حوصلہ دیتے پوچھا۔

”نہیں، ابھی تو آیا ہوں میں، بس ناقہ بندی اور کچھ سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کی ہیں۔۔بس ابھی کرنے ہی والا تھا تم لوگوں کو انفارم۔“

”دایان کو بتایا؟؟“

”نہیں!“

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

وہ آج صبح سے ہی اپنے ایک اہم کام میں بزی تھا، کب سے بجتا فون اس کے کام میں خلل پیش کرتا اسے سخت برا لگ رہا تھا، جسے خاموش کرانے کی غرض سے بند کرتا اس کا ہاتھ شانزل کالنگ لکھا دیکھ رکتا فوراً کال اٹھا گیا۔

دایان ؟"شانزل نے اسے کال کر تو دی تھی کہ اس کو بتانا ضروری تھا، کیونکہ ان سب کے " ساتھ مل کر عکس کو ڈھونڈنا زیادہ آسان تھا، پہلے ہی بہت دیر ہو چکی تھی وہ اب ایک پل کی بھی دیری کیے بنا جلد سے جلد عکس کو ڈھونڈنا چاہتا تھا۔ لیکن مقابل فون پر موجود شخص کو عکس کی گمشدگی کا بتانا کسی گہری نیند میں سوئے شیر کو جگانے جیسا تھا۔ اسے یہ بات بہت اچھے سے پتہ تھی کہ یہ خبر اس کے اعصاب پر بجلی بن کر گرے گی اور پھر اس بجلی کے اعتاب کے گھیرے میں صرف وہ ہی نہیں جلے گا بلکہ ان لوگوں کو بھی جلا دے گا جو اس کی وجہ ہونگے۔ شانزل نے ایک مرتبہ گہری سانس لیتے اپنے آپ کو تیار کیا۔

Clubb of Quality Content

ہمم!!بولو؟"وہ ہی ازلی مصروف سا انداز۔"

دایان!!وہ۔۔۔۔۔"غزوان نے اس کے کندھے پر ہاتھ کا دباؤ بڑھاتے،بتانے کا اشارہ"

کیا۔

جاری ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: